www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ

پہلے مجھے دیکھئے

جماعت اہل حدیث اپنی ابتدائی تحریک سے اس اصول کی پابند رہی ہے کہ ہر بات اور کام جو توحید و سنت میں مخل ہو اس کی اصلاح پر توجہ کرنا۔ ناظرین اخبار "اہلحدیث" سے مخفی نہ ہوگا کہ اخبار مذکور بھی بتائید تعالیٰ اس اصول کے ماتحت ہر ایک رسم اور ہر جدید بدعت کی تردید میں سینہ سپر رہا۔ اسی بنا پر اس نے تحریک خاکساری پر توجہ کی جس کا سلسلہ ۳۰ جون ۳۹ئہ سے شروع ہو کر اخیر ستمبر ۳۹ئہ میں ختم ہوا۔ آخر یہ سلسلہ رسالہ کی صورت میں آج ناظرین تک پہنچتا ہے۔ جن اصحاب نے اس میں شرکت کی ہے خدا ان کو جزاء خیر دے۔

ابوالوفاء ثناء اللہ

شعبان المعظم ۱۳۵۹ھ
مطابق
اکتوبر ۱۹۳۹ء

امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

تمہید

مشرقی صاحب کی تحریک عسکری اور خود مشرقی دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ عسکری تحریک کو کوئی مسلمان معیوب یا محل اعتراض نہیں جانتا۔ تاہم جماعت اہل حدیث کو تو عسکری تحریک سے خاص انس ہے۔ کیونکہ اہل حدیث جماعت کے مایہ ناز سرگروہ حضرت امیر المؤمنین سید احمد صاحب رائے بریلویؒ اور مولانا اسماعیل شہید دہلویؒ ہندوستان میں عسکری تحریک کے اول محرک ہیں۔ اس لئے آج عسکری تحریک کسی صورت میں ہو اور کسی کی طرف سے بھی ہو اعیان اہل حدیث کہہ سکتے ہیں ؎

لے اُڑی طرزِ فغاں بلبل نالاں ہم سے
گُل نے سیکھی روشِ چاک گریباں ہم سے

لہٰذا ہمارا روئے سخن عسکری تحریک کی طرف نہیں بلکہ اس کے محرک (مشرقی) کے مذہبی عقائد اور قرآنی تحریفات کی طرف ہے۔ پس ناظرین عموماً اور عسکری تحریک کے خواہشمند خصوصاً ہمارا مقصد ملحوظ رکھ کر ہماری تحریر کو پڑھیں اور غور کرکے حق و باطل میں تمیز کریں۔ غلط عقائد اور تحریفات قرآن کے علاوہ علماء اسلام کو جو دشنام طرازی اور مغلظات سے یاد کیا ہے۔ یہ سب مل کر موجب نفرت ہو رہے ہیں۔

مشرقی! سچ ہے ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے رازِ سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

نوٹ عسکری تحریک کے تو ہم قائل ہیں۔ لیکن خاکساری تحریک پر ہمیں شبہات ہیں جن کا ذکر آگے آئیگا۔ انشاءاللہ! پس خاکساری عسکریت کو اگر نقصان پہنچا تو اسکے بانی (مشرقی) کی طغیانی اور تیز زبانی سے پہونچیگا۔ جس کی ذمہ داری خود اسی پر ہوگی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:- لَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (پ۱۴۔ ع۱۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

یہ تحریک عرصہ سے جاری ہے۔ مگر ہم نے اس پر کبھی خاص توجہ نہ کی۔ حالانکہ اسلامیان ہند میں اس کی وجہ سے ایک حرکت پیدا ہو چکی ہے۔ ہماری خاموشی اس وجہ سے تھی کہ ہم کو بانی تحریک سے یہ معلوم ہوا تھا کہ میرے ذاتی خیالات و مقالات اس تحریک سے بالکل الگ ہیں۔ یہ تحریک صرف فوجی تحریک ہے وگر ہیچ۔ اس لئے ہم نے یہ کہہ کر خاموشی اختیار کر لی کہ یہ تحریک بانی کے ذاتی خیالات سے الگ کر کے ایک قسم کی ورزش (کبڈی) ہے۔ وگر ہیچ۔ مگر اب بانی تحریک نے ترقی کر کے اپنے چہرہ سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ یعنی جب دیکھا کہ ایک جماعت میرے زیر اثر آگئی ہے تو موصوف نے اپنے مذہبی خیالات کی اشاعت شروع کر دی۔ اس لئے احباب کرام کے توجہ دلانے سے ہم متوجہ ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ توجہ گذشتہ خاموشی کی تلافی کر دیگی۔ انشاء اللہ!

تعارف بانی تحریک خاکساری ماسٹر عنایت اللہ صاحب کو میں اس وقت سے جانتا ہوں۔ جس وقت انہیں کوئی نہ جانتا تھا۔ عام ناظرین کے افادہ کے لئے واقعات پیش کرتا ہوں:۔ بانی مذکور کے والد منشی عطا محمد مرحوم بٹالہ کے زرگر خاندان سے تھے۔ لڑکپن ہی میں امرتسر آئے۔ حاجی نظام الدین جو مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم کے خسر تھے انہوں نے ان کی تربیت کی تعلیم دلائی۔ نوکر ہوئے آخر کلرک آف دی کورٹ تک پہنچکر پنشنر ہوئے۔ منشی صاحب موصوف کو مجھ سے بھی خاص مراسم تھے۔ اسی بنا پر ایک دفعہ تشریف لائے۔ فرمایا عنایت اللہ (بانی تحریک خاکساران) نے ولائت سے "دیوان حسان" طلب کیا تھا۔ (جو امرتسر۔ لاہور وغیرہ میں نہیں ملتا) اگر آپ کے پاس ہو تو مستعار عنایت کیجئے۔ میں نے مراسم کے لحاظ سے یہ درخواست معمولی جان کر کتاب دیدی جو بعد استعمال انہوں نے واپس کر دی۔ ماسٹر عنایت اللہ صاحب نے اپنے نام کے ساتھ "مشرقی" کا اضافہ کیا۔ آپ کے والد عقیدۃً سرسید احمد خان علیگڈھی مرحوم کے معتقد ہونے کی وجہ سے حدیث کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حجت شرعیہ سے منکر تھے۔ اسی بنا پر آپ نے مرزا صاحب قادیانی کو ایک خط لکھا تھا کہ صرف قرآن شریف سے اپنی مسیحیت موعودہ کا ثبوت مجھے بتائیے۔ جس کے جواب میں مرزا صاحب نے کتاب "شہادۃ القرآن" لکھی۔ بانی تحریک (ماسٹر عنایت اللہ صاحب) بھی پدری اثر سے متاثر ہونے کی وجہ سے حدیث نبوی کو حجت شرعیہ بلکہ تفسیر بھی نہیں مانتے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

"حدیث کے شیدائی اس قرآن کی کسی ایک آئت کو صحاح ستہ سے بے نیاز نہیں سمجھتے مگر اس کا اپنا فیصلہ اولم یکفہم اور اکملت لکم دینکم اور فبای حدیث بعدہ یؤمنون ط اور اس کے ایک بڑے شیدائی (حضرت عمرؓ) کا فیصلہ حسبنا کتاب اللہ ہے۔ لغت والے اس کو لغت عرب کا محتاج کہتے ہیں۔ مگر اس کے بڑے سمجھنے والے اور اس پر بڑے عمل کرنے والے دو سو برس تک اس کو لغت کے بدوں سمجھتے رہے ×× اس کے اکثر حامل پچھلی کئی متصل قرنوں سے وہی لوگ رہے ہیں جو اعمال خدا اور فطرت کے علم سے فی الجملہ نابلد اور یقینیات سے اکثر متنفر رہے ×× وہ (قرآن) آپ صحیح معنوں میں اپنی تفسیر ہے۔ وہ سب انسان کی بنائی ہوئی اور قابل بدل لغات سے مستغنی ہے۔ اس کی اپنی اور ناقابل تغیر لغت خود اسی کے اندر ہے"۔ (دیباچہ تذکرہ حصہ اردو صفحہ ۳۶/ب)

مجیب | اس اقتباس سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ (۱) قرآن مجید اپنی تفسیر اور تفہیم میں کسی حدیث نبوی کا محتاج نہیں۔ (۲) قرآن مجید کسی لغت کا محتاج نہیں ہے۔ (۳) قرآن مجید کی تفسیر خود اس کے اندر ہے۔

نوٹ :- قرآن کو کوئی محتاج نہیں کہتا۔ ہاں قرآن سمجھنے کے لئے ہم لغت اور عربی صرف و نحو کے محتاج ہیں۔ یہ تین اصول ہیں۔ جن پر بانئ تحریک خاکساری کی تصنیف اور عقائد کا مدار ہے۔ حدیث کے منکر تو اور لوگ بھی ہوئے ہیں اور آج بھی ہیں مگر قرآن فہمی کے لئے لغت اور محاورات عرب کا انکار آج تک کسی نے نہیں کیا تھا۔ نہ ہو سکتا ہے۔

ناظرین! | آپ حیران نہ ہوں۔ مشرقی صاحب اپنے قول پر عمل کرنے میں پس و پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا کرتے جس کا نمونہ آپ کے الفاظ میں یہ ہے
کفی اللّٰہ المؤمنین القتال ۔ مؤمن کے لئے صرف ایک عمل کفایت کرتا ہے
اور وہ سپاہی بن کر لڑنا ہے ۔ (قول فیصل مصنفہ آنجناب صٹ)
اس ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی صاحب کے خیال میں آیت موصوفہ میں القتال فعل کفی کا فاعل ہے ۔ اگر کوئی طالب علم سوال کرے کہ فاعل مرفوع ہوتا اور القتال تو منصوب ہے اور اللہ (مرفوع) کو آپ نے کوئی درجہ نہیں دیا ۔ اس قسم کے سوالات کی بیخ کنی کے لئے تو آپ نے یہ اصل الاصول بتا دیا کہ قرآن لغت اور قواعد عربیہ کا محتاج نہیں ۔
بس مت بولو ہم جو چاہیں کریں تم ملنے کون ؟

دوسری مثال | آیت مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۔

ترجمہ مشرقی | اس سے زیادہ ظالم کون شخص ہے جس نے خدا کے ہوتے ہوئے جھوٹ تہمت لگائی ۔ (جھوٹ کا پول سرورق صٹ)

اہل علم | توجہ فرمائیں کہ یہ دو ترجمے کسی عربی دان عالم کے ہو سکتے ہیں ؟

حضرات ! ہماری جرأت دیکھئے کہ باوجود بندش کے ہم مشرقی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ آیت الحمد للہ یا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کے معانی بتانے میں لغت کی پابندی ہونی چاہئے یا نہ اور آیت اِنَّ اللّٰہَ بَرِیْءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَ رَسُوْلُہٗ میں رسول پر رفع پڑھنا ضروری ہے یا رفع اور جر دونوں جائز ہیں ۔ اور کیا جر پڑھنے کی صورت میں کسی قسم کی غلطی تو لازم نہ آئے گی ۔ اگر غلطی کا اقرار ہو تو بتایا جائے کہ کس علم کے ماتحت غلطی ہے ۔ علیٰ ہذا القیاس اِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاہِیْمَ رَبُّہٗ میں ابراہیم پر رفع پڑھنا جائز ہے یا نہ ۔ اگر ہے تو معنی میں کوئی خرابی تو نہیں آئے گی ۔ لغت اور علم صرف و نحو تو سب بیکار ٹھیرے ۔ کسی اور علم سے غلطی کا ثبوت دیجئے ۔

طلباء مدارس، سکولز اور کوالج ہمارے سوال کو گوش ہوش سے سنیں اور نظر دقیق سے دیکھیں کہ کسی انگریزی کتاب کا اُردو میں ترجمہ یا اُردو کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کیلئے ڈکشنری اور گرامر کی ضرورت ہوتی ہے یا نہیں ۔ اور یہ کہ کسی ترجمے کی صحت کا معیار اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زبان کے محاورات ہیں یا نہیں۔

ناظرین کرام! یہ ہے ان صاحب کا بنیادی پتھر جس پر آئندہ آپ عمارت رفیع قائم کریں گے۔ جس کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ سے

خشت اول چوں نہد معمار کج ٭ تا ثریا مے رود دیوار کج

اطلاع ہم پہلے بتا آئے ہیں کہ علمائے اسلام جو اس تحریک کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ بوجہ بانی کے ذاتی خیالات کے کرتے ہیں۔ بانیٔ تحریک کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مذہبی خیالات کے پھیلانے میں بڑا ہوشیار ہے۔ ایک طرف تو یہ کہتا ہے کہ میری تحریک میرے خیالات سے بالکل الگ ہے میرے خیالات کو اس میں کوئی دخل نہیں، نہ میں اپنے خیالات کی کسی کو تلقین کرتا ہوں بلکہ اپنے اتباع کو ہدایت کرتا ہوں کہ میری تحریرات "تذکرہ" وغیرہ کو زیر بحث نہ لاؤ۔

دوسری طرف اپنی کتاب کی اتنی تعریف کرتا ہے کہ اس کو قرآن کے برابر پہنچا دیتا ہے۔ ہم اس کی ایک تازہ تحریر سے اپنے دعوے کے ثبوت میں چند فقرے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ :-

" مخالفت کے زور کے باعث بعض نادان اور ضرورت سے زیادہ مخلص سالار اور خاکسار میری کتاب "تذکرہ" کو لے بیٹھتے ہیں اور فرط محبت اور اعتقاد سے مخالف حضرات کو قائل کرنے کے خیال سے اگر بحثیں نہیں تو کم از کم گفتگوئیں اور تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ تحریک کی اس منزل پر کہ ابھی منزل مقصود کافی دور ہے میں ہر اس شخص کو جو تحریک سے ادنیٰ سی محبت رکھتا ہے اور اس کے منزل تک پہنچنے کے لئے بے چین ہے تنبیہ کرتا ہوں کہ تذکرہ کے متعلق تمام گفتگو اور بحث قطعاً بند کر دے۔" (الاصلاح لاہور مورخہ ۹ جون ۱۹۳۹ء)

اسی اخبار کے اسی مضمون میں اپنی کتاب "تذکرہ" کے متعلق لکھا ہے :-

اس (تذکرہ) کو خدا کے سوا کسی کی حمایت کی ضرورت نہیں ×× تذکرہ کے بعد قرآن کی تمام تفسیریں جلا دی جائیں تو بہتر ہوگا ×× تذکرہ کی شہرت اور مسلمیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد ظاہر ہے کہ اس کتاب کو خاکسار سپاہی کی حمایت کی کچھ ضرورت نہیں"۔
(حوالہ مذکور)

"تذکرہ" کی اس قدر پُر از غلو تعریف کر کے لکھا ہے کہ:-

"تذکرہ کے متعلق تمام بحث و جدال مخالفین سے اور آپس میں قطعاً بند ہو جائے"۔
(ایضاً ص۴ کالم ۳)

ناظرین! کیسی ہوشیاری سے تذکرہ کی وقعت ذہن نشین کی گئی ہے۔ اسکی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بیٹے کو کہے "خربوزے اور آم مت کھانا"۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی کہے کہ خربوزے اور آم ایسے پھل ہیں کہ ان کے مقابلے میں دوسرے سب پھل ہیچ ہیں۔ تو بتائیے اس کا ایسا کہنا خربوزہ آم کھانے کی ترغیب ہے یا نہیں۔ چنانچہ اس کا یہی اثر ہوا کہ نوجوان جو "تذکرہ" کی اُردو عبارت بھی نہیں سمجھ سکتے۔ علماء کی مخالفت اور بدگوئی پر کمربستہ نظر آتے ہیں۔ کیوں؟ ؎

ہرچہ گیرد علتی علت شود ؛ کفر گیرد کاملے ملت شود

ہم سے پہلے اور حضرات اہل قلم نے بھی اس موضوع پر بہت کچھ لکھا ہے۔ جزاہم اللہ مگر ؎

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

پس ناظرین ہماری گذارشات کو توجہ سے سنیں اور ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کو تصنیفات مشرقی سے ملا کر انصاف سے فیصلہ دیں کہ مشرقی صاحب کے متعلق ہم نے جو نکتہ چینی کی ہے کہاں تک صحیح ہے۔ سب سے پہلے ہم ان کی مایہ ناز تصنیف "تذکرہ" پیش کرتے ہیں۔ بحث کے اخیر میں ان کا مذہب بتائیں گے۔ انشاء اللہ!

مشرقی صاحب کی کتابیں دیکھنے سے جو معلوم ہوتا ہے اسے ہم مندرجہ ذیل نمبروں میں پیش کرتے ہیں:-

(۱) آپ کی تصنیفات "تذکرہ" وغیرہ بے معنی طوالت اور ایراد مترادفات سے اتنی پُر ہیں کہ پڑھنے والے کے دماغ کو پریشان کر دیتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) تصانیف مذکورہ میں اقوال متخالفہ اور متضادہ بکثرت بھرے پڑے ہیں۔
(۳) قرآن مجید کی آیات کی ایسی طرح تفسیر کی ہے کہ قابلِ دید شکل نظر آتی ہے۔
(۴) بانئ تحریک کو بظاہر جہاد کا بہت شوق معلوم ہوتا ہے۔ یہ شوق شغف کی حد تک پہنچا ہؤا ہے۔ مگر اصل مجاہدین اسلام کی بہت توہین کی ہے۔
(۵) آپ کی تصنیفات میں اسلاف امت کی توہین عموماً اور علمائے اسلام اور مفسرین قرآن کی خصوصاً کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔
(۶) بایں ہمہ اپنی تصنیفات کو سب سے اعلیٰ بتایا گیا ہے۔
(۷) متفقہ اور متواترہ اسلامی اعمال اور شعائر اسلام کا مذاق اڑایا گیا ہے۔
(۸) عام طور پر آپ کی زبان اور قلم شستہ اور شائستہ نہیں ہے۔

ان نمبروں کا ثبوت دینا ہمارے ذمے ہے۔ پس اب ہم پہلے نمبر کی دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ عبارات مندرجہ ذیل ملاحظہ ہوں۔

طوالت کی پہلی مثال "جو شخص عمل کر رہا ہے کسی حکم خدا پر عامل ہو کر اپنے تن بدن کو تکلیف میں ڈال رہا ہے۔ اسی کا عقیدہ بھی درست ہے۔ نہیں بلکہ وہی عقیدے کا صحیح معنوں میں مدعی ہے۔ اُسی کے دل میں عقیدت اور یقین کا ایک لازوال ہیجان موجود ہے۔ وہی اس حکم خدا کی نافعیت کا سچا قائل ہے، وہی اُسکے حکم اعلیٰ ہونے پر سچا ایمان رکھتا ہے، وہی اُس کو صحیح معنوں میں مان رہا ہے، وہی اُسکو دل سے آقا تسلیم کرتا ہے، وہی مسلم اور مؤمن ہے۔ کسی نوکر سے ملازمت آج تک منہ کے کہے سے نہیں ہوئی۔ زبانی عقیدے سے یا کسی کلمے کو دُہرا کر ہرگز نہیں ہوئی وہی صحیح معنوں میں نوکر ہے جو کام کر رہا ہے جو کہا مان رہا ہے۔ وہی تنخواہ بھی لے رہا ہے، وہی آقا کو آقا مان رہا ہے اور وہی اُس کے حاکم ہونے کا معتقد بھی ہے۔ چہروں کو غمگین بنا بنا کر اور لمبے سانس بھر بھر کر یہ کہتے رہنا کہ ہم خدا کے قائل ہیں ہم اُس کو وحدہٗ لاشریک سمجھتے ہیں، ہم اس کو ایک مانتے ہیں۔ ہم اُس کے وجود پر شاہد ہیں، ہم اُس کے ہونے کو تسلیم کرتے ہیں، ہم مسلمان اور مؤمن ہیں، اور ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُس کے دیئے ہوئے حکموں پر عمل نہ کرنا، اُن کو پرِ کاہ کے برابر نہ سمجھنا، توفیق نہ ہونے کا شیطانی عذر رکھ کر ٹال دینا اور باوجود اس کے عقیدہ درست رکھنے کا طاغوتی اصرار کرنا میرے نزدیک پرلے درجے کی فریب کاری ہے۔ انتہائی ریا، مُلّائی جہالت اور ابلیسی تجاہل ہے۔" (دیباچہ اُردو تذکرہ صفحہ ۸۳)

طوالت کی دوسری مثال | ہادیٔ اسلام نے اس ہلاکت انگیز معاشرت کو حکومت خدا اور خوف احکم الحاکمین کے حلقۂ اثر میں لاکر کالعدم کر دیا۔ سب فرقہ بندیاں اور نفاق آرائیاں جڑ سے اکھاڑ دیں۔ صدیوں کے دشمن دوست کر دئیے۔ سینوں کی کدورتیں نکال پھینک دیں۔ دلوں سے کینے یکسر اچک لئے۔ اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (۴۹:۱۰) کا تشکر انگیز فرمان بارگاہِ خداوندی کے ہاں سے دکھلا کر چند برسوں کے اندر اندر محکوم اور شکست زدہ اہل عرب کو فرمان فرمائے عالمیاں اور بادشاہ وقت بنا دیا۔

یہ سب کچھ اسلام اور قرآن کا ناقابل انکار معجزہ تھا۔ مگر عرب کی جبلت اور طینت کو کون بدل سکتا تھا؟ وہ عادتیں اور خاصیتیں جو اُن کی فطرت میں ہزار در ہزار برس پہلے سے چلے آتی تھیں کس طرح چشم زدن میں اُن سے رخصت ہو کر اپنا نقش پا نہ چھوڑتیں؟ وہ تلی اوصاف جو قرنوں اور صدیوں پہلے اُن کی مٹی میں خمیر ہو چکے تھے، اُن کے طبعی میلانِ کار کو کیسے بے اثر چھوڑ دیتے؟ قرآن کی قاطع الزن اور متحد الاعمال تعلیم کی فدائیانہ تعلیم میں عرب اپنی ظاہری عبادات اور مرسومات کو بدل سکتے تھے۔ اپنی آبائی روایات اور اعتقادات کو بادی النظر میں چھوڑ سکتے تھے۔ اپنے داخلی مناقشات اور قبائلی منازعات کو علیٰ رؤس الاشہاد محو کر سکتے تھے۔ بلاغت اور فصاحت کے ذاتی اِدّعا کو بھی طوعاً و کرہاً خیرباد کہہ سکتے تھے۔ مگر طبائع کے باطنی رجحان اور اصلی طریق تخیل کو ہرگز نہ بدل سکتے تھے اُن کا مسلک وہم و خیال یونان کی قدیم وہمی روایات سے ہزارہا سال قدیم تر تھا۔ اُن کی قبائلی زندگی کی بنیاد روزِ آفرینش سے اسی انداز پر چلی آتی تھی۔ وہ اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہمی اور اعتمادی ماحول کے بگڑے ہوئے طفلک اور اسی فرقہ آرائی اور انتشار کے کہنہ مشق استاد تھے۔ اس بنا پر ان میں کسی حقیقت کشا علمی صداقت یا عاقبت انگیز معاشری آئین کا معنًا اور اصالۃً رائج ہو جانا از بس متعذر تھا"

(مقدمہ تذکرہ اُردو صفحہ ۶۶/۶۷)

ناظرین! مصنف کی طوالت کلام کے یہ دو نمونے ہیں۔ ورنہ ساری تصنیفات بے معنی طوالت سے پُر ہیں۔ جس نے مصنف موصوف کی تصنیفات کو دیکھا ہوگا وہ ہمارے دعوے کی تصدیق کریگا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں اور اس کو مقابلہ میں ثابت کرنے کیلئے طیار ہیں کہ مصنف کے بیس صفحوں کا مضمون ہم ایک صفحے سے بھی کم میں اس طرح ادا کر سکتے ہیں کہ اس کے پڑھنے والے کا ذہن بھی پریشان نہ ہو اور مضمون بھی صاف سمجھ میں آ جائے لطف یہ ہے کہ مصنف "تذکرہ" خود بھی معترف ہیں کہ:۔

"طوالت میں اصل مطلب کا خبط ہو جانا بھی بسا اوقات امر غالب ہے"

(دیباچہ تذکرہ اُردو صفحہ ۸۶)

ہم نے اپنی ساری عمر میں دو کتابیں ایسی دیکھی ہیں جن کو کوئی شخص بلا کسی خاص ضرورت کے نہیں پڑھ سکتا۔ ایک کتاب کا نام فرمان ہے جو یحیٰی بہاری عین اللہ کی تصنیف ہے دوسری کتاب یہی تذکرہ مشرقی ہے۔ جو زیر تبصرہ ہے۔ بس یہ ہے ہماری رائے ان ہر دو کتب کی طوالت کے متعلق۔ جن کے حق میں مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر بالکل موزون ہے

ملے تو حشر میں لے لُوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

(۲) دوسرے نمبر (متناقض کلام) کی مثالیں ملاحظہ ہوں ۔

قرآن مجید کے حق میں لکھا ہے کہ عربی زبان میں اس لئے نازل ہوا کہ عربوں پر حجت ہو۔ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ ۔ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۔ انزل اللہ القرآن بلسان العرب لئلا تکون للعرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حجۃ بعدہا۔ (تذکرہ حصہ عربی ص۵)

(الف) ان دونوں آیتوں سے اس بات پر استدلال کر کے کہ قرآن مجید عربی زبان میں ہے آپ نے نتیجہ نکالا ہے کہ قرآن عربی زبان میں اس لئے اتارا گیا ہے کہ عربوں کو کوئی عذر نہ رہے۔ اور خود قرآن میں جو لفظ تَعْقِلُوْنَ آیا ہے وہ اسی طرف اشارہ ہے کہ قرآن فہمی عربی دانی پر متفرع ہے۔ مگر مشرقی صاحب جب اپنے جوش میں آئے تو آیات موصوفہ اور نتیجہ مرقومہ کو بالائے طاق رکھ کر بڑے زور سے لکھ مارا کہ

اسکی نقیض | قرآن کا ایک حصہ دوسرے حصے کی اور ایک جز دوسرے جز کی نمایاں تائید اور کامل تفسیر کر رہا ہے نہ اس کو کسی فلسفہ کی ضرورت ہے نہ حکمت کی نہ لغت کی نہ حدیث کی۔ (مقدمہ تذکرہ اُردو حاشیہ ص۹۲)

ناظرین! | پہلی عبارت میں بالتصریح لغت عربیہ کی ضرورت بتائی ہے۔ اور بالصراحت قرآن فہمی کو عربیت دانی پر موقوف رکھا ہے جس کا مطلب صاف ہے کہ قرآن مجید کی صحیح تفسیر وہی ہوگی جو زبان عربی کے مطابق ہو اور یہ بالکل صحیح ہے۔ کون نہیں جانتا کہ آج کل قانونی کتب انگریزی زبان میں شائع ہوتی ہیں جن کا صحیح ترجمہ وہی ہوتا ہے، جو انگریزی محاورات کے مطابق ہو ورنہ غلط ٹھیرتا ہے۔ مشرقی صاحب نے دوسری عبارت میں ضرورت لغت سے بھی انکار کر دیا۔ اس لئے ہم ایک مثال پیش کر کے ناظرین سے انصاف چاہتے ہیں۔

مثال | قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ۔ ایک شخص اس کا ترجمہ بپابندی زبان عرب یوں کرتا ہے کہ "نماز قائم کیا کرو"۔ یعنی پابندی سے پڑھا کرو۔ دوسرا شخص بتعلیم (مشرقی صاحب) یوں ترجمہ کرتا ہے کہ "لکڑی کھڑی کیا کرو"۔ تیسرا شخص اس پر اعتراض کرتا اور اس کو لغت عرب کے خلاف بتاتا ہے تو غلط ترجمہ کرنے والا کہہ دیتا ہے کہ لغت عرب کی کوئی ضرورت نہیں اور اپنے دعوے پر مشرقی صاحب کا مذکورہ قول پیش کرتا ہے۔ بتائیے ان تینوں میں سے سچا کون ہے؟ ان کنتم تعلمون۔

ہمارے خیال میں لغت اور حدیث سے آزاد کرانے کی کوشش کرنا فرقہ باطنیہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الحاد اور زندقہ کی اشاعت کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی تفصیل رسالہ ہذا میں "مقصد شعائر اسلام کی تکذیب" کے زیر عنوان کی گئی ہے۔

(ب) نماز میں التحیات مع درود پڑھنے کے متعلق مشرقی صاحب لکھتے ہیں :-

"التحیات، خدا کے حضور میں ہر مسلمان عالم اور عامل کا وہ خراج تحسین و آفرین ہے جو وہ نبی کریم کے حیرت انگیز اور جلیل القدر کارناموں کو ذہن میں لاکر دن میں پانچ وقت ادا کرتا ہے۔ وہ رب ذوالجلال کی جناب میں اطمینان سے بیٹھ کر سب سے پہلے اس آقائے ذوالمنن کی نعمتوں کا مقر ہوتا ہے (التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات) پھر اس رسول اعظم کے اعمال کو جس نے تئیس برس کی اقل قلیل مدت میں ایک جاہل اور اجڈ قوم کا باوا آدم بدل کر ان کو روئے زمین کے اکثر حصے کا بادشاہ بنا دیا تھا[1]، سراہتا ہے، اس پر رحمت اور برکت بھیجنے کی سفارش کرتا ہے، اس کو اعظم الناس سمجھتا ہے (السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) پھر اپنے آپ کو اسی جلیل القدر رہنما کا ایک پیرو اور امت وسطیٰ کا ایک کارکن شمار کرکے اس شہداء علی الناس امت اور اس کے صالح العمل ارکان پر سلام بھیجتا ہے۔ (السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین) بعد ازاں خود اپنے دن بھر کے کارناموں اور اعمال کو نہایت عاجزی سے خدائے زمین و آسمان کے حضور میں پیش کرکے اپنے آپ کے شاہد خدا ہونے اور اس رسول کے امتی ہونے کا مقر ہوتا ہے۔ (اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد عبدہ و رسولہ) اس کے بعد اللّٰھم صل علیٰ محمد اور بارک علیٰ محمد ہے۔ پھر خدا کے ساتھ کئی لمحوں کی حضوری دل اور خلق خدا سے قطع تعلق کے بعد باشندگانِ زمین کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ کا نعرہ دائیں بائیں ہے، اور نہایت ادب سے اس کے حضور سے اٹھ جاتا ہے۔ یہ نماز ہے۔ اگر اسی کیف دل کے ساتھ ادا ہو تو کچھ معنی رکھتی ہے، نتیجہ خیز ہے۔ ورنہ ایک بے اثر اور بے ثواب رسم ہے۔ جس کو لاکھ بار کرنے سے کچھ نتیجہ مترتب نہیں ہو سکتا۔"

[1] کوئی تاریخ دان اس کی تصدیق کر سکتا ہے۔ ۱۲ منہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(تذکرہ مقدمہ اُردو صفحہ ۲۴۷ کا حاشیہ)

اس کی نقیض اسی کتاب میں آپ فرماتے ہیں کہ :-

التحیات کے بعد اللھم صل علی محمد کے الفاظ جو پڑھے جاتے ہیں گمان غالب ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عین حیات میں امامت کے وقت خود نہ پڑھتے تھے۔ نہ معلوم کہ یہ درود شریف کب سے پڑھے جانے شروع ہوئے اور کس کے حکم سے ہوئے۔ (مقدمہ اُردو تذکرہ صفحہ ۲۶۷ کا حاشیہ)

ناظرین کرام! پہلی عبارت میں تائید ہے اور دوسری میں تردید۔ ان ہر دو کو ملاحظہ کرکے غور کریں کہ کس قدر متضاد کلام ہے۔

(نمبر ۳) نماز پنجگانہ کی بابت مشرقی صاحب فرماتے ہیں کہ :-

"میں نے صوم و صلوٰۃ، حج اور زکوٰۃ کو عبادات میں داخل کیا ہے۔ صاحب ایمان بندوں پر یہ پنجوقتہ حاضری بقید وقت فرض ہے"۔

(مقدمہ تذکرہ اُردو صفحہ ۲۲۹/۲۳ کا حاشیہ)

اسکی نقیض دوسری جگہ آپ نماز سے وصف عبادت کی نفی کرتے ہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

"قرآن کی الصلوٰۃ صرف ایک نوکر کا پنجوقتہ سلام ہے۔ ایک کارکن خادم کی حیاتاً اپنے مالک کے حضور میں حاضری ہے، ایک نعمت کے حصول کی عرضداشت ہے (اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ سورۂ فاتحہ) کسی ترقی تنخواہ کی عرض معروض ہے، کچھ قربِ شاہ کے باعث حوصلہ افزائی کا سامان ہے، کچھ خدمت کے سوئے ہوئے جذبے کو محرک کرنے کا وسیلہ ہے کچھ تھکے ہوئے اعضا کو پھر ترو تازہ کرنے کا ذریعہ ہے، کچھ آقائے نامدار کے ساتھ اپنی ارادت کو تیز کرنے کا اوزار ہے، یہ سب کچھ ہے مگر عبادت قطعاً نہیں"۔ (تذکرہ دیباچہ اُردو صفحہ ۹۱)

ناظرین! مشرقی صاحب کی ان دو عبارتوں سے ہمیں دو نقرے حاصل ہوئے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفرقوا و جاهدوا لتظهروا دينكم على دين النصارىٰ ولوكرهوا اجمعون و اغلظوا عليهم اشد غلظة بل كونوا قى امين عليهم رحماء بينكم و اذا لقيتموهم فضرب الرقاب حتّٰى اذا اثخنتموهم فشدوا الوثاق واعلموا انهم يحبون ان يقطعوا دابركم مصبحين "

(دیباچہ تذکرہ عربی ص۱۴۲)

ترجمہ :۔ اگر تمہیں خیال ہو کہ تم دنیا میں کامیاب ہو جاؤ گے دین اسلام سے منہ پھیر کر یا غالب آجاؤ گے اور مراد پا جاؤ گے انگریزوں کے طریقہ کی اندھی تقلید کرکے یا ان کی مشابہت اختیار کرکے تو سمجھ رکھو کہ تمہارا گمان بہت بُرا ہے اور تم بری چیز حاصل کر رہے ہو تم اس تشبہ سے ہرگز فلاح نہیں پاؤ گے چاہے تم ہر قسم کی حرص کرو۔ پس تم ہو جاؤ گے ذلیل و خوار ×× پس تم اللہ کی رسی (قرآن مجید) کو جمع ہو کر پکڑ لو اور متفرق نہ ہوؤ اور خوب کوشش کرو تاکہ تم اپنا دین نصاریٰ کے دین پر غالب کر دو چاہے وہ سارے اس کو بُرا سمجھیں۔ اور ان (انگریزوں وغیرہ) پر بڑی سختی کرو بلکہ ان پر جابر ہو کر آپس میں رحیم ہو جب تم ان کو ملو تو ان کی گردنیں مارو۔ یہاں تک کہ جب تم ان کی خوب خون ریزی کر چکو تو ان کو مضبوطی سے قید کرو۔ اور یقین جانو کہ وہ (یورپی اقوام انگریز وغیرہ) دل سے چاہتے ہیں کہ صبح ہوتے ہی تمہاری بیخ کنی کر دیں "

اسی نظریہ کی تائید میں اسی "تذکرہ" میں اقوام یورپ کی مذمت (فرعون کی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے) ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں :۔

" کیا آج فرعون مزاج اور خون آشام یورپ کو اس قانون خدا اور اس آئین موت و فنا اس تعریف عدم اصلاح کو پڑھ کر کچھ لغزش نہیں ہوگی "

(مقدمہ تذکرہ اُردو ص۱۹ کا حاشیہ)

ناظرین کرام ! للہ غور فرمائیں کہ وہی اہل مغرب جن کی تعریف پہلے نمبر میں اس مبالغہ سے کی گئی ہے کہ وہ اس صراط مستقیم کو حاصل کئے ہوئے ہیں جسے طلب کرنے کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم مسلمان اھدنا الصراط المستقیم پڑھا کرتے ہیں۔ اور وہ راستہ انبیاء کرام اور دیگر صلحاء امت کا ہے۔ اسی پر چل کر وہ اصطلاحات قرآنیہ المفلحون اور المتقون کے مصداق بن گئے ہیں۔ لیکن جائے تعجب ہے کہ چند صفحات آگے چل کر ان پر ایسی خفگی آئی ہے کہ ان کو گردن زدنی قرار دیا ہے۔ اور اس کی وجہ بھی آپ نے خود ہی بتا دی ہے کہ وہ تمہاری (مسلمانوں کی) بربادی کے خواہاں ہیں۔ اب آپ حضرات ہی فیصلہ کریں کہ ایسا متضاد کلام بولنے والا کسی جماعت کا رہنما ہو سکتا ہے؟ یا اہل مغرب ان کے حق میں یہ شعر پڑھیں تو بے جا ہوگا؟ ؎

کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو
دو دن کا یہ مزاج ہے آگے کی خیر ہو

(۵) قرآن مجید کے شان نزول کے متعلق لکھتے ہیں کہ

"قرآن سمجھنے کے لئے شان نزول کی اشد ضرورت ہے" (مقدمہ تذکرہ اردو صفحہ ۹۸)

اسکی نقیض: "قرآن فہمی کے لئے نہ کسی فلسفہ کی ضرورت ہے نہ حکمت کی نہ لغت کی نہ حدیث کی" (مقدمہ تذکرہ اردو صفحہ ۹۲ کا حاشیہ)

ناظرین! شان نزول بھی حدیث کی قسم سے ہے۔ اور جب حدیث کی ضرورت نہ رہی تو شان نزول کی بھی نہ رہی۔ اور یہ صریح تناقض ہے

(۶) "آج کل کے مسلمان نابکار ہیں" (مقدمہ تذکرہ اردو صفحہ ۹۲ کا حاشیہ)

اسکی نقیض: "مسلمانوں کو نابکار اور بدبخت کیونکر کہا جا سکتا ہے" (اشارات صفحہ ۲۴)

ناظرین اس اختلاف کو ملاحظہ فرمائیں۔

(۷) سلف صالحین امت (صحابہ کرام) کے حق میں کہا ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کے ادنیٰ اور ابتدائی احکام پر عمل کر کے انعام پایا تھا۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

"آج ظن و وہم کے ان ہوائی قلعوں کے تعمیریں اسلام وہ سب کچھ کھو بیٹھا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفرقوا و جاھدوا لتظھر وادینکم علی دین النصاریٰ ولوکرھوا اجمعون و اغلظوا علیھم اشد غلظۃ بل کونوا قوامین علیھم رحماء بینکم و اذا لقیتموھم فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموھم فشدوا الوثاق واعلموا انھم یحبون ان یقطعوا دابرکم مصبحین"

(دیباچہ تذکرہ عربی ص۱۴۴)

ترجمہ :- اگر تمہیں خیال ہو کہ تم دنیا میں کامیاب ہو جاؤ گے دین اسلام سے منہ پھیر کر یا غالب آجاؤ گے اور مراد پا جاؤ گے انگریزوں کے طریقہ کی اندھی تقلید کرکے یا ان کی مشابہت اختیار کرکے تو سمجھ رکھو کہ تمہارا گمان بہت بُرا ہے اور تم بری چیز حاصل کر رہے ہو تم اس تشبہ سے ہرگز فلاح نہیں پاؤ گے جا تم ہر قسم کی حرص کرو۔ پس تم ہو جاؤ گے (ذلیل و خوار ×× پس تم اللہ کی رسی (قرآن مجید) کو جمع ہو کر پکڑ لو اور متفرق نہ ہوؤ اور خوب کوشش کرو تاکہ تم اپنا دین نصاریٰ کے دین پر غالب کر دو چاہے وہ سارے اس کو بُرا سمجھیں۔ اور ان (انگریزوں وغیرہ) پر بڑی سختی کرو بلکہ ان پر جابر ہو کر آپس میں رحیم ہو جب تم ان کو ملو تو ان کی گردنیں مارو۔ یہاں تک کہ جب تم ان کی خوب خونریزی کر چکو تو ان کو مضبوطی سے قید کرو۔ اور یقین جانو کہ وہ (یورپی اقوام انگریز وغیرہ) دل سے چاہتے ہیں کہ صبح ہوتے ہی تمہاری بیخ کنی کر دیں۔"

اسی نظریہ کی تائید میں اسی "تذکرہ" میں اقوام یورپ کی مذمت (فرعون کی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے) ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں :-

"کیا آج فرعون مزاج اور خون آشام یورپ کو اس قانون خدا اور اس آئین موت و فنا اس تعریف عدم اصلاح کو پڑھ کر کچھ لغزش نہیں ہوگی۔"

(مقدمہ تذکرہ اُردو ص۱۹ کا حاشیہ)

ناظرین کرام! للہ غور فرمائیں کہ وہی اہل مغرب جن کی تعریف پہلے نمبر میں اس مبالغہ سے کی گئی ہے کہ وہ اس صراط مستقیم کو حاصل کئے ہوئے ہیں جسے طلب کرنے کے لئے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہم مسلمان اھدنا الصراط المستقیم پڑھا کرتے ہیں۔ اور وہ راستہ انبیاء کرام اور دیگر صلحاء امت کا ہے۔ اسی پر چل کر وہ اصطلاحات قرآنیہ المفلحون اور المتقون کے مصداق بن گئے ہیں۔ لیکن جائے تعجب ہے کہ چند صفحات آگے چل کر ان پر ایسی خفگی آئی ہے کہ ان کو گردن زدنی قرار دیا ہے۔ اور اس کی وجہ بھی آپ نے خود ہی بتا دی ہے کہ وہ تمہاری (مسلمانوں کی) بربادی کے خواہاں ہیں۔ اب آپ حضرات ہی فیصلہ کریں کہ ایسا متضاد کلام بولنے والا کسی جماعت کا رہنما ہو سکتا ہے؟ یا اہل مغرب اس کے حق میں یہ شعر پڑھیں تو بے جا ہوگا؟

کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو
دو دن کا یہ مزاج ہے آگے کی خیر ہو

(۵) قرآن مجید کے شان نزول کے متعلق لکھتے ہیں کہ
"قرآن سمجھنے کے لئے شان نزول کی اشد ضرورت ہے" (مقدمہ تذکرہ اردو ص۵۸)

اسکی نقیض | قرآن فہمی کے لئے نہ کسی فلسفہ کی ضرورت ہے نہ حکمت کی نہ لغت کی نہ حدیث کی (مقدمہ تذکرہ اردو ص۹۲ کا حاشیہ)

ناظرین! | شان نزول بھی حدیث کی قسم سے ہے اور جب حدیث کی ضرورت نہ رہی تو شان نزول کی بھی نہ رہی۔ اور یہ صریح تناقض ہے۔

(۶) "آج کل کے مسلمان نابکار ہیں"
(مقدمہ تذکرہ اردو ص۹۲ کا حاشیہ)

اسکی نقیض | مسلمانوں کو نابکار اور بدبخت کیونکر کہا جا سکتا ہے" (اشارات ص۴۲)

ناظرین اس اختلاف کو ملاحظہ فرمائیں۔

(۷) سلف صالحین امت (صحابہ کرام) کے حق میں کہا ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کے ادنیٰ اور ابتدائی احکام پر عمل کر کے انعام پایا تھا۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:
"آج ظن و وہم کے ان ہوائی قلعوں کے تعمیر میں اسلام وہ سب کچھ کھو بیٹھا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو صرف چند برس تک مسلمانوں کو قرآن پر ادنیٰ اور ابتدائی عمل کے انعام میں ملا تھا۔" (مقدمہ تذکرہ صفحہ ۲)

تجیب اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے پہلے طبقہ (صحابہ کرام) نے جو انعامات حاصل کئے تھے وہ قرآن مجید کے ادنیٰ اور ابتدائی احکام پر عمل کا نتیجہ تھے یعنی صحابہ کرام نہ پورے قرآن کے ماہر تھے نہ عامل۔

اسکی نقیض مشرقی صاحب لکھتے ہیں کہ

"قرآن حکیم کے اوقاف اور نشانات رکوع جو علمائے سلف نے حجاج بن یوسف کے زمانے میں لگائے تھے کس حزم و احتیاط سے لگائے اور ان کو کلام الٰہی کے صحیح مطالب پر کتنا عبور تھا۔" (مقدمہ تذکرہ صفحہ ۲۳۲ حاشیہ)

ناظرین! کیسے صاف اور صریح الفاظ میں سلف صالحین کی قرآن فہمی کا اقرار ہے جو پہلے بیان کی صریح نقیض ہے کیونکہ اُس میں ادنیٰ درجے کا ذکر ہے۔

(نمبر ۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اثر صحبت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اللہ کے برگزیدہ رسول کے خلق عظیم نے اہل عرب کے سینوں کو چاک کر کے ان کے دلوں کو چیر چیر کر عداوتیں اور کینے نکال لئے تھے۔ پیغمبر برحق کی بے لوث دنیا اور وقف عمل زندگی نے بخل و حسد کے تنگ و تاریک قلوب میں ایمان کا نور اور اعمال صالحہ کی وسعت دیدی تھی × × فطرت کے بدیع الخلق ظواہر اور محیر العقول صنائع کی طرف کلام الٰہی کی انتھک ترغیب و تحریص نے عرب کی طبائع پر گہرا اور ناقابل انحکاک اثر پیدا کر دیا تھا۔" (مقدمہ تذکرہ اردو صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲)

یہ عبارت بڑی صفائی سے اہل عرب کی (جو آنحضرت صلعم کی صحبت سے فیض یاب ہوئے تھے) ظاہری و باطنی پاکیزگی کا ثبوت دیتی ہے۔ اب اس کی نقیض بھی سنئے:

اسکی نقیض مشرقی صاحب مرقومہ اعتراف کی تردید میں فرماتے ہیں کہ:

"یہ سب کچھ اسلام اور قرآن کا ناقابل انکار معجزہ تھا۔ مگر عرب کی جبلت اور طینت کو کون بدل سکتا تھا × × طبائع کے باطنی رجحان اور اصلی طریق تخیل کو ہرگز نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدل سکتے تھے۔ ان کا مسلک وہم وخیال یونان کی قدیم وہمی روایات سے ہزارہا سال قدیم تر تھا۔ ان کی قبائلی زندگی کی بنیاد روز آفرینش سے اسی انداز پر چلی آتی تھی ×× اس بنا پر اُن میں کسی حقیقت کشا علمی صداقت یا عافیت انگیز معاشری آئین کا معناً اور اصالتاً رائج ہوجانا ازبس متعذر تھا۔"

(مقدمہ تذکرہ اُردو ص ۶۷/۶۸)

مذکورہ بالا دو توعبارتیں اپنے اندر جس قدر تخالف وتناقض رکھتی ہیں۔ اس کو ناظرین خصوصاً اہل علم بغور ملاحظہ فرمائیں۔

(ط) توحید باری کے متعلق مشرقی صاحب لکھتے ہیں:-

"ہاں خدا کی عبادت اس وقت ہورہی ہے جب روز جزا کے یقین پر اور یوم آخرت پر ایمان کے باعث بندۂ خدا اپنے تن کو من کو دھن کو اس آقائے نامدار اس مالک یوم الدین کی خوشنودی اور خدمت میں قربان کردیتا ہے ×× عبادت کا سچا اور صحیح مفہوم یہ ہے اور یہی توحید ہے اور یہی اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ کے ناقابل انکار معانی ہیں"۔ (دیباچہ تذکرہ اُردو ص ۹۲)

اس کی نقیض یورپین اقوام (جو خدا کی توحید تو کیا ان میں اکثر خدائی وجود کی بھی منکر ہیں) کے قبضہ وتسلط اور استخلاف فی الارض کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"الغرض جہاں کسی قوم میں قوت اور زور ہے امن اور قیام ہے، موت اور ہلاکت میں بہت کچھ ڈھیل ہے وہیں توحید باقی ہے"۔ (دیباچہ تذکرہ ص ۱۰۹)

نتیجہ صاف ہے کہ یورپین اقوام میں باوجود الحاد وزندقہ کے پختہ توحید پائی جاتی ہے۔ اجل جلالہ

(ی) اسوۂ حسنہ رسالت کے متعلق آپ فرماتے ہیں:-

"مساجد میں امام صاحبان کا خدا کے حضور میں نماز کو ترنم[1] سے ادا کرنا وہ بدعت سیئہ ہے جو نص قرآن کے قطعاً خلاف ہے۔ مساجد میں سنت اور نوافل کا ادا کرنا اور اس طرح پر خانۂ خدا کے اندر بے ترتیبی اور بدنظمی کا ماحول پیدا کرنا بھی رسول خدا صلعم کے اسوۂ حسنہ کے برخلاف صریحاً ہے"۔ (مقدمہ ص ۲۶۶ کا حاشیہ)

---

[1] بطریق تجوید۔ (مجیب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ناظرین اس عبارت کو بغور ملاحظہ فرمائیں تو اسوۂ حسنہ کو اپنے اصلی معنی میں وسیع پائینگے جو مسلمان کے ہر فعل کو شامل ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک مسلمان مکلف ہے کہ اپنے ہر ایک شرعی فعل میں اسوۂ رسالت سے موافقت کرے۔

اسکی نقیض اب اس کے خلاف بھی سنئے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اسوۂ رسول صرف سپاہیانہ زندگی ہے

ہاں خاکسار تحریک تیرہ سو بچاس برس کے بعد جس پیچھے اور اصلی مذہب کی طرف ہر مسلمان کو پھیرلے جانے کے لئے تیار ہوئی ہے وہ مذہب، خدا اور اسلام کے عملی اور باہتھیار سپاہی بنانا ہے یہی سچا اور اصلی اسوۂ رسول ہے۔ اسی کے متعلق لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ قرآن میں لکھا ہے۔ اسی سپاہیانہ زندگی کو ہم خاکسار اسوۂ رسول سمجھتے ہیں۔ اور اسکے سوا ہم تمہارے بنائے ہوئے کسی اسوۂ رسول کو چلنے نہیں دینگے۔ یہ عجب مکاری ہے کہ تم کہتے ہو رسول خدا صلعم نے مسواک کی اس لئے مسلمانو! مسواک کیا کرو۔ سرور کائنات تہمد پہنا کرتے تھے اس لئے مسلمان کا لباس تہمد ہونا چاہئے، ختم رسل ڈھیلے سے استنجا کیا کرتے تھے اس لئے پانی ہو ہوا کر بھی ڈھیلے سے استنجا کرو۔ کیونکہ مقصود ان کے چھوٹے سے چھوٹے عمل اور ادنیٰ سے ادنیٰ حرکت کی تقلید ہے، اگر رسول خدا نے بال یوں کٹوائے تو تم بھی ویسے ہی کٹوا کر "پابند شریعت" رہ سکتے ہو، اگر پاجامہ ٹخنوں سے اونچا پہنتے تھے تو تمہیں اسی طرح اتنا ہی اونچا رہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ عجب مسخرہ پن ہے"

(قول فیصل صفحہ مورخہ ۸۔ نومبر ۱۹۳۵ء)

اُف رے دلیری، ہائے جرأت اور جسارت کہ افعال مسنونہ کی کس قدر توہین کی جارہی ہے آسمان! تو گرتا کیوں نہیں۔ زمین! تو پھٹتی کیوں نہیں۔ خدائے قہار! تیرا غضب جوش مارتا کیوں نہیں۔ اچھا تیری مرضی سے

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہے

ناظرین کرام! مشرقی صاحب کی تصنیفات کو بغور دیکھا جائے تو تناقضات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کثرہ سے بھری پڑی ہیں۔ مگر آپ کے ملال خاطر کے خوف سے ہم صرف دس نمبروں پر کفایت کرتے ہیں۔

مشرقی صاحب! ۔ نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنائینگے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں پھر بھی

تصنیفات مشرقی پر تنقید کے آٹھ نمبروں میں سے تیسرے نمبر میں ہم نے لکھا تھا کہ مشرقی صاحب نے اپنے مدعا کے اثبات کے لئے جو آیات پیش کی ہیں۔ ان کی تفسیر میں تحریف تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ آج ہم اس کا ثبوت دیتے ہیں۔

آپ نے دعوی کیا ہے کہ اقوام یورپ کو جو دنیائے جہاں کی حکومت حاصل ہے یہ ان کی صلاحیت کی وجہ سے ہے۔ اس دعوے پر آپ نے آیت ذیل کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿پ ۱۷۔ ع ۷﴾

"ہم زبور میں تمام احکام کی شرح و ذکر کے بعد یہ بات لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث ہمارے صالح العمل بندے ہی ہیں۔ بلاشبہ اس میں اطاعت گذار قوم کیلئے ایک بڑا پیغام ہے۔" (مقدمہ تذکرہ صفحہ ۱۴۴)

اس آیت کی تشریح میں مشرقی صاحب رقمطراز ہیں۔

" ان آیات الٰہی میں وارثین زمین کی مکمل تشریح عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ کے الفاظ میں کردی گئی ہے۔ "اصلاح" کی تعریف از روئے قرآن بے حد جامع و مانع ہے علیٰ ہذا القیاس لفظ "عبادت" کی۔ مگر یہ امر نہایت غور طلب ہے کہ مسئلہ ارتقا کے بقائے اصلح کا مفہوم اس آیہ کریمہ (۲۱ : ۱۰۵) کے دعوے کے کس قدر عین مطابق ہے۔ عبادت کا لفظ عبد سے مشتق ہے۔ جس کے معنی غلام کے ہیں اور وہی قوم درحقیقت عابد ہے جو خدا کی عملاً غلام ہے۔ جو اُس کے قانون اور احکام پر عمل کر رہی ہے۔ ورنہ کوئی رسمی نماز گذار اور باقی احکام سے غافل قوم عابد کہلانے کی مستحق نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ملازمت کی شرط اول آقا کے احکام کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعمیل ہے" (مقدمہ تذکرہ اردو صفحہ ۲ کا حاشیہ)

اس عبارت کی مزید تشریح آپ ہی کے الفاظ میں ملتی ہے۔ جہاں آپ خلافت فی الارض (دنیاوی حکومت) کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں:-

فلا شك انكم لا تؤمنون ولا تعملون الصالحات ولا تعبدونه بل تشركون به و اكثركم الفاسقون والمغربيون هم الذين آمنوا وعملوا الصالحات في زماننا هذا فيستخلفهم الله و يستدرجكم من حيث لا تعلمون

(تذکرہ حصہ عربی صفحہ ۹)

"بے شک تم مسلمان ایماندار نہیں ہو نہ تم نیک عمل کرتے ہو اور نہ تم خدا کی عبادت کرتے ہو بلکہ خدا کے ساتھ شرک کرتے ہو اور تم سے اکثر بدکار ہیں اور اہل مغرب ہی ایماندار اور صالح العمل ہیں ہمارے اس زمانہ میں۔ پس اللہ ان کو (دنیا میں) خلیفہ بنائیگا اور تم کو ایسے طریق سے ذلیل کریگا کہ تم کو خبر بھی نہ ہوگی"

مجیب | اس قسم کا بیان تذکرہ کے مختلف مواقع پر ملتا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل یورپ اس لئے حکمران ہیں کہ وہ خدا کے نزدیک مؤمن صالح (نیک عمل کرنے والے ایماندار) ہیں۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت کو دیگر اقوام کی حکومت پر چسپاں کرنا تحریف[1] ہے۔ جو الحاد کی فرع ہے۔ صحیح معنی سمجھنے کے لئے آیت کے الفاظ پر غور کرنا ضروری ہے۔ پس ناظرین اور خصوصاً خاکسار تحریک کے ممبران غور سے سنیں۔

اس آیت میں سب سے پہلے الفاظ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ ہیں۔ یعنی یہ واقعہ زمانہ گذشتہ کی ایک حکائت ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ

ہم (خدا) نے داؤد علیہ السلام کی زبور میں یہ مضمون لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہونگے۔

اس لئے سب سے پہلے زبور میں اس مضمون کو تلاش کرنا چاہیئے۔ پس جو معنی اس حکائت کے زبور میں ہونگے وہی یہاں بھی مراد ہونگے تاکہ حکائت اور محکی عنہ آپس میں مطابق ہوں جو کہ نہائت ضروری ہے۔ اس تمہید کے بعد ہم زبور کی وہ عبارت ذیل میں

[1] اس تحریف کی تفصیل آئندہ کسی صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نقل کئے دیتے ہیں۔ با انصاف ناظرین اس عبارت کو ذرا غور سے پڑھیں۔ کیونکہ آیت موضوعہ کی تفسیر کا مدار اسی عبارت پر ہے۔ چنانچہ زبور میں لکھا ہے:

"صادق زمین کے وارث ہونگے اور ابد تک اس پر بسیں گے۔ صادق کا منہ دانائی کی بات کہتا ہے اس کی زبان سے عدالت کا کلمہ نکلتا ہے۔ اس کے خدا کی شریعت اس کے دل میں ہے۔ اس کا پاؤں کبھی نہ پھسلیگا۔ شریر صادق کی گھات میں لگا ہے اور اس کے قتل کے درپے رہتا ہے۔" (زبور ۳۷ آیات ۲۹ تا ۳۲)

مجیب یہ عبارت اپنا مطلب صاف بتا رہی ہے کہ صادق لوگ کون ہیں؟ وہی ہیں جو شریعت کی عزت کرتے ہیں اور بحکم قرآن اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ہمیشہ عدل کے کلمات بولتے ہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ وہ جس زمین کے وارث ہونگے اس میں وہ ابد (ہمیشہ) تک رہیں گے اور انہی معنی میں یہ آیت ہے:

خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا

(جنتی لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے)

پس آیت قرآنی کے صحیح معنی یہ ہیں کہ جنت کی زمین کے وارث وہ صالح اور صادق لوگ ہونگے جو شریعت خداوندی کے پورے پابند ہونگے۔ چنانچہ قرآن کریم کی دوسری آیت اس معنی کی تشریح کرتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (الی) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ

یعنی نماز، روزہ وغیرہ اعمال شریعت ادا کرنے والے جنت کے وارث ہونگے جو ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

ایک اور آیت بھی سن لیجئے۔ ارشاد ہے:

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا

(ہم جنت کا وارث متقی لوگوں کو بنائیںگے)

اب ہم یورپ کے صالحین کی صلاحیت کا حال مشرقی صاحب ہی کے الفاظ میں بتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ یورپین اقوام میں سے ہمارے ساتھ تعلق رکھنے والی انگریز قوم ہے اور انگریز یورپ کی باقی اقوام کی نسبت زمین کے زیادہ حصے پر متصرف ہیں۔ ان انگریز صالحین کی صلاحیت بتانے کو مشرقی صاحب کے چند الفاظ ہی کافی ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ :

"انگریز اکثر معاملوں میں بدنیت ہیں۔ شیطانی قوم ہیں اور جھوٹے ہیں مکار ہیں جھوٹ کی اشاعت کرکے رعایا کو لڑواتے ہیں۔" (اشارات ص ۱۲۳/۱۲۴ تا ص ۱۲۳/۱۲۴)

ناظرین کرام! ہم مشرقی صاحب کی طرح زبانی باتیں کرنے کے عادی نہیں۔ بلکہ اپنے دعوے پر دلائل اور واقعات کو پیش کرتے ہیں۔ اس لئے آپ کی معرفت ہم مشرقی صاحب اور ان کے اتباع سے ایک دوسوال کرتے ہیں۔ وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر سوچیں اور جواب دیں کہ آپ نے جو اقوام یورپ کی صلاحیت کا ذکر کرکے ان کو اس آیت کا مصداق بتایا ہے۔ کیا آپ کو روس کی صلاحیت کا حال بھی معلوم ہے؟ جو یورپ میں اتنی زبردست قوم ہے کہ آج سارا یورپ اس سے خائف ہے اور وہ یورپ اور ایشیا کے بہت بڑے حصے پر قابض ہے۔ کیا آپ نے سنا ہے کہ وہاں کس قسم کی صلاحیت جاری ہو رہی ہے۔ اگر نہ سنا ہو تو اب سنئے کہ روسی حکومت کا بنیادی پتھر لادینیت ہے۔ یعنی ان کا مقولہ ہے کہ

Religion is Nothing یعنی مذہب کوئی چیز نہیں۔

کیونکہ مذہب کی بنیاد خدا کے اعتقاد پر ہے۔ اور خدا کی نسبت ان کا مقولہ ہے

God is Nothing یعنی خدا کوئی چیز نہیں ہے۔

ان دو اصولوں کو جاننے کے بعد اس قوم کی صلاحیت کا اندازہ آپ خود ہی کر سکتے ہیں۔

دوسرا سوال آپ نے صلاحیت کے لئے اقوام یورپ ہی کو مخصوص کیوں کیا؟ حالانکہ جاپان بھی علم سائنس اور صنعتی ترقی میں یورپین اقوام سے کم نہیں تھے۔ اور وہ آج تمکن فی الارض (حکومت زمین) میں اتنا شہ زور ہے کہ یورپین اقوام کو للکارتا ہوا کہتا ہے ؎

انا صخرۃ الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء[1]

[1] میں جنگل کا پتھر ہوں جب دھکیلا جاؤں (تو ہلتا نہیں) اور جب بولتا ہوں تو میں جوزا (بڑا ستارہ) ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے جو یورپین اقوام کے حق میں لکھا ہے کہ

"اکثر ملائکہ ان کو سجدہ کرتے ہیں۔ برق کا فرشتہ ان کی رات دن خدمت کرتا ہے۔" (تذکرہ عربی ص۴۶)

کیا اس میں جاپان اور چین وغیرہ شریک نہیں ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ صرف مغربی اقوام کا ذکر کرتے ہیں اور ان مشرقی اقوام کو چھوڑ دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ چین و جاپان کا قومی مذہب بدھ ہے۔ اور بدھ خدا کے منکر ہیں۔ ہمارے اس دعوے کے ثبوت کے لئے آپ سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش اور لالہ لاجپت رائے کی تاریخ ہندوستان حصہ اوّل دیکھئے۔ ان دونوں نے بدھوں کو دہریہ (منکر خدا) لکھا ہے۔

ہم اس موقع پر تذکرہ عربی کا ایک پورا صفحہ نقل کرتے ہیں۔ جس سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ بھلا آدمی کس دل و دماغ کا مالک ہے۔ اور اپنے اتباع کے ذہن میں کیا کچھ بٹھانا چاہتا ہے۔ اور قرآن مجید کی کہاں تک تحریف کرتا ہے۔ پس انصاف پسند اہل علم مندرجہ ذیل حوالہ کو بنظر غائر دیکھیں۔ آپ کے اصل الفاظ اہل مغرب کے حق میں یہ ہیں:

"فو اللہ ما جاهد قوم قط فی هذه الدنیا مثل ما جاهد الغرب فی زماننا هذا و لم یعرفوا اللہ مثل ما عرفوه ÷ و لم یقدروه مثل ما قدروه ÷ فکیف لا یؤدی اللہ اجورهم و یوفیهم حق عباداتهم فی الدنیا و یتم نعمته علیهم ان کانوا شکرین ○ و کیف لا یستخلف فی الارض الذین اٰمنوا باللہ بالحق و عملوا الصّٰلحٰت انه شکور حلیم ○ فالملئکة اکثرهم یسجدون لهذا القوم ÷ و ملك البرق یخدمهم لیلاً و نهاراً یسوق مراکبهم علی الارض و یرسل رسالاتهم و بلاغاتهم من المغرب الی المشرق فی طرفة العین ÷ و یضوء بلادهم و مساکنهم بحرکة اصابعهم ÷ و یجر مراوحهم لکی یروحهم فی الحر ÷ و یحمی مساکنهم فی القر ÷ و یقدرهم علی المکالمة بین البلاد فی لمحة البصر ÷ لیشکروا اللہ و یثنیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علیه ؛ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ
مَّثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ ؕ (۳۵ : ۱) ⁂ و ملك البخار یعبدهم بکرة و اصیلا یسوق
قطاراتهم و یجر اثقالهم اِلٰی بَلَدٍ لَّمْ تَکُوْنُوْا بٰلِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ
(۱۶ : ۷) ؛ و ینسج ثیابهم ؛ و یزرع ارضهم و یطبع کُتُبَهُمْ ؛
و یصنع آنیتهم ؛ و یحمل لهم الاشیآء النافعة ؛ و غیرها من الاعمال
العجیبة الغریبة ما لا تعد و لا تحصی ؛ باجنحته الشتّٰی ۔ و الاٰخرون
من الملئکة لما یسجدوا لهم حتی الآن ؛ و هم یجهدون بجدّ
امکانهم ان یعبدوهم طائعین ⁂ خلفت الارض حقا ⁂ فهم
الذین قال الملٰئکة لربهم فیهم حین اراد الله ان یجعل فی الارض
خلیفة اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَ نَحْنُ
نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَ نُقَدِّسُ لَکَ ؕ (۲ : ۳۰) فاجاب لهم ربهم ناظراً
الی اعمالهم الاٰتیة و شاهداً علی افکارهم البالغة اِنِّیْٓ اَعْلَمُ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (۲ : ۳۰) ⁂ فعلّمهم الله الاسمآء اکثرها ؛ و من
حقائق الاشیاء معظمها ؛ و اقدرهم علی استعمالها ؛ و ملٰئکته
یدخلون علیهم من کل باب سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ (۳۹ : ۷۳) فی هٰذه
الارض و احسنتم ؛ اذا حکم الله فالبثوا فیها الی الحین ⁂ و هم
الّذین قال فیهم ربهم للملٰئکة و فی رجال مثلهم اِنِّیْ خَالِقٌۢ
بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ؕ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ
سٰجِدِیْنَ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ (۳۸ : ۷۱-۷۳)
فسوّٰهم الله و نفخ فیهم من روحه لانّهم هم القادرون علی ما یکسبون
⁂ سمیعون و بصیرون و علیمون مثله و انتم لا تقدرون مما کسبتم علی
شیء و لا تسمعون من شیء و لا تبصرون و لا تعلمون " (تذکرہ عربی ص ۲۶/۲۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس عبادت کا مختصر ترجمہ یہ ہے کہ :-

خدا کی قسم خدا کو جیسا اہل مغرب نے پہچانا ہے کسی قوم نے نہیں پہچانا۔ پھر خدا ایسے ایماندار صالح بندوں کو زمین میں خلیفہ کیوں نہ کرے۔ اکثر ملائکہ (فرشتے) ان کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور ملک البرق (بجلی کا فرشتہ) دن رات ان کی خدمت کرتا ہے۔ ان کے جہاز اور ان کے پنکھے چلاتا ہے۔ ان کی خبریں آناً فاناً ادھر ادھر پہنچاتا ہے۔ ملک البخار (بھاپ کا فرشتہ) شب و روز ریل گاڑیاں چلانے میں ان کی عبادت کرتا ہے۔ اور کئی اور فرشتے ہیں جنہوں نے ابھی تک ان کو سجدہ نہیں کیا۔ مگر وہ (اہل مغرب) کوشش کرتے ہیں کہ دوسرے فرشتے بھی خوشی سے انکی عبادت کریں۔ یہی لوگ ہیں جن کے حق میں خدا نے فرمایا تھا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ط خدا نے ان کو اسماء کا علم دیا ہے اور حقائق اشیاء ان کو بتائی ہیں اور ملائکہ ہر دروازے سے سلام کرتے ہوئے اُن پر داخل ہوتے ہیں اور اُن کو کہتے ہیں کہ تم نے جنت اپنے کام کئے خدا تمہیں خوش رکھے۔ یہی یورپین اقوام ہیں جن کے حق میں خدا نے فرشتوں کو کہا تھا کہ جب میں ان کو پیدا کر چکوں تو تم اُن کے لئے سجدہ میں گر پڑنا۔ پس سب فرشتوں نے (اُن کو) سجدہ کیا تھا یہ لوگ بڑے سمیع ہیں بڑے بصیر ہیں بڑے علیم ہیں۔ تم مسلمان کسی چیز پر قادر نہیں ہو۔ نہ تم سنتے ہو نہ دیکھتے ہو نہ جانتے ہو۔

www.kitabosunnat.com

ناظرین کرام! آپ لوگوں نے سنا ہوگا کہ گذشتہ زمانہ میں خراسان میں ایک فرقہ پیدا ہوا تھا۔ جن کا ایک تاریخی واقعہ قابل شنید ہے کہ یہ فرقہ حکومت عباسیہ کے زمانہ میں جب حجاز پر غالب آگیا تو حجر اسود کو نکال کر اپنے ساتھ لے گیا اور بیس[۲] سال تک اُسے اپنے پاس رکھا۔ آخر مسلمانوں نے جب غلبہ پایا تو حجر اسود اُن لوگوں سے واپس لیکر اُسے اپنے ٹھکانے لگایا۔ یہ فرقہ بھی اسلام کا قائل تھا۔ صرف دو نمازیں پڑھتا تھا اور غسل جنابت کی ضرورت کا قائل نہیں تھا[۱]۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ قرامطہ کے بعد قرآن مجید کی تحریف کرنے والا مشرقی صاحب کے برابر ہم نے کوئی نہیں پایا۔ اس لئے ہم ان کی خدمت میں

[۱] امرت سری منکرہ حدیث جماعت نے دو نمازوں اور غسل جنابت کی عدم ضرورت وغیرہ مسائل شاہد ہیں (تاریخ [illegible] ج ۱۰ ص ۱۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ شعر عرض کرتے ہیں ؎

نہ پہنچا ہے نہ پہنچیگا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

(۴) بانیٔ تحریک بظاہر جہاد کا بہت شائق معلوم ہوتا ہے۔ مگر اصل مجاہدین کی بہت توہین کرتا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:۔

" خاکسار تحریک کا مقصد اور مذہب

پس دو لفظوں میں خاکسار تحریک کا پہلا اور آخری مقصد تیرہ سو برس کے بعد پھر خدا اور اسلام کے سپاہی بننا ہے۔ ہاتھوں اور پیروں کو حرکت دیکر سپاہی بننا ہے۔ ایک قطار میں کھڑے ہوکر اور ایک قطار میں مارچ کر کے سپاہی بننا ہے۔ بڑے اور چھوٹے مسلمان کو پھر ایک قطار میں لاکر سپاہی بننا ہے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں خدمت، عاجزی، مساوات، مزدوری اور محنت کا ہتھیار دیکر سپاہی بننا ہے۔ بیلچے سے انسان کی اونچ نیچ کو پھر برابر کر کے خدا اور اسلام کے یک رنگ اور مساوی سپاہی بننا ہے۔ بیلچے سے خدا کی تہ و بالا ہوئی ہوئی زمین کو پھر برابر کرنا ہے۔ نہیں خدا کی غلط طور پر درست ہوئی ہوئی زمین کو پھر تہ و بالا کرنا ہے۔ انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (یعنی اگر ایمان والے ہو تو سب پر غالب ہو) کے خدائی فیصلے کو سامنے رکھ کر پھر روئے زمین پر غالب، پھر بادشاہ، پھر حکمران، پھر جہانگیر اور جہانبان بننا ہے۔ یہ ہمارا مذہب ہے یہ ہمارا اسلام ہے، یہ ہمارا عقیدہ اور یہ ہمارا ایمان ہے۔ ہم اگر اس مذہب اور عقیدے پر نہ رہیں تو مسلمان نہیں رہ سکتے۔ مؤمن اور ایمان والے نہیں رہ سکتے، قیامت کے دن دوزخ کے عذاب سے چھوٹ نہیں سکتے۔ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اپنے ایمان اور آخرت کی خاطر کر رہے ہیں۔ کسی بڑے سے بڑے مولوی اور ملا کو کسی بڑے سے بڑے دیندار کو اور مدعی اسلام کو ہمارے اس مذہب کو غلط کہنے کی مجال نہیں۔ وہی پرانا اور پہلا دینِ نبوی اور آخری اسلام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جس کا نقشہ خدا کا آخری رسول اپنے ہاتھ سے خود کھینچ گیا اور جس کا اثر مسلمانوں کے ہر بچے اور بوڑھے پر صدیوں تک رہا۔" (الاصلاح لاہور ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء ص ۳)

عجیب | کیسا زبردست اور صاف دعویٰ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خاکسار تحریک کے مقابلہ میں کانگرس تحریک بھی گرد ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے یہ الفاظ بھی قابل غور ہیں۔ جو اسی صفحے پر مذکورہ اقتباس سے پہلے مرقوم ہیں :-

خاکسار تحریک اور حکومت وقت | ہم نے علی الاعلان حکومت وقت سے کہہ دیا ہے کہ ہم قانون کے اندر رہیں گے۔ تمہاری سیاست میں دخل نہ دینگے تم نہ چھیڑو گے تو ہم نہ چھیڑینگے۔"

اس عبارت میں پابندی قانون کا وعدہ ہے۔ چنانچہ آج تک یہ لوگ پابند قانون رہے ہیں۔ مگر کوئی دانا نہیں بتا سکتا ہے کہ حکومت وقت کے قانون کے ماتحت رہ کر خاکسار تحریک کیونکر ہندوستان کو زیرنگیں لا سکتی ہے؟ جیسا کہ مشرقی صاحب کا پہلا اقتباس اس کو واضح کر رہا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے فقرہ ذیل ملاحظہ کیجئے :-

" ہمارا مذہب ہمارا دین ہمارا اسلام سپاہی بنتا ہے اور دنیا کو زیرنگیں کرنا ہے ×× ہم ماں کے پیٹ سے بادشاہ بن کر نکلے تھے۔ بادشاہت ہمارا مذہب ہے اور تم (انگریزوں) نے مذہب میں مداخلت نہ کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔"

(حوالہ مذکور)

ناظرین کرام! | کسی وقت خاکسار فوج بتعداد کثیر سرحد پشاور کی چھاؤنی پر ہلہ بول دے اور انگریزی توپ خانہ اس کا مقابلہ کرے تو اس کا فیصلہ کون کریگا کہ خاکساروں نے قانون شکنی کی ہے یا انگریزوں نے خلاف وعدہ مذہب میں مداخلت کی ہے۔ ہم تو اس کو بڑا مشکل مسئلہ سمجھتے ہیں۔ اسی لئے دخل نہیں دیتے۔ لیکن مشرقی صاحب کا ایک فقرہ ہمارے سامنے آگیا ہے۔ اس پر نظر کر کے فیصلہ کریں تو اشکال کے حل ہونے کی صورت نظر آتی ہے۔ بلکہ اس فقرے کی روشنی میں دور تک نظر دوڑائیں تو خاکسار تحریک کی غرض اور غائت بھی معلوم ہو سکتی ہے۔ وہ فقرہ یہ ہے :-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اعبد الانجليز بكرة واصيلا لرزقي ولا اعبد ربي ليرزقني من لدنه واكذب القرآن يوماً فيوماً ولا استطيع ان اداوم على التوحيد بل اصنع لنفسي مكراً بعد مكر واسارع الى الشرك كرة بعد كرة"

(تذکرہ عربی ص۱۴۱)

(ترجمہ) میں (مشرقی) صبح و شام انگریز کی عبادت کرتا ہوں اپنے رزق کے لئے اور میں اپنے رب کی عبادت نہیں کرتا کہ وہ اپنے پاس سے مجھے رزق دے اور میں روز بروز قرآن کی تکذیب کرتا ہوں اور میں توحید پر مداومت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور اپنے نفس کے لئے مکر پر مکر کرتا ہوں اور پے در پے شرک کی طرف دوڑا جاتا ہوں۔

برادرانِ اسلام! یہ عبارت ہمیں ایک بڑی بات بتا رہی ہے۔ وہ یہ کہ مشرقی اور انگریز میں عابد و معبود کی نسبت ہے۔ جس طرح عابد اپنے معبود کے حکم کے ماتحت رہتا ہے اور یہ زریں اصول ہر وقت اس کے پیش نظر ہوتا ہے ؎

بہتری در قبول فرمان است — ترک فرمان دلیل حرمان است

چونکہ مشرقی صاحب کو اس نسبت مذکورہ کے ماتحت انگریز کی خوشنودئ مزاج بر وقت ملحوظ رہتی ہے۔ اسی لئے وہ غالباً قانون شکنی نہیں کر سکیں گے[1] جس کا نتیجہ ہم سر دست ناظرین کے حوالے کرتے ہیں اور اپنی رائے آگے چل کر خاکساری عسکریت کے ذیل میں بتائیں گے۔ انشاء اللہ!

اس نمبر میں ہم نے یہ بتانا ہے کہ ملک گیری، جہانبانی، جہاد اور اولو العزمی کا شوق رکھنے کے باوجود مشرقی صاحب نے اسلاف مجاہدین کی بڑی سخت توہین کی ہے چنانچہ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:

"کیا انسان کی گذشتہ ہزار سالہ تاریخ میں کفر اور ضلالت، جہل اور ابلہی، مکر اور سیاہ کاری کی اس سے بہتر اور روشن تر مثالیں پیدا ہو سکتی ہیں جیسی کہ سلف

[1] چنانچہ لکھنؤ میں بھی نہیں کر سکے۔ اس کی تفصیل آئندہ آئیگی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

راشدین علیہم الرحمتہ کے ان ناخلف عرب و عجم نے ظہور اسلام کے پانچ سو سال بعد تک قرآن کے مطالب پر غور کرنے اور اللہ کی مفت بخشی ہوئی سلطنت کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے بہانہ سے دنیا کے سامنے پیش کی کیا خود ابلیس اپنی شبانہ روز مصروف کاری، شیطانی اغوا اور طاغوتی مکر و حیل کے باوجود کوئی مثال پیش کر سکتا ہے۔" (مقدمہ تذکرہ ص۲۴)

ناظرین کرام! خلفائے راشدین کی تیس سالہ حکومت چھوڑ کر پانچ سو سال تک نظر دوڑا کر دیکھئے آپ کو کتنی اسلامی فتوحات ملیں گی۔ ممالک کفریہ پر اسلامی جھنڈا لہراتا نظر آئیگا۔ اسی دور میں سلطان محمود غزنوی جیسے مجاہد اعظم کفرستان ہند کو نیونیدتے ہوئے نظر آئینگے۔ کیونکہ آپ کا انتقال پانچویں صدی کے اندر ۴۲۱ھ میں ہوا ہے۔ خلافت امویہ اور عباسیہ کا علم اسلامی ہسپانیہ اور افریقہ وغیرہ ممالک میں لہراتا ہوا نظر آئیگا۔ خراسان، ایران، ہندوستان ایسے بڑے بڑے ممالک اسلام کے زیر نگیں نظر آئینگے اور یہ سب کارہائے نمایاں پانچویں صدی کے اخیر تک آپ کو ملیں گے۔ مشرقی صاحب کا اپنا اعتراف ملاحظہ کیجئے۔ جو یہ ہے:-

"ہم خاکسار اس لئے کھڑے ہوئے ہیں کہ ہر مسلمان کو اس مذہب میں داخل کردیں۔ خدا اور محمد کے سب نام لیواؤں کو اس دین اس طریق، اس چالی پر چلادیں جس پر چل کر ہم کئی سو برس تک بادشاہ رہے۔" (قول فیصل ص۳۰)

کیا یہی بادشاہت ہے جسے حاصل کرنے کو آپ کھڑے ہوئے ہیں اور خود ہی اسکو شیطانی فعل کہتے ہیں۔

ناظرین! خدا را انصاف کیجئے کہ جو شخص اپنا مذہب اور اپنا ایمان یہ بتائے کہ "ہم نے اسلام کا سیاسی غلبہ حاصل کرنا ہے۔" وہ ایسے باایمان مجاہدین کے بابرکت افعال کو شیطانی افعال سے بدتر بتائے تو اس کو بجز اسکے کیا کہا جائے ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس ناظرین مشرقی صاحب کی مذکورہ عبارتوں کو سامنے رکھ کر اُن کے دعویٰ جہاد اور دعویٰ ملک گیری کو اس شعر کے ماتحت سمجھیں ؎

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

تتمہ پہلے ہم لکھ آئے ہیں کہ مشرقی صاحب جہاد کا بہت شوق ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ نقل ہو چکے ہیں کہ :-

"ہمارا مذہب، ہمارا دین، ہمارا اسلام سپاہی بننا ہے اور دنیا کو زیرنگیں کرنا ہے۔ ہم ماں کے پیٹ سے بادشاہ بن کر نکلے تھے۔ بادشاہت ہمارا مذہب ہے" (قول فیصل مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۳)

عجیب آپ نے کئی جگہ بشہادت قرآن مجید یہ ثابت کیا ہے کہ اقوام یورپ خصوصاً انگریز اس لئے زمین کے وارث ہوئے ہیں کہ وہ عنداللہ صالحین ہیں۔ ایسے صالح ہیں کہ ان کو فرشتے بھی سجدہ کرتے ہیں (اس سے بھی بڑھ کر) مؤمن اور مفلح ہیں وغیرہ یہ سب عبارتیں مع حوالہ جات پہلے نقل ہو چکی ہیں۔ ان کا نتیجہ یا بقول اہل منطق عکس القضیہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستانی مسلمان بمقابلہ انگریزوں کے غیرصالح غیرمفلح اور غیرمؤمن ہیں۔ اس لئے سوال پیدا ہوگا کہ آپ کی یہ کوشش کہ انگریزوں سے ملک چھین کر ہم مسلمان بادشاہ بنیں قرآنی منشا کے خلاف تو نہیں ہے؟ اگر آپ سے کوئی یہ سوال کرے کہ صالحین سے ملک چھین کر غیرصالحین کے قبضہ میں دینا صراحتہً قرآنی تعلیم اور عقل سلیم کے خلاف ہے۔ پس انگریز قوم اور دیگر اقوام یورپ کو قرآنی آیات عبادی الصالحون وغیرہ کا مصداق ماننا، پھر ان کو زیروزبر کرنے کیلئے خاکساری فوج طیار کرنا اور ان کے کانوں میں یہ ڈالنا کہ ہم عنقریب برسرحکومت ہوجائیں گے قرآنی منشا کے خلاف ہونے کے باعث صریح ظلم اور اس آیت کے ماتحت ہے۔

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ھُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ ؕ

کیا اچھی چیز کے بدلے بُری چیز لیتے ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پس آپ صاف بتائیں کہ آپ کی کس بات کو صحیح سمجھا جائے۔ ہم سے پوچھیں تو ہم آپ کی اس قسم کی باتوں کو اس شعر کا مصداق جانتے ہیں ؎

بک گیا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ ٭ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

(۵) پانچویں نمبر میں ہم نے لکھا تھا کہ مشرقی صاحب کی تصنیفات میں اسلاف امت کی توہین عموماً اور علمائے اسلام اور مفسرین قرآن کی خصوصاً کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اس کا کچھ ثبوت پہلے بھی دیا گیا ہے۔ اب مزید دیا جاتا ہے۔

(**ضروری نوٹ**) مشرقی صاحب شوق جہاد میں مولانا اسماعیل شہید (مجاہد فی سبیل اللہ) کی تعریف بوجہ جہاد کرنے کے ہر موقع پر کیا کرتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ موصوف شہید ممدوح کے نقش قدم پر نہیں چلتے۔ ممدوح نے سب سے پہلی آواز شرک و بدعت کی تردید میں اٹھائی مگر اپنے معاصرین (اہل شرک و بدعت) کو گالی گلوچ اور طعن و تشنیع سے یاد نہیں کیا۔ جس کے ثبوت میں شہید ممدوح کی کتاب تقویۃ الایمان کافی شہادت ہے۔ برخلاف ان کے مشرقی صاحب سلف سے خلف تک کسی کو نہیں چھوڑتے۔ غالباً اپنے لقب علامہ کا ثبوت اسی میں جانتے ہیں کہ سب کو جاہل، بیدین، بدمذہب، مکذب، کافر اور فاسق وغیرہ القاب سے یاد کریں۔ علمائے اسلام جب ان کے جواب میں گالی گلوچ کی بجائے محض شکائت بھی کرتے ہیں تو آپ ان کی شکائت پر بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔ جس پر یہ شعر کہنا بہت موزوں ہے ؎

آفت کی تاک جھانک قیامت کی شوخیاں
پھر چاہتے ہو کہ ہم سے کوئی بدگماں نہ ہو

ناظرین کرام! اس عنوان کے ماتحت ہم مشرقی صاحب کی سخت کلامی کا نمونہ دکھاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اور دو نمونے بھی دکھائینگے جو اسی قسم کے لوگوں کے ہیں۔ جو اپنے آپ کو علاج یافتہ بلکہ مصلح سمجھتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کی صلاحیت اور مصلحیت بدگوئی ہی میں مضمر ہے۔

مشرقی صاحب چونکہ مشرقی ہیں اور ہندوستان بھی مشرق میں ہے۔ اس لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ کے ہاتھ میں سیف ہند (تیغ ہندی) ہے جو عرب میں بڑی اعلیٰ درجے کی تلوار مانی گئی ہے۔ جس کی بابت عرب کا بلیغ شاعر صاحب معلقہ کہتا ہے ؎

آلیت لا ینفک کشحی بطانۃ ۔ لعضب رقیق الشفرتین مھنّد

یعنی تیغ ہندی مشرقی صاحب نے اپنے ہاتھ میں لیکر امت مسلمہ پر (شروع سے لیکر آج تک) سخت قاتلانہ حملہ کیا ہے چنانچہ آپ نے علماء اسلام پر (سلف سے خلف تک) اسی سیف ہندی کا وار یوں چلایا ہے کہ

"آج وراثت زمین سے یکسر محروم کر دینے کا سب سے بڑا باعث وہ طریق جہاں تھا جو صاحب شریعت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی وفات کے کچھ دیر بعد ہی اسلام میں شروع ہو گیا تھا۔ اس سمت تخیل نے جس سرد مہری، نا آشنائی اور بے دردی سے اسلام کے آباد آشیان کو بے رونق کیا۔ جس رعونت اور استغنا سے اس کی نمانہ براندازی کی۔ جو نقصان عظیم رفتہ رفتہ اور نامحسوس طور پر مسلمانان عالم کی عملی اور تمدنی، ذہنی اور اقتصادی زندگی کو پہنچایا۔ تاریخ عالم میں تخیل کی حیرت انگیز انقلاب آفرینی کی واحد مثال ہے مگر اس اہم موضوع کے مطالب دلنشین کرنے کے لئے ایک مستقل اور طول طویل بحث کی ضرورت ہے جو قرون اولیٰ کی اعتقادی اور سیاسی زندگی اور قرآن حکیم کے اجتماعی دستور العمل کے متعلق ہے" (مقدمہ تذکرہ صفحہ ۹۹)

ناظرین! غور فرمائیں کہ علماء مجتہدین و محدثین اور علمائے عربیہ و دیگر علوم جن پر اہل اسلام فخر کرتے ہیں ان کی کیسی سخت توہین کی گئی ہے۔ لطف یہ ہے کہ یہ زمانہ وہ تھا جبکہ اسلام کا سورج نصف النہار پر درخشاں تھا۔ ہم مشرقی صاحب سے (بحیثیت ان کے علامہ ہونے کے) سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان علمائے ذی شان کی فہرست بتائیں جن کی وجہ سے (بقول آپ کے) قریب زمانہ نبوت کے سلطنت اسلامیہ کو نقصان پہنچا تھا۔ ورنہ اقرار کریں کہ اس قسم کی دلآزاری اور مبالغہ آمیزی کرنا ہماری خصلت ہے۔ جیسا کہ عرب کے ایک محبوب نے اپنے محب کو جواب دیا تھا۔ ع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ماقتل المحب حرام (محب کا قتل حرام نہیں ہے)

آپ نے علمائے سلف پر حملہ کرنے کے بعد علمائے خلف پر توجہ فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ علمائے زمانہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

اتخذتم حکم ربکم سخریا و دینکم لھواً ولعباً و بدلتموہ قولاً و معناً و کبرتم صغائر الامور و صغرتم کبائرھا عمداً او مکراً × تومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض × کالیھود لتخادعوا انفسکم فعلاً و عملاً فیا ایھا الذین زعمتم انکم امنتم لم تقولون بافواھکم ما لیس فی قلوبکم × فمکرتم ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین × وصرتم فی الدرک الاسفل من النار واتخذتم الھتکم رھبانکم والاحبار × واتخذتم اربابا لکم شیاطین الانس والاشرار × واتبعتم طواغیتکم الذین اتوکم من بین ایدیکم ومن خلفکم وعن ایمانکم وشمائلکم × فی اللہ لا تفتح لکم ابواب السماء ولا تدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط × فانکم کذبتم بآیات اللہ واستکبرتم عنھا وذالک جزاء المجرمین ؏

(مقدمہ تذکرہ عربی صہ ۱۱، ۱۵ و ۱۷)

(ترجمہ) تم (علماء) نے اپنے رب کے حکم کو مذاق بنالیا اور اپنے دین کو کھیل کود اور اسے لفظوں اور معنوں میں بدل دیا۔ تم نے قصداً مکروفریب سے چھوٹے کاموں کو بڑا بنالیا اور بڑوں کو چھوٹا۔ یہود کی طرح کتاب الٰہی کا ایک حصہ مانتے ہو اور دوسرے کا انکار کرتے ہو تاکہ عملی طور پر اپنی جانوں کو دھوکے میں رکھو۔ اے لوگو! جو ایمان کے مدعی ہو اپنے منہ سے وہ بات کیوں کہتے ہو جو تمہارے دل میں نہیں ہے۔ تم نے خفیہ چال چلی اور خدا نے بھی چلی۔ اللہ کی مخفی تدبیر سب سے بڑھ کر ہے۔ تم دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں گر گئے اور تم نے اپنے مشائخ کو معبود ٹھہرا لیا۔ تم نے شیطان اور شریر لوگوں کو اپنا رب بنالیا۔ تم اپنے گمراہ پیشواؤں کی پیروی کرتے ہو جو تمہارے پاس آگے پیچھے اور دائیں بائیں سے آتے ہیں۔ پس قسم اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تمہارے واسطے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائینگے۔ اور تم ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جائے (جو کہ ناممکن ہے) تم نے خدا کی آیتوں کی تکذیب کی اور ان سے متکبرانہ اعراض کیا اور گنہگاروں کی یہی سزا ہے۔"

مشرقی صاحب کی شیریں کلامی اور سنئے۔ فرماتے ہیں :-

"اگر آج مسلمان نے اپنی غفلت یا ملا نے اپنی روٹی کی غرض سے اس اسلام پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ اگر بدبخت اور بدمعاش رہنماؤں نے حرکت، اتحاد، مساوات اور بادشاہت والے اسلام کو جمود، فرقہ بندی اور غلامی کے اسلام سے بدل دیا ہے تو ہم غافل اور غرضمند لوگوں کے پیچھے کیوں لگیں۔ کیوں نہ اس قرآن سے اپنا مذہب لیں جس کا ایک حرف نہیں بدلا۔ کیوں نہ اس حدیث، اس روائت، اس تاریخ کو سامنے رکھیں جو صدیوں پرانے اسلام کو صاف بتا رہی ہے۔ اسلام ہمارے نزدیک تیرہ سو پچاس برس پہلے کا بنایا ہوا دین ہے، خدا کا براہ راست آسمان سے اتارا ہوا دین ہے، کسی مولوی، ملا سیتی، کسی مجتہد مجدد کا لایا ہوا مذہب نہیں، بڑے بڑے جبے پہن کر لوگوں کی کمائی جوئی روٹیاں ہضم کرنے والوں کا مذہب نہیں، پاکیزہ اور پُر نور ڈاڑھیاں منہ پر رکھ کرامت کی بیخ اکھاڑنے والوں کا مذہب نہیں۔ مذہب اسلام تاریخ کے ایک ایک ورق پر صاف لکھا ہے جس کی مرضی ہو تاریخ پڑھ کر دیکھ لے۔ ہم خاکسار پھر اسی تاریخی اسلام کو زندہ کرتے ہیں۔ اسی تاریخی اسلام پر عملاً چلنے کے ارادے سے اُٹھے ہیں۔ جو ملا اور مولوی گھر گھر کے باسی ٹکڑے اور پس خوردہ سالن، میلے اور بدبودار کٹوروں میں کھا کھا کر اپنی مسجد کے میلے اور بدبودار حجرے میں چھپا بیٹھا ہے، مہینوں کی میلی اور جراثیم سے بھری ہوئی مسواک سے دانت صاف کرنے کا دعویٰ کرتا ہے، میلے اور بدبودار پسینے میں لتھڑے ہوئے اور نجس کپڑوں کو پہن کر اور مہینوں تک سردیوں میں غسل نہ کرکے "پاکیزہ" اور "مقدس" بنا بیٹھا ہے۔ ناف کے بال خدا کے گھر میں پھینک کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بڑے حاکم کی گستاخیاں اور بڑے گھر کو ناپاک کر رہا ہے۔ لیکن شرم و حیا نہیں کرتا۔ ہندوستان میں دنیا کے سب سے لمبے دسیا ہو ہو اکر اپنے جسم کی گندگی کو پانی سے صاف نہیں کرتا، اور مذہب کے بہانے بے حیاؤں کی طرح اپنی شرمگاہ کو پکڑ کر لوگوں کو دکھاتا پھرتا ہے[1]۔" (قول فیصل مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء ص ۳)

مزید گوہر افشانی سنئے! آپ فرماتے ہیں:۔

"اب مجھے ایمان سے بتاؤ کہ وہ ملا اور مولوی جس کو اپنے گھر کے بوریے، بدن کے چیتھڑے اور مسجد کے حجرے کے سوا اپنی دیوار سے پرے یا پار کا حال معلوم نہیں جس کو اپنے ڈیڑھ سو انسانوں کے حلقے میں عربی کا "عالم" کہلانے کے لئے صرف و نحو کی ایک سو صفحے کی کتاب پڑھتے پڑھتے عمر گزر جاتی ہے اور پھر بھی ان سطروں سے آگے اس کا علم نہیں بڑھتا۔ کیا کسی ادنیٰ سے ادنیٰ معنوں میں قرآن حکیم سے زمین کا بھید دریافت کر سکتا ہے، کیا اس نابکار اور خدا کی طرف سے ذلیل کئے ہوئے کمثل الحمار یحمل اسفاراً کا حق ہے کہ قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا جائے۔ کیا اس ہیچ میرز اور بے قیمت شخص کو قرآن سے زمین کا بھید دریافت کرنے کے لئے مقرر کیا جا سکتا ہے۔ کیا قرآن جیسی عظیم المرتبت اور عرش عظیم پر لکھی ہوئی کتاب کو جس میں اس کائنات کی ملکوت کو صحیح طور پر چلانے کا گر لکھا ہے، اس نابکار کے سپرد کر دینا کہ وہ اس میں جو چاہے تصرف کرے، جس طرح اس کو چاہے توڑے مروڑے، جس کو چاہے جنت بخش دے جس کو سمجھے دوزخ میں دھکیلے۔ دنیا کی عقل و ہوش کی تاریخ میں سب سے بڑی سفاہت، سب سے بڑا عقل کا اندھا پن نہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے پگڑ باندھے ہوئے یا لمبی سے لمبی عبا اور ڈھیلے سے ڈھیلا جبہ پہنے ہوئے مولوی سے کم از کم ایک کروڑ گنا زیادہ زمین کے راز کو قرآن سے دریافت کرنیوالا شخص تو غازی مصطفےٰ کمال تھا۔ جو بے چارہ دنیادار اور گنہگار ہو کر صرف چار برس

---

[1] قصبہ اچھرہ میں ایسے لوگ ہونگے۔ (مجیب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے اندر اندر ۳ کروڑ باشندوں کی ایک بیمار اور گئی گزری سلطنت کو خطرناک شکست کے بعد شاندار فتح کی منزل تک قوم سے ایک پیسہ لئے بغیر پہنچا گیا۔"

(الاصلاح لاہور مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۳۸ء ص)

ناظرین! مشرقی صاحب مصطفےٰ کمال پاشا اور امیر امان اللہ خان (سابق والیٔ کابل) کے بہت مداح ہیں۔ ان دونوں صاحبوں نے اصل اسلام پر جو نظر عنایت کی تھی وہ دنیائے اسلام کو معلوم ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مشرقی صاحب اگر اپنے مزعومہ مقصد میں کامیاب ہوجائیں تو اپنے ان دونوں پیشروؤں کی طرح رسوم اسلامیہ (شعائر اسلام) پر خوب ہاتھ صاف کریں۔ اسی لئے ہم نے ان کو قرامطہ سے تشبیہہ دی ہے جو اسلام میں ایک سخت گمراہ فرقہ گزرا ہے۔ (خدا گنجے کو ناخون نہ دے)

دوسری مثال حضرات! دوسرے نمبر پر ہم مشرقی صاحب کے ایک چھوٹے بھائی کی شیریں کلامی کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ غور سے سنئے!

تارکین حدیث کو اگر ایک خاندان سمجھا جائے تو مشرقی صاحب بھی اس کے ایسے ہی ایک ممبر ہیں جیسے چکڑالوی اور امرتسری نام نہاد امت مسلمہ (اہل القرآن) وغیرہ۔ اسی لئے مشرقی صاحب کے چھوٹے بھائی (بلاغ امرتسر) کا بیان بھی قابل شنید ہے۔ آپ اپنی شیریں کلامی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"میر انیس نے امام مظلوم کی مرثیہ نگاری میں کمال دکھایا۔ آج سخت ضرورت ہے کہ پوری قوم مولویوں کے اخلاق کا ماتم کرے، اس کے لئے مجالس عزا قائم کرے، اس جہنم رسں موت کے مرثیوں کے لئے اپنی زبان و قلم کو وقف کر دے۔ شیخ نوردین کشمیری نے سچ کہا تھا:۔

"میں نے خدا اور شیطان دونوں کو ایک ہی جگہ کھڑے دیکھا یعنی مسجد کے منبر پر۔ مولوی کی زبان پر خدا بول رہا ہے، دل میں شیطان چٹکیاں لے رہا ہے۔ میں نے ان لوگوں پر برسوں حسن ظن رکھ کر دیکھ لیا۔ یہ لوگ ستر ہزار ملکوتی پردوں کے اندر لپٹی ہوئی شیطنت کے مجسمے ہی ثابت ہوئے۔ یہ لوگ ہمیں روایت کا مخالف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں۔ زید، عمر، فلاں ابن فلاں وغیرہ کا منکر قرار دیتے ہیں۔ لیکن اُن کے اعمال اور نیتیں شیطان سے زیادہ منکرِ جزا و خدا ہیں۔ یہ ہیں ہماری ناؤ کے کھویا! یہ ہیں ہمارے گلّے کے راعی! یہ ہیں ہمارے میرِ کارواں! جن کی رگ رگ میں فرعون و ہامان اور قارون و نمرود کی روحیں ناچ رہی ہیں۔ ؎

اذا کان الغراب دلیل قوم ÷ سیہدیھم طریق الھالکینا"

(بلاغ امرتسر صک بابت جولائی ۱۹۳۸ء)

ناظرین! کیسی شیریں کلامی ہے۔ اس کے جواب میں ہم اگر اتنا ہی کہیں کہ اس لکھنے والے کی شکل صورت بھی اسلامی نہیں۔ جسے دیکھ کر ناواقف اس کو مسلمان بھی نہ سمجھے۔ تو بس اتنا کہنے سے ہم پر وہ بادل گرجیں کہ تو یہ ہی بھلی۔ اس لئے ایسے لوگ علماء کی برائی کریں تو ہم ان کو معذور جانتے ہیں۔ اور علماء کرام سے عرض کرتے ہیں کہ آپ مولنا حالی مرحوم کی نصیحت پر عمل کریں جو یہ ہے ؎

کرتے ہیں سفیہ گر مذمت تیری ۔ کر شکر کہ ثابت ہوئی عصمت تیری

پر مدح کریں وہ گر (نصیب اعدا) ۔ رکھ یاد کہ اچھی نہیں حالت تیری

تیسری مثال مسلمانوں کی خوش قسمتی کہئے یا بدقسمتی۔ ان میں جو شخص بھی مدعی اصلاح ہو کر اٹھتا ہے۔ سب سے پہلے وہ اپنی بدزبانی کا نمونہ دکھاتا ہے۔ علماء اور صلحاء کو کلیتہً کوستا ہے۔ اس سے اُس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ علمائے اسلام اگر میری تردید کریں تو لوگ ان کی بات پر کان نہ دھریں۔ زمانہ حاضر کے بہت بڑے مصلح اور ریفارمر، مدعی مجددیت و مسیحیت و کرشنیت و مہدویت و ظلیوت وغیرہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بالقابہٖ نہایت صاف بیانی اور دُر افشانی کرتے ہوئے علمائے اسلام کو الفاظ ذیل میں شرفِ خطاب بخشتے ہیں:-

او بدذات فرقہ مولویاں! او یہودی خصلت مولویو! او ذریۃ البغایا (حرامزادے لوگو!) (رسالہ انجام آتھم، آئینہ کمالات وغیرہ)

ناظرین کرام! ہمارا مقصد ان مذکورہ حوالہ جات سے پورا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم مضمون کو زیادہ طوالت دیکر آپ لوگوں کی مزید دلآزاری کرنا نہیں چاہتے۔ اسلئے مولانا حالی مرحوم کے ایک حکیمانہ شعر پر ختم کرتے ہیں ؎

اوروں کی برائی ہی پہ ہے فخر وہاں
خوبی کوئی باقی نہیں جس امت میں

(نمبر ۱) اس نمبر کا مطلب یہ ہے کہ مشرقی صاحب نے اپنی تصنیفات کی بہت تعریف کی ہے۔ اس کے متعلق ایک حوالہ تو پہلے درج ہو چکا ہے۔ جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں :-

تذکرہ کے بعد قرآن کی تمام تفسیریں بھلا دی جائیں تو بہتر ہوگا۔
(الاصلاح ۹۔ جون ۱۹۳۹ء)

(نوٹ) جو لوگ کہتے ہیں کہ مشرقی صاحب نے اپنے خیالات مندرجہ تذکرہ سے رجوع کر لیا ہے۔ اس لئے ان کا رد کیوں کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ ان کے رجوع کی تحقیق کریں اور اس حوالہ کو غور سے پڑھیں۔ جسے شائع ہوئے بہت تھوڑا عرصہ گزرا ہے

دوسرا حوالہ | تذکرہ میں کئی جگہ جنات اور الجنات میں یہ فرق کیا ہے کہ جہاں جنات کا لفظ آیا ہے۔ وہاں دنیاوی حکومت مراد ہے اور الجنات سے آخری جنت مراد ہے۔ جس کا اظہار قرآن کی کئی ایک آیات سے ہوتا ہے۔ اس بات کو آپ نے بڑے فخر سے لکھا ہے

"تعجب ہے کہ ان حیرت انگیز شہادتوں کے باوجود شارحین قرآن اور عام مسلمانوں نے جنت کے معانی آخرت کے جنت کے لئے ہیں۔ اور بادشاہت زمین کے نصب العین کو جو اسلام اس دنیا پر لایا تھا آنکھوں سے یکسر اچک لیا ہے۔ مگر مسلمانوں کی نیت بدل جانے سے کلام الٰہی کے معانی نہیں بدل سکتے۔ وہ وہی ہیں جو قادر مطلق کے علم میں اس وقت تھے جس وقت قرآن حکیم وحی کیا گیا تھا۔ امت کے اتفاق اور مفسرین کے اجماع کا ان پر ہرگز کچھ اثر نہیں"
(تذکرہ مقدمہ اردو صفحہ ۱۱۶ کا حاشیہ)

کس قدر تعلی سے دون کی لی ہے۔

تیسرا حوالہ | سورہ فاتحہ کی تفسیر خلاف لغت اور خلاف آیات قرآنیہ لکھ کر علماء مفسرین کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تردید میں لکھتے ہیں :-

"الغرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ مگر ایک متنفس نے بھی ذہن کو کام میں لاکر اس طرف رجوع نہیں کیا کہ سورہ فاتحہ میں خدائے عظیم نے کیا اہم نصب العین دن میں پانچ وقت مسلمانوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ ایک فرد واحد کا خیال اس طرف نہیں دوڑا کہ وہ الصراط المستقیم کس بلا کا نام ہے[1] اور اس کی صحیح قرآنی تعریف کیا ہے[1] میں نے متذکرہ صدر ترجمے میں اللہ صاحب کے سورہ فاتحہ کو مثانی کہہ کر یاد فرمانے کی توجیہہ اس کے پیش کئے ہوئے نصب العین کی اہمیت اور اس کے قرآن عظیم سے الگ ذکر کرنے کی وجہ اشارۃً بیان کر دی ہے" (تذکرہ مقدمہ ص۲۶۸ کا حاشیہ)

ناظرین کرام! آپ لوگ تذکرہ مشرقی کو غور سے پڑھیں تو آپ کو یہ معلوم ہو جائیگا کہ ان صاحب کے دل و دماغ میں نہ امام غزالی کوئی چیز ہے نہ رازی۔ اس قدر تعلی دکھاتے ہیں کہ نہ اہل علم نے کبھی دکھائی ہو نہ اہل جہل نے۔

نمبر ۲ کا مضمون یہ ہے کہ مشرقی صاحب نے متفقہ اور متواترہ اعمال اور شعائر اسلام کا مذاق اڑایا ہے۔

مثال اوّل سب سے اوّل آپ نے اس اجماع امت پر حملہ کیا ہے جو قرآن مجید کی بلاغت کے متعلق ہے۔ تمام امت کا اجماع ہے کہ قرآن مجید بلاغت میں درجہ کمال پر ہے سر سید احمد خان مرحوم علیگڈھی نے لکھا ہے کہ قرآن کی مطلوبہ مثلیت بلاغت میں نہیں بلکہ ہدایت میں ہے۔ لیکن یہ امر ان کو بھی مسلم ہے کہ قرآن مجید بلیغ تر ہے۔ مگر ہمارے پنجابی مدعی مشرقی صاحب نے ان سب کے خلاف جو لکھا ہے وہ قابل دید و شنید ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ :-

"قرآن کے فصیح فی البیان ہونے کا مہلک اور شرمناک تخیل مسلمانوں کی ہر رگ و پے میں اس قدر سرایت کر چکا ہے کہ اب اس کتاب عظیم کی اور کوئی خوبی اُن کے وہم و گمان میں بھی نہیں آتی۔ اگر فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ (۲۳:۲) کی صلائے عام

[1] کیسا شریفانہ انداز تحریر ہے۔ (مجیب) [2] محض افترا ہے۔ (مجیب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو خدا نے قرآن حکیم کے متعلق جا بجا دی ہے، فی الحقیقت اسکی فصاحت، اس کی شاعریت، اس کے صنائع اور بدائع کی خوبیوں کے متعلق ہے، اور اس کتاب جلیل کی عالم آرا **حکمت**، اُس کے ناپیدا مثال **علم**، اس کی حیرت انگیز **صداقت** اور بے نظیر **ہدایت** سے اس دعوے کو چنداں واسطہ نہیں۔ تو آج ابوالقاسم حریری کے مقامات کا ایک ایک ورق، یا امرأ القیس ابن حُجر کے قصائد کا ایک ایک بیت ان انسانی کمزوریوں اور تکلفات، ان خود ساختہ تُرّہات اور لغویات سے اس قدر پُر ہے کہ قرآن کی عبارت اُن کے بالمقابل حتمًا نہیں ٹھیر سکتی۔ اگر فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ (۱۱: ۱۳) سے صاحب القرآن کی مراد فی الحقیقت یہی تھی کہ برجستہ الفاظ اور چست بندشوں، یا قوافی اور استعاروں کی مناسبت میں اس کا ادبی مقابلہ کیا جائے اور دین اسلام کو کسی اجل زدہ امت کے خوشامد کا اکھاڑہ بنا کر خدائے زمین و آسمان کے ذوق سلیم کی داد (العیاذ باللہ) دلوائی جائے، تو آج مسیلمہ کذاب کا افترا کیا ہوا قرآن بھی جس کی چند پریشان آیتیں کہیں کہیں ملتی ہیں۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے لائے ہوئے قرآن سے کسی اسلوب میں کم نظر نہیں آتا۔" (تذکرہ مقدمہ اردو ص۶۵)

مجیب | امرأ القیس کا مشہور قصیدہ معلقہ ہے۔ جو سبعہ معلقہ میں اول نمبر پر درج ہے اس کی فصاحت بلاغت مع تہذیب اور شرافت کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ اپنی محبوبہ کو مخاطب کرکے کہتا ہے ؎

وَمِثْلِكِ حُبْلَى قَدْ طَرَقْتُ وَمُرْضِعٍ ٭ فَأَلْهَيْتُهَا عَنْ ذِي تَمَائِمَ مُحْوِلِ

إِذَا مَا بَكَى مِنْ خَلْفِهَا انْصَرَفَتْ لَهُ ٭ بِشِقٍّ وَتَحْتِي شِقُّهَا لَمْ تُحَوَّلِ

ان اشعار کا ترجمہ کرتے ہوئے شرم دامنگیر ہے۔ لیکن اس لحاظ سے ترجمہ کئے دیتے ہیں کہ مشرقی صاحب اور ان کے ہم خیال شرمائیں کہ قرآن پاک کے مقابلے میں کس کلام کو پیش کر رہے ہیں۔

شاعر کہتا ہے | اے محبوبہ! تیری جیسی بعض حاملہ اور دودھ پلانے والیوں پر میں کود گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَیں نے تعویذوں والے اور سال سال کے بنئے اُس کو بھلا دیئے جب وہ بچہ روتا تھا تو وہ منہ پھیر کر اس کو تاک لیتی تھی اس حال میں کہ ایک ران اس کی میرے نیچے ہوتی اور دوسری ران وہ پھیرتی۔

مشرقی! شرم!! مسیلمہ کذاب نے جب یہ سورہ قرآنیہ سنی

والسماء ذات البروج (پ۳۰-ع)

اس کے جواب میں یہ آئت بنائی:-

والنساء ذات الفروج (الی اخرھا)

ہم مشرقی صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ امرأ القیس کے قصیدہ اور مسیلمہ کے قرآن کو مع ترجمہ شائع کر دیں۔ انگریزی میں کریں گے تو انگلستان میں بہت بکیگا۔

سنئے! | قرآن مجید میں فصاحت بلاغت کے ساتھ ہی ایک زندگی ہے۔ ایک قسم کی لپک ہے جو دوسری عبارتوں میں نہیں مبالکل سچ ہے ؎

گر مصور صورت آں دلربا خواہد کشید — حیرتے دارم کہ نازش را چساں خواہد کشید

امرأ القیس کے قصیدے کی مشرقی صاحب بہت تعریف کرتے ہیں۔ اس لئے مَیں اس کا ایک اور شعر ان کے سامنے پیش کرتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ علم بیان کے لحاظ سے (اگر وہ اسے جانتے ہوں) اس کے سقم کو دور کریں۔ امرأ القیس کہتا ہے ؎

کانّ ذرار أس المجیمر غدوۃً — من السیل والغثاء فلکۃ مغزل

سوال | ذرا محاط مشبہ ہے۔ مغزل محیط مشبہ بہ ہے۔ محاط کو محیط سے تشبیہ کیسی ہے؟! دیکھیں آپ نے علم بلاغت کو کہاں تک پڑھا ہے اور کہاں تک سمجھتے ہیں اور کہاں تک امرأ القیس کے قصیدے کو پرکھنے کی لیاقت رکھتے ہیں ؎

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں — تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

دوسری مثال | قرآن شریف میں ارشاد ہے:-

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ

اس آیت میں رکوع، سجود اور عبادت کا حکم ہے۔ جن کو مفسرین نے سلف سے خلف تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نماز کے اجزا بتایا ہے۔ مشرقی صاحب ان کی بابت لکھتے ہیں :۔

ان افعال کو نماز کا رکوع وسجود سمجھ کر قریب المطالب قرار دینا کلام خدا کی توہین ہے " (تذکرہ مقدمہ اردو صفحہ ۱۲ کا حاشیہ)

حق برزبان جاری گردد کے ماتحت مشرقی صاحب صفحہ ۱۱ پر توہین کلام خدا کا ارتکاب خود کرتے ہیں۔ یعنی اس طرح لکھتے ہیں کہ :۔

رکوع سجود اسلامی نماز کا جزو لاینفک بھی ہے۔

اس کو کہتے ہیں قضی الرجل علی نفسہ (اس آدمی نے اپنے برخلاف ڈگری دیدی)

تیسری مثال بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (خوشخبری دو ان لوگوں کو جن کو جب کبھی کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں)

اس آیت کا مطلب خود اس کے الفاظ سے جو ثابت ہوتا ہے وہی علمائے مفسرین نے مراد لیا ہے یعنی ہر مسلمان جس کو ذرا بھی تکلیف پہنچے وہ بجائے جزع فزع کرنے کے اناللہ کہے تو خدا کی طرف سے اس پر رحمت نازل ہوتی ہے۔

بالکل صاف مضمون اور سادہ عبارت ہے مگر مشرقی صاحب جو مسلمانوں کی مخالفت کرنے پر تلے بیٹھے ہیں اس میں بھی انہوں نے جملہ مسلمان مفسروں کو برائی سے یاد کیا ہے آپ کے الفاظ یہ ہیں :۔

www.kitabosunnat.com

اناللہ و انا الیہ راجعون کے الفاظ مسلمانان جہاں جس حیرت انگیز نادانی۔ جہالت اور ناسمجھی سے نہ معلوم کتنی قرنوں سے کسی عزیز کی موت یا ادنیٰ سے ادنیٰ خانگی اذیت پر استعمال کرتے آئے ہیں اور محض زبانی عبادت کے صلے میں اپنے آپ کو رحمت خدا کا حقدار گنتے ہیں ×× یہ سب تشریح نہایت لچر اور شرمناک ہے۔ کوئی ذہن سلیم اس کو ایک لمحے کے لئے بھی قبول کرنے پر تیار نہیں۔ سیاق کلام سے ظاہر ہے یہاں پر صرف اجتماعی مصائب کا ذکر ہے۔ جس کی تائید جمع کے صیغے سے ہوتی ہے جو ان آیات میں برابر چلا جا رہا ہے :۔ مصیبۃ جس کا ذکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئت ۲:۱۵۶ میں ہُوا ہے وہ لا محالہ وہ خوف کا ماحول ہے جو ہر شکست زدہ امت پر ہر آن حاوی رہتا ہے ۔" (تذکرہ مقدمہ اُردو ص۱۲۳)

مطلب آپ کا یہ ہے کہ اذا اصابتھم مصیبۃ عامۃ قومیۃ من جھت اللہ اومن جھت الاعداء ۔ یعنی آپ کے نزدیک ایسی مصیبت مراد ہے ۔ جو مسلمانوں پر عالمگیر صورت میں نازل ہو اور سب کے سب کہیں انا للہ ! وہ مصیبت خدا کی طرف سے ہو یا دشمنوں کی طرف سے ۔ اس کی دلیل میں آپ ھم صیغہ جمع کو پیش کرتے ہیں ۔ حالانکہ یہ استدلال بالکل غلط ہے ۔ اس آیت میں یہ صیغہ جمع (ھم) بمعنی افراد مراد ہے نہ بمعنی جمع ۔ جیسے اس آیت میں ان انتم ضربتم فی الارض فاصابتکم مصیبۃ الموت (پ ۷ - ع ۴) یعنی اگر تم زمین میں سفر کرو پھر تم کو مصیبت موت کی پہنچنے کو ہو تو تم اپنی وصیت پر شہادت لکھ لیا کرو ۔

بتائیے ۔ یہاں کُھُ سے سارے مسافرین کا مرجانا مراد ہے ۔ یعنی جتنا قافلہ جا رہا ہو وہ سب کا سب قریب المرگ ہو یا ہر فرد کے لئے یہ حکم ہے ۔ یقیناً ہر فرد منتشر کے واسطے ہے ۔ اسی طرح آیات کثیرہ میں صیغہ جمع کا افراد پر حکم لگتا ہے نہ من حیث الجماعت سب پر مثلاً اِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ × وَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وغیرہ ۔

ناظرین کرام ! للہ غور فرمائیے کہ اس آئت کی تفسیر میں جملہ مفسرین نے جو معنی کئے ہیں کہ جس شخص کو ذرا سی بھی تکلیف پہنچے وہ انا للہ کہے اور حدیث شریف اس کی تائید کرتی ہے ۔ ایسا کہنے اور اس کو ماننے سے کونسی ادبی دلیل اور فلسفی اصول مانع ہوتا ہے ۔ پھر کیوں اتنی سختی سے اس کو رد کیا گیا ہے ۔ صرف اس لئے کہ مشرقی صاحب کو یہ جتانا منظور ہے کہ ہم ہی قرآن کو سمجھنے والے ہیں ۔ انہی معنی میں کہا گیا ہے ؎

نہ پیروئ قیس نہ فرہاد کرینگے ۔۔۔ ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

(۸) اس نمبر کا عنوان یہ ہے :

آپ کی زبان شستہ نہیں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا ثبوت بہت کچھ نمبر ۴-۵ میں دکھا جا چکے ہیں۔ آج ایک مزید حوالہ پیش کر کے ناظرین کو مشرقی صاحب کی خوش کلامی کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل حوالہ مشرقی صاحب نے اپنے نامہ نگار کے نام سے اپنے اخبار "الاصلاح" ۱۷ جنوری ۱۹۳۷ء میں شائع کیا ہے جو حکما انہی کا ہے۔ لکھتے ہیں :-

" ابھی کل کی بات ہے کہ ان ظالموں نے کئی صد برس کی اسلامی طاقت (خلافت) کو جس کے پالنے کے لئے خدا جانے کتنے شہداء کا خون گردن صرف ہوا تھا، تباہ و برباد کر دیا۔ آزادی افغانستان کا سچا خواہاں امان اللہ خان ابھی ابھی ان ظالموں کی عیاریوں۔ جعلسازیوں اور دھوکہ بازیوں کے تختۂ جور کا شکار ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر ان بدمعاش ڈاکوؤں اور رہزنوں کا مناسب انتظام جلد از جلد نہ کیا گیا، تو یہ خانہ خراب رہے سہے، رسمی اور سطحی، قولی اور وضعی مسلم کو تحت الثریٰ تک پہنچا کر دم لینگے " (الاصلاح لاہور ۱۷۔ جنوری ۱۹۳۷ء ص ۵)

ناظرین کرام! اس اقتباس میں مشرقی نے دراصل علماء کو کوستے کوستے اپنا مذہب و مشرب بتا دیا کہ وہ امان اللہ خان سابق شاہ کابل کے مداح اور ہم خیال ہیں اسی طرح آپ اتاترک مصطفےٰ کمال کی تعریف میں بھی رطب اللسان رہتے ہیں۔

(الاصلاح ۱۷۔ جنوری ۱۹۳۶ء وغیرہ ملاحظہ ہو)

ان دو نو والیان حکومت کے متعلق کچھ کہنے کو ہمارا جی نہیں چاہتا۔ تاہم مجبوراً اتنا کہنا پڑتا ہے کہ ان دونوں صاحبوں نے اپنی اپنی حکومتوں کی حفاظت میں کوشش ضرور کی مگر دین اسلام کی حفاظت کے لئے کچھ نہیں کیا۔

ہم ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ امیر امان اللہ خان کی سوانحمری موسومہ "زوال غازی"[1] کا ضرور مطالعہ کریں۔ یہ کتاب ایک ایسے شخص کی لکھی ہوئی ہے جو امان اللہ خان اور بچہ سقہ دونوں کے زمانہ حکومت میں کابل میں مقیم رہا ہے۔ اس لئے جو واقعات اس نے لکھے ہیں اس کی آنکھوں کے سامنے ظہور پذیر ہوئے تھے۔ اس شخص سے ہماری مراد عزیز ہندی امرتسری ہے۔

[1] قیمت دو روپیہ۔ ملنے کا پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مصطفےٰ کمال پاشا کی دینی "خدمت" کے متعلق امیر شکیب ارسلان کے مضامین مصری اخباروں میں چھپتے رہے ہیں جن کو نقل کرنا ہمارے اور ناظرین کے لئے دلفگاری کا باعث ہوگا۔

ہم ان دو تو والیان حکومت کو اسی عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں جس نظر سے سلطنت مغلیہ کے مشہور بادشاہ جلال الدین اکبر کو دیکھتے ہیں۔ اکبر بادشاہ کے حالات تاریخ ہندوستان کے واقفوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ کہنے کی نہ ہمیں ضرورت ہے نہ ہی ہم چاہتے ہیں۔ ہاں ہم خوش ہیں کہ مشرقی صاحب نے اپنے ہم مشربوں کا نام لے کر پبلک کو آگاہ کر دیا کہ آپ اسلام کی خدمت اسی طریق پر کرنا چاہتے ہیں جس پر چل کر مذکورہ بالا دو حضرات نے کی تھی جس کی بابت دیندار طبقے کا قول ہے :-

لا بارک اللہ فی الدنیا بلا دین

اور قرآن مجید کا ارشاد ہے :-

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی (پ ۳۰ - ع ۱۱)

اطلاع ہم کئی دفعہ ببانگ دہل کہہ چکے ہیں۔ اب پھر کہتے ہیں کہ ہم عسکری تحریک کے مخالف نہیں ہیں اور نہ کوئی مسلمان اس کا مخالف ہو سکتا ہے۔ خاصکر جماعت اہل حدیث تو اس کو اپنا امتیازی طغریٰ سمجھتی ہے۔ کیونکہ جماعت اہل حدیث کے واجب الاحترام علمائے کرام (حضرت امیر المؤمنین سید احمد صاحب رائے بریلوی اور مولانا اسماعیل شہید دہلوی، علمائے صادق پور پٹنہ علمائے تھانیسر وغیرہم نور اللہ مراقدہم جن کے حالات تواریخ عجیبہ میں ثبت ہیں) ہندوستان میں عسکری تحریک کے مروج تھے۔ نہ صرف مروج بلکہ سرفروش عامل تھے۔ جن کے حق میں یہ شعر بہت موزوں ہے ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اس لئے افراد اہل حدیث کو خصوصاً عسکری تحریک سے نفرت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ جہاں کہیں سے ایسی تحریک کی آواز سنتے ہیں خوش ہوتے ہیں۔ ان کے منہ سے بے ساختہ نکل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نکل جاتا ہے ؎

سلے اڑی طرزِ فغاں بلبلِ نالاں ہم سے ٭ گل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

ہاں ان کو خاکساری نوع کی عسکریت سے ذرہ اختلاف ہے۔ جس کا ذکر آگے آئیگا۔

مقام افسوس ہے ہم نے اس مضمون میں کسی کے حق میں نہ سخت کلامی کی ہے نہ دلآزاری نہ بہتان تراشا ہے نہ الزام لگایا ہے۔ بلکہ مشرقی صاحب کی غلط تحریرات پر عالمانہ تنقید کی ہے۔ جس کا ہمیں حق حاصل ہے۔ مگر اس مضمون میں نہ ان کی تکفیر کی ہے نہ توہین۔ بلکہ ان کی اصل عبارتیں پیش کر کے نتیجہ ظاہر کر دیا ہے۔

بایں ہمہ خاکساری کیمپ میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہوا ہے۔ متعدد تحریریں (قلمی اور مطبوعہ) آچکی ہیں۔ جن میں اس مضمون کی وجہ سے ہم پر بڑی خفگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ بلکہ بعض ناکردہ گناہ ہم پر تھوپے گئے ہیں۔ مثلاً کہا گیا ہے کہ تم علامہ مشرقی کو کافر کہتے ہو اور اس مضمون کی کتاب چھاپ کر تم قیمتاً بیچو گے اور نفع حاصل کرو گے۔ یہ تمہاری دوکانداری ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی لکھا ہے کہ ہم تمہاری خبر لیں گے۔

جواباً عرض ہے کہ جو خفگی کسی ناکردہ گناہ کی بنا پر ہو وہ در اصل اپنے اوپر ہوتی ہے مضمون ہذا کو ناظرین اخبار "اہلحدیث" اٹھا کر دیکھیں کہ نہ کہیں تکفیر کا ذکر ہے نہ کتاب فروخت کرنے کا۔ بلکہ کئی مرتبہ رسالہ مفت دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اگر خاکسار ناحق خفا ہوں تو میں ان کو مشورہ دونگا کہ وہ اپنا نام خاکسار بدل کر خونخوار رکھ لیں۔ کیونکہ خاکسار نام کے ساتھ جابرانہ فعل کی مناسبت نہیں ہے۔ ہاں خونخوار نام کے ساتھ ہو سکتی ہے۔

ہفوات مشرقی مشرقی صاحب کی تصنیفات پر تنقید کے جو آٹھ نمبر ہم نے قائم کئے تھے وہ ختم ہو چکے ہیں۔ اب ہم مشرقی صاحب کے متفرق اقوال پیش کرتے ہیں جو قرآن و حدیث کی صریح نقیض ہونے کے علاوہ کل علمائے اسلام (مفسرین، محدثین اور مجتہدین رحمہم اللہ) کی تحقیق کے بھی خلاف ہیں۔

پہلی مثال مسلمانان دنیا تا طبقہ (سلف سے خلف تک) یہ مانتے اور کہتے آئے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرعون اپنے آپ کو معبود کہتا تھا۔ قرآن مجید کی نصوص صریحہ بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔ مگر مشرقی صاحب اپنے جوش مخالفت میں اس عقیدے کے بھی خلاف لکھتے ہیں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"فرعون مصران کو بلا بلا کر کچھ اپنے آگے ماتھا نہیں رگڑواتا تھا اور نہ منہ سے رسمًا اپنے آپ کو خدا کہا کرتا تھا بلکہ یہی تعلق اور تعبد وہ جبری عبادت تھی جو ہزار رسمی سجدوں اور زبانی دعووں سے بڑھ کر تھی۔" (مقدمہ تذکرہ حاشیہ ص ۱۰۹)

عجیب | ہم حیران ہیں کہ مشرقی صاحب کو اتنی جرأت کیوں پیدا ہوگئی کہ مفسرین کا خلاف کرتے کرتے نصوص قرآنیہ کا بھی خلاف کرنے لگ گئے۔ جس پر یہ مثال صادق آتی ہے

بازی بازی بارِیش بابا بازی

ہم آیات قرآنیہ میں سے ایک ہی آئت آپ کے جواب میں پیش کرتے ہیں۔ فرعون موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کرکے کہتا ہے:-

لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِىْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ (پ ۱۹ ع ۲)

اے موسیٰ اگر میرے سوائے تو نے کسی اور کو معبود سمجھا تو میں تجھے قیدیوں میں بھیجدونگا

بتائیے | یہ آیت آپ کے دعوے کی کھلی تکذیب کرتی ہے یا نہیں۔ معلوم نہیں کہ ایسی باتیں کرنے سے مشرقی صاحب اسلام کی کیا خدمت کر رہے ہیں اور قرآن دانی کا کیا ثبوت دے رہے ہیں۔ بجز اس کے کہ کوئی کہنے والا آپ کو کہے ؎

گر تو قرآں بریں نمط خوانی ۔ ببری رونقِ مسلمانی

دوسری مثال | اسلامی دنیا بالاتفاق اس بات کو مانتی چلی آئی ہے کہ اللہ اور رسول کے احکام ہر امر شرعی میں واجب الاطاعت ہیں۔ امیر المؤمنین کا حکم بھی واجب الاطاعت ہے۔ مگر نصوص صریحہ سے مخالف ہونے کی صورت میں امیر کو اس پر توجہ دلائی جا سکتی ہے۔ قرآن مجید کی آیت مندرجہ ذیل اس مضمون کو واضح الفاظ میں بیان کرتی ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (پ ۵ ع ۹)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کیا کرو اور والیان حکومت کی بھی۔ پھر اگر تمہارا (راعی اور رعایا کا) کسی امر میں اختلاف ہو جائے تو اس کو خدا اور رسول کی طرف پھیر دو۔

آج کل کے زمانہ میں اس کی مثال یہ ہے کہ سب جج کا حکم بھی واجب العمل ہے۔ لیکن اس کی رائے کے خلاف ہائیکورٹ کا فیصلہ پیش کر کے توجہ دلائی جا سکتی ہے۔ خلیفہ ثانی (رضی اللہ عنہ) نے جب حکم دیا کہ کوئی عورت، اہل بیت کی مستورات کے مہر سے زیادہ مہر نہ لے تو ایک بڑھیا نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ آپ کا یہ حکم آیت قرآنی کے خلاف ہے۔ خدا فرماتا ہے:- وَ اٰتَیْتُمْ اِحْدٰھُنَّ قِنْطَارًا

اُس بڑھیا نے اس آیت سے یہ مسئلہ استنباط کیا کہ مہر کی کوئی حد نہیں ہے بلکہ منکوحہ زیادہ سے زیادہ بھی لے سکتی ہے۔ خلیفہ موصوف کے ذہن میں بھی اس کا یہ استنباط صحیح معلوم ہوا۔ اسی لئے آپ نے اپنا حکم واپس لے لیا۔ مولانا حالی مرحوم نے اسی طرف اشارہ کیا ہے سے

غلاموں سے ہو جاتے تھے بند آقا - خلیفوں سے لڑتی تھی ایک ایک بڑھیا

یہ تو ہوا سلف سے خلف تک کل امت مسلمہ کا عقیدہ۔ اب مشرقی صاحب کی بھی سنئے! آپکا خیال ہے کہ اطاعت رسول انتظامی امور میں ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

"قرن اول میں رسول خدا مسلمانوں کے قائد اعظم اور سپہ سالار ہونے کی حیثیت میں وقتاً فوقتاً احکام نافذ کیا کرتے تھے جو مصالح وقت کے لحاظ سے مسلمانوں کے اجتماعی دفاع کے لئے ضروری تھے۔ عرب کے جس جس گوشے میں ان فرامین کی صدائیں پہنچتی تھیں۔ لوگ لبیک لبیک کر کے حاضر ہو جاتے۔ اور اپنا تن من دھن اس نیک سیرت سردار کی خاطر قربان کر دیتے۔ یہ اطاعت رسول کا صحیح مفہوم تھا۔" (مقدمہ تذکرہ اردو ص۱۲ کا حاشیہ)

ناظرین! اس عبارت کا مفہوم ذہن میں رکھئے کہ کیا ہے یہی نا کہ اطاعت رسول بحیثیت امیر جماعت کے تھی۔ اس میں کیا شک ہے کہ امیر جماعت ہو یا سالار فوج،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کی وفات کے بعد جو اس کا قائم مقام آئیگا اس کے احکام نافذ ہونگے پھر تیسرا آئیگا تو اس کے نافذ ہونگے اور پہلوں کو کوئی نہیں پوچھیگا۔ یہی معنی ہیں شیخ سعدی کے اس شعر کے ؎ ہر کہ آمد عمارت نو ساخت ÷ رفت و منزل بدیگرے پرداخت

پس مشرقی صاحب کے کلام کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جتنے احکام زمانہ رسالت میں متعلق انتظام وغیرہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری کئے تھے آج مشرقی صاحب کا ممدوح (امیر امان اللہ خان سابق والیٔ کابل) ان کے خلاف حکم جاری کرے تو جس طرح احکام رسالت واجب الاطاعت تھے اسی طرح یہ بھی واجب الاطاعت ہونگے۔ مسلمانان دنیا اس طرز عمل کو توہین رسالت سمجھتے ہیں اور مشرقی صاحب اس کو ایمان جانتے ہیں۔ اسی لئے وہ امیر امان اللہ خان اور اتاترک مصطفیٰ کمال پاشا کے مداح ہیں اور ان کو نصیحت کرنے والے علماء کے حق میں سخت بدگو ہیں۔ بس یہ ہے ایک مرکزی نکتہ جس کو کفر و اسلام میں حد فاصل کہنا چاہئے۔

تتمہ پہلے اس بات کا ذکر آچکا ہے کہ مشرقی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی امیر جماعت اور افسر فوج جیسا مانتے ہیں۔ نیز ان کی امارت کو امت کی طرف منتقل جانتے ہیں۔ اس سلسلہ میں گذشتہ حوالے کے علاوہ ایک اور حوالہ پیش کیا جاتا ہے جو درج ذیل ہے:۔

"الغرض مسلمانوں کا امیر ناطق ہے۔ امت کی ہر گرفت سے آزاد ہے۔ اس کا معاملہ صرف خدا اور رسول سے ہے۔ خدا اور رسول اس سے نپٹ سکتے ہیں۔ اس کو چاہئے کہ مشورہ کر لے لیکن خود خدا کی مانند وہ لا یشرک فی حکمہ احدًا کا مصداق ہے" (الاصلاح ۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء صفحہ)

مجیب یہ حوالہ قرآن حدیث اور تمام مسلمانوں کے خلاف ہے۔ حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) جب خلیفہ رسول منتخب ہوئے تو انہوں نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ میں اگر کوئی ایسی حرکت کروں جو خلاف دین اسلام ہو تو تم لوگ مجھے سیدھا کر دینا۔ (اذا زغت نقوموني۔ تاریخ الخلفاء) فاروق اعظم (خلیفہ دوم) کا واقعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشہور ہے کہ مالِ غنیمت سے جو چادریں تقسیم ہوئی تھیں ان میں سے ایک ایک چادر ہر ایک شخص کے حصے میں آئی تھی۔ ممدوح نے اس سے اپنا چوغہ بنا لیا جسے پہن کر جب آپ خطبہ دینے لگے تو ایک من چلا بول اٹھا کہ ہم خطبہ نہیں سنیں گے۔ پہلے یہ بتائیے کہ ایک چادر میں آپ کا چوغہ کیسے بن گیا؟ آپ نے فرمایا کہ مَیں نے اس چوغے میں اپنے بیٹے کی چادر بھی ملا دی ہے۔ اس پر معترض نے کہا کہ چونکہ اب یہ معاملہ صاف ہو گیا ہے اس لئے ہم خطبہ سننے کو تیار ہیں۔

ان دو واقعات کے علاوہ خلفائے راشدین کے ایسے بیسیوں واقعات تاریخ اسلام میں ملتے ہیں۔ ان خلفا نے اسلام کے دہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آئی تھی جو مشرقی صاحب کہہ رہے ہیں۔

ناظرین! مشرقی صاحب کی جرأت اور دلیری دیکھئے کہ آپ نے امیر جماعت کو کس رتبے پر پہنچایا ہے اور کس طرح اس کو خدائی منصب پر جا بٹھایا ہے۔ ان کی غرض اس سے یہ ہے کہ چونکہ مَیں امیر جماعت ہوں اس لئے مَیں (خود بدولت) ان تمام اوصاف کا مستحق ہوں۔ مولانا حالی مرحوم نے اس مصرع میں اسی مضمون کو ادا کیا ہے ؎

غرض کی تو اصلح غرض کی مدارا

تیسری مثال مشرقی صاحب صحابہ کرام کی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے اپنی تاریخ دانی کا ثبوت ان الفاظ میں دیتے ہیں :-

"ہم نے تیرہ سو برس کی بھول اور کئی سو برس کی خطائے کبیر کے بعد ××× فاروق اعظم اور خالد بن ولید کے اس دین کو پھر سمجھ لیا ہے جو بارہ برس میں چھتیس ہزار شہر اور قلعے فتح کیا کرتا تھا۔" (الاصلاح ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ)

مجیبیہ ہم اپنے تصورِ علم کا اعتراف کر کے مشرقی صاحب سے اس تاریخی حوالے کا تقاضا کرتے ہیں کہ یہ واقعہ کس زمانے کا ہے جبکہ بارہ سال کے عرصہ میں چھتیس ہزار شہر فتح ہوئے تھے۔

ہم اس امر کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ مشرقی صاحب نے انگریزوں کی بے علمی اور

www.KitaboSunnat.com

جہالت کا جو تاریخی ثبوت دیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ انگریزوں نے جب ہندوستان کو فتح کیا تو انگلستان میں ایک مدرسہ بھی نہ تھا۔ (الاصلاح ۹ جون ۳۹ء ص۷ ۔کالم نمبر۳)

واقعی یہ بڑا تاریخی انکشاف ہے جو آج تک کسی نے نہیں کیا کہ ہندوستان فتح ہونے تک انگلستان میں ایک مدرسہ بھی نہ تھا۔ ایسی جاہل، بے علم، کندۂ ناتراش قوم (انگریز) ہندوستان کو فتح کر لے تو ہندوستانیوں کی بدنصیبی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ غالباً ایسے ہی انکشافات کی وجہ سے مشرقی صاحب علامہ کہلاتے ہیں۔ جس کی ہم بھی تصدیق کرتے ہیں۔

چوتھی مثال | کلمہ گو مسلمان خدا کو وحدہٗ لاشریک جاننے والے مگر مسائل کی وجہ سے باہمی اختلاف رکھنے والے مشرقی صاحب کے نزدیک مشرک ہیں اور غیر مسلم بت پرستی اور صلیب پرستی کرنے والے مگر اپنی اغراض پر متحد رہنے والے مشرقی صاحب کے نزدیک موحد ہیں۔ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"پتھر کے بتوں یا مسیح کی مورت کی عبادت ہندوؤں اور عیسائیوں میں اول تو رہی نہیں یا اگر ہے تو صرف چند لفظوں کے بڑبڑا لینے تک محدود ہے × مسلمان آج صرف منہ سے خدا کو ایک کہتا ہے × اور قومیں اگرچہ منہ سے خدا کو ایک نہیں کہتیں مگر اپنا اکثر وقت خدا کے حکموں کی تعمیل اور نفسانی بتوں سے بغاوت میں صرف کر کے اصل میں یہ ثابت کر رہی ہیں کہ ان کا حاکم وہی خدائے واحد ہے۔ پس جب توحید یہ ہے کہ دل میں کوئی بات نہ رہے[1]۔ اور جب خدا کو ماننے کے کوئی دوسرے معنی لینا ناممکن ہے تو مسلمان یقیناً اس وقت ایک خدا کے ماننے والے نہیں ×× اس حالت میں مسلمان کا ہر وقت لا الٰہ الا اللہ کہتے رہنا بے نتیجہ ہے۔ اللہ سے انعام کی امید فضول ہے۔ خدا کو دھوکا دینا کیا اپنے نفس کو دھوکا دینا ہے ×× وہ (غیر مسلم) اپنوں پر بڑے رحم کرنے والے

[1] چاہے خدا بھی نہ رہے؟ (مجیب)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"اور غیروں کے بڑے دشمن اس لئے ہیں کہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کے اسلامی اصول کو سمجھ چکے ہیں۔ ان میں تیس کروڑ دیوتاؤں کی پرستش کے باوجود سب کا طریق عمل ایک ہے [1]۔ ×× پس ایسی قوم توحید پر صحیح معنوں میں عامل ہے وہ دین اسلام پر چل رہی ہے۔ اس کو مشرک یا بُت پرست کہنا اندھا پن ہے۔ اپنے نفس کو دھوکا دینا ہے۔ قرآن مجید نے مشرکوں کی تعریف غیر مشکوک الفاظ میں یہ کی ہے کہ مشرک وہ ہیں جنہوں نے اپنی جماعت میں تفرقہ ڈالا ہے"

(اشارات صفحہ ۹۶ تا صفحہ ۱۰۱)

ناظرین کرام! غور فرمائیے کہ یہ عبارت بآواز بلند بتا رہی ہے کہ مشرقی صاحب کے نزدیک توحید جس کی تعلیم قرآن مجید دیتا ہے صرف عملی توحید ہے۔ یعنی جو قوم ایک مقصد پر جمع ہو جائے وہی موحد ہے۔ چاہے ان کے عقائد میں مسیح ابن اللہ ہو یا کرشن اوتار۔ لات عزیٰ ہو یا کچھ اور۔ مگر جس قوم میں وحدتِ مقصد نہیں ہے بلکہ بجائے وحدت کے تفرقہ ہے وہ کافر اور مشرک ہے۔ چاہے وہ کتنی ہی وحدتِ الٰہی کی قائل ہو۔ ایسا کہنے میں مشرقی صاحب نے قرآن، اسلام اور تاریخ اسلام پر جو حملے کئے ہیں وہ اہل علم سے مخفی نہیں۔ قرآن مجید پر حملہ اس لئے ہے کہ قرآن مجید قوم قریش اور دوسری اقوام عرب اور مسیحیوں کو مشرک قرار دیتا ہے۔ حالانکہ وہ اپنے مقصد (مخالفت اسلام) میں سب متفق تھے۔ ملاحظہ ہوں آیات مندرجہ ذیل:

(۱) لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّۃً (پ ۱۰ ع ۸)

(مخالفین کسی مسلمان کے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں نہ عہد و پیمان کا)

(۲) یَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ھٰٓؤُلَآءِ اَھْدٰی مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا ۔ (پ ۵ ع ۵) اہل کتاب عرب کافروں کے حق میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں)

[1] ہندوستان میں رہنے والا، اخبار دیکھنے والا، اخبار لکھنے والا، کانگریس اور ہندو مہا سبھا کے واقعات پڑھنے والا، آریہ اور سناتنی اختلافات جاننے والا اگر ایسا کہے تو عجیب تر ہے۔ (مجیب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلام پر حملہ اس لئے ہے کہ اس نے مشرکوں کے ساتھ رشتہ مناکحت منع کر دیا ہے۔ چنانچہ صاف اعلان کر دیا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ط (پ ۲ - ع ۱۱) البتہ ایماندار غلام بہتر ہے مشرک سے چاہے تم کو وہ (مشرک) بھلا لگے یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں)

تاریخ اسلام پر حملہ اس لئے ہے کہ مسلمانوں میں حضرت عثمان کی شہادت کے متصل ہی جنگ و پیکار شروع ہو گئی جو خلافت عباسیہ کے خاتمہ تک جاری رہی بلکہ اب تک جاری ہے۔ مشرقی صاحب ہمیں بتائیں کہ یہ کل مسلمان مشرک تھے یا موحد؟

مشرقی صاحب نے جس آیت کے ماتحت مشرک کی تعریف غیر مشکوک الفاظ میں کی ہے۔ اس کے اصل الفاظ یہ ہیں :-

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ط فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ط وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ط كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ط (پ ۲۱ - ع ۷)

ارشاد ہے کہ دین الٰہی کی اطاعت کے لئے یک سو اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر اپنے آپ کو مستعد کرو۔ اس فطرت کو اختیار کرو جس پر خدا نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ خدا کی فطرت میں تبدیلی نہیں ہے۔ یہی دین مضبوط ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے اور اسی (خدا) سے ڈرتے رہو اور نماز قائم کیا کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور وہ خود بھی گروہ گروہ بن گئے۔ ہر جماعت اپنے ہی خیالات پر خوش ہے۔

یہ آئت اپنا مطلب بتانے میں بالکل صاف ہے۔ اس میں فطرت اللہ کے ماتحت اپنے آپ کو دین کے تابع کرنے کا حکم ہے۔ نیز تقویٰ اور اقامت صلوٰۃ کا ارشاد ہے۔ جن لوگوں نے فطرت اللہ کو چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کر لی ہیں ان کو مشرک اور تفرقہ انداز قرار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے جو بالکل صحیح ہے۔ فطرت اللہ کیا چیز ہے؟ ان آیات کے علاوہ جن میں اسکی تفصیل کی گئی ہے خود آئت زیر بحث کے اندر الفاظ مُنِیْبِیْنَ اِلَیْہِ بھی کچھ تشریح کرتے ہیں اسی مضمون کو سورہ بیّنہ میں بالفاظ ذیل مفصل بیان کیا ہے:۔

وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ط (پ۳۰-ع۲۳)

یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو یہی حکم ہوا تھا کہ وہ یک سو ہوکر خالص اللہ کی عبادت کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں یہی دین مضبوط ہے۔

دین قیم کے ذکر کے بعد فرمایا:۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْھُمُ الْبَیِّنَۃُ ط

اہل کتاب نے جو تفرقہ کیا ہے وہ بیّنہ (دلیل) آنے کے بعد کیا ہے۔

ان کا تفرقہ کن باتوں میں تھا انہی باتوں میں جن کو اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ الآیہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اب ہم ایک اور آیت پیش کرتے ہیں (گو ضرورت نہیں) جس سے یہ ثابت ہوگا کہ مسلمان باہمی جنگ و جدال کے باوجود مشرک یا کافر نہیں بن جاتے۔ ارشاد ہے:۔

اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا (پ۲۶-ع۳)

یعنی مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر آپس میں لڑ پڑیں تو تم (غیر جانب دار مسلمان) اُن میں صلح کرادیا کرو۔

باوجود قتل و قتال باہمی کے ان کو مومن کہنا (جیسا کہ آئت میں کہا گیا ہے) ہمارے دعوے کی تصدیق اور مشرقی صاحب کے دعوے کی صریح تکذیب ہے۔

ایک دقیق سوال بیلچہ پارٹی (جماعت خاکساران) میں کوئی ہندو (بت پرست) شریک ہو جو اس جماعت کے مقصد سے متفق ہو مگر ہر روز صبح و شام وہ بتوں کی ڈنڈوت اور پوجا پاٹ کرتا ہو۔ بتائیے یہ شخص مشرک ہے یا موحد؟

(نوٹ) ہماری یہ مثال محض فرضی نہیں بلکہ یہ امر واقع ہے۔ کیونکہ مشرقی صاحب کا اعتراف ہے کہ ہماری جماعت میں ہندو وغیرہ بھی سینکڑوں کی تعداد میں شریک ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الاصلاح ۲۱-جولائی ۳۹ء صث)

حضرات! مشرقی صاحب چونکہ مصطفٰے کمال پاشا اور امیر امان اللہ خان کے ہم مشرب ہیں۔ جنہوں نے دین اسلام صرف یہی سمجھا تھا کہ اپنی حکومت مضبوط رہے۔ چاہے کوئی صحیح عقائد رکھے یا غلط، احکام شرعیہ بجا لائے یا نہ لائے۔ اس سے ان کو کوئی سروکار نہ تھا۔ اس لئے مشرقی صاحب بھی نوجوانوں کو اپنی بھول بھلیوں میں پھنسا کر اپنے تئیں امیر جماعت منوانا چاہتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ جن علماء نے اکبر جیسے جلیل القدر بادشاہ کی تعلیم یَا اَیُّھَا الْاَکْبَرُ لَا تَأْکُلْ لَحْمَ الْبَقَرِ[1] پر کان نہیں دھرا۔ وہ آپ کی باتوں کو بھی قبول نہیں کرینگے۔ بلکہ آپ کو صاف کہیں گے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش — من انداز قدت را مے شناسم

پچھلے صفحات میں ہم اس بات کا اظہار کرچکے ہیں کہ ہم عسکری تحریک کے مخالف نہیں ہیں بلکہ اس کے بانی ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین سید احمد صاحب رائے بریلوی، مولانا اسماعیل شہید رحمہما اللہ کی تحریک عسکریت سے کون انکار کرسکتا ہے۔ یہاں تک کہ مشرقی صاحب بھی ان بزرگوں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ (الاصلاح ۷ جولائی ۳۹ء صک) ان کے علاوہ مولانا وحید الزماں حیدرآبادی تحریک عسکریت کی یاددہانی کرتے رہے۔ ملاحظہ ہو آپ کی تصنیف "سیرۃ المہدی"۔ مگر ہم جس عسکری تحریک کے مداح ہیں وہ مسنون طرز کی عسکریت ہے۔ خاکسار تحریک خلاف سنت ہے۔ جس کے بعض وجوہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) اس تحریک کی قواعد اور الفاظ خلاف سنت ہیں۔

(۲) خاکساروں کی سلامی اور سلام بھی خلاف سنت ہے۔

(۳) ان کا بیلچہ بھی سنت نبوی کے خلاف ہے۔ کیونکہ افواج محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ) نے میدان جنگ میں کبھی بیلچہ نہیں اٹھایا۔ اس لئے خاکساری تحریک کو ہم خلاف سنت سمجھتے ہیں اور عسکری تحریک مسنونہ کو پسند کرتے ہیں۔ (اسکی کچھ تفصیل

[1] اے اکبر بادشاہ گائے کا گوشت نہ کھایا کر۔ ۱۲

(نوٹ) مشرقی صاحب کے باقی ہفوات صفحہ ۶۸ پر ملاحظہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آگے آتی ہے) اس تمہید کے بعد ہم مشرقی صاحب کی عسکری تحریک کا ذکر سناتے ہیں کہ آپ کی فوج نے پہلی ہی مہم میں کہاں تک کامیابی حاصل کی ہے۔

(نوٹ) یہ بات تو واضح ہے کہ خاکساری تحریک نے ابھی تک فوجی شکل اختیار نہیں کی صرف فوجی نمائش کی ہے۔ اس لئے ہمیں اس کے دعوے کو نمائشی شکل میں جانچنا چاہیئے۔ ناظرین نے ہندوؤں کی کبھی رام لیلا دیکھی ہوگی کہ ایک بڑی فوج مرتب ہوکر ایک بڑے دشمن کو مارنے جاتی ہے جس کا نام راون دسہرہ (دس سروں والا) ہے جو قد و قامت میں بہت بلند اور بڑا جسیم ہوتا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ کاغذوں کا ایک بے جان مجسمہ ہوتا ہے۔ رام کی فوج انتقام لینے کے لئے اس پر حملہ آور ہوتی ہے اور پوری طاقت کے ساتھ اس کو فنا کر کے فتحیاب ہوکر شہر کو لوٹتی ہے۔ ہم اس موقع پر ہندو دوستوں کو اُن کی دشمن کی ہلاکت پر مبارک باد پیش کیا کرتے ہیں کہ آپ لوگوں نے بڑا کام کیا جو ایک بڑے زور آور (کاغذی) دشمن کو تباہ کر دیا۔ اس کے مقابلہ میں ہم خاکساری فوج کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ لوگ ہندوؤں کی رام فوج جتنے بھی کامیاب نظر نہیں آتے۔ اس کی تفصیل ملاحظہ ہو:۔

لکھنؤ میں اصحاب ثلاثہ (رضی اللہ عنہم) کے حق میں تبرا کے متعلق شیعہ سنی جھگڑا جب حد سے بڑھ گیا تو کسی فریق کی درخواست کے بغیر بحیثیت امیر جماعت کے مشرقی صاحب نے از خود اخبار "الاصلاح" میں ایک زوردار جنگی سرکلر شائع کیا۔ جس کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔ "خاکسار تحریک کی طرف سے رہنماؤں کو تنبیہہ اور

۳۰ جون تک مہلت

میعاد ختم ہونے کے بعد خطرناک اقدام

لکھنؤ کے شیعہ سنی فسادات کے متعلق معاملہ حد کو پہنچ چکا ہے۔ ہندوستان کی مختلف جماعتیں اور طاقتیں اس فساد کو فرو کرنے میں ناکامیاب ہوچکی ہیں مسلمانوں کے دونوں طرف کے ہزاروں افراد فتنہ پرور رہنماؤں کی بری نیتوں کے باعث تباہی اور بربادی کے گھاٹ اتر رہے ہیں۔ ہزارہا خاندان جب برباد ہوجائیں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کسی طرف جیت نہ ہوگی تو یہ رہنما کھسک جائیں گے اور نئے مرداروں کی تلاش میں میں کونوں میں جا چھپیں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ فساد کے بانیوں کی نیت صلح کی نہیں بلکہ جہاں تک ان کی طاقت ہے معاملے کو اور بھڑکانے کا خیال ہے۔

پچھلے جمعہ "الاصلاح" میں میں (مشرقی) اعلان کر چکا ہوں کہ اگر شیعہ سنی فسادات کا خاتمہ خاکسار تحریک کی مدد سے ہو سکتا ہے تو میں دو ہزار خاکسار سپاہی اس مطلب کے لئے دے سکتا ہوں۔ بشرطیکہ دونوں طرف کے رہنما ہم سے اس بارے میں مدد طلب کریں۔ قرآن حکیم میں لکھا ہے کہ اگر مسلمانوں کے دو فریق آپس میں لڑیں تو ان کے مابین صلح کرا دو اور جو باغی فریق ہے اُس کو قتل کر دو۔ موجودہ معاملہ میں دونوں فریق باغی ہیں۔ ایک مدح صحابہ پر ضد کرنے کی وجہ سے باغی ہے۔ دوسرا تبرا پر ضد کرنے کی وجہ سے۔ حالانکہ دونوں فریق ضد چھوڑ کر اپنے اپنے عقیدوں پر مضبوطی سے قائم رہ سکتے ہیں۔ اس بنا پر دونوں فریقوں کے رہنماؤں کا قتل از روئے قرآن حکیم واجب ہے۔ میں سنی اور شیعہ دونوں فریقوں کے ان رہنماؤں کو جو اس فساد کی بنیاد ہیں۔ جو جتھے بنا بنا کر اور اپنے گروہ کو اکسا اکسا کر فسادی کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ ۳۰ جون تک مہلت دیتا ہوں کہ وہ لکھنؤ میں تمام جتھہ بندی روک دیں اور فساد کو بند کریں۔ ان رہنماؤں کا نام لینا میں اس وقت قرین مصلحت نہیں سمجھتا۔ لیکن ان کی تعداد تین ایک طرف اور تین دوسری طرف ہے۔ یہ رہنما ہوشیار ہو جائیں اور ہر شخص جو چور ہے اپنی داڑھی کو خلال کر لے۔ ۳۰ جون کے بعد دو ہزار خاکسار سپاہیوں کے متعلق احکام نکلیں گے۔ ہندوستان کے آٹھ سو جانبازوں کے متعلق جنہوں نے قوم کو غلبہ کی منزل تک پہنچانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کا عہد اپنے خدا سے باندھا ہوا ہے نہ معلوم کیا خطرناک احکام ان رہنماؤں کے متعلق نکلیں۔

ہر شخص کو خوب معلوم ہے کہ خاکسار تحریک کا چودھواں نکتہ کیا ہے؟ اس نکتہ کے بعد کسی فتنہ پرداز اور غدار رہنما کی جرأت خاکسار تحریک کے ہوتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ ہونی چاہیئے کہ قوم کے اندر ایسی عظیم الشان برائیاں کرسکے۔ میں یہ پندرہ دن کی مہلت اس لئے دیتا ہوں کہ ان رہنماؤں کو اپنی درستی کا موقعہ مل سکے اور انتقام کی خطرناک صورت واقع نہ ہونے پائے۔ ۳۰ جون کے بعد جو واقعات رونما ہونگے ادارہ علیہ ان سے بری الذمہ ہوگا۔ ہندوستان کے تمام آٹھ سو جانباز ابھی سے کمریں کس لیں اور تیار ہوجائیں۔ ممکن ہے کہ سب کو لکھنؤ پہنچنا پڑے۔ احکام، جولائی کے الاصلاح میں نافذ ہونگے۔ ناظم اکبر صوبہ جات ثلاثہ وحیدالدین حیدر تعلقہ دار گوریا کو حکم دیا جاتا ہے کہ کامل غور و خوض کے بعد ادارہ علیہ میں اطلاع دے کہ شیعہ سنی فسادات کے ذمہ دار دونوں طرف سے کون کون اشخاص ہیں؟"

(الاصلاح لاہور ص۔ ۱۱ جون ۱۹۳۹ء)

ناظرین کرام! یہ پرہیبت اعلان جس قدر رعب و دبدبہ اپنے اندر رکھتا ہے وہ اس کے الفاظ ہی سے ظاہر ہے۔ مگر واقعات کو ملاحظہ کرکے آپ یقین کرلینگے کہ یہ سارا رعب و دبدبہ ہندوؤں کی رام فوج اور استاد داغ کے اس شعر کا مصداق ہے جو آپ نے زورِ شاعری دکھاتے ہوئے کہا تھا ؎

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

بالاجمال سمجھ لیجئے کہ اس جنگی اعلان کے ماتحت نہ کوئی سنی قتل ہُوا نہ شیعہ نہ کوئی حکم جاری ہُوا نہ اعلان۔ اس کی تفصیل نمبروار ملاحظہ ہو:۔

(۱) دونوں فریقوں کے رہنماؤں کو مُردار خوار کہنا۔ آتش فتنہ کو بھڑکانا ہے یا اس کو ٹھنڈا کرنا؟ (۲) خاکساروں کی مدد سے لکھنؤ کا فساد رفع ہوسکتا تھا تو کیوں نہ کیا گیا؟ (۳) فریقین مدد کیوں طلب کرتے جبکہ خاکسار تحریک کا چودھواں نکتہ آپ پر فرض عائد کرتا تھا کہ آپ اس فتنہ کو زبردست فرو کرتے۔ (اس نکتے کی عبارت آگے آتی ہے) (۴) سنی لوگ حسب فیصلہ حکومت بالکل خاموش ہیں ان کو باغی کیوں کہا گیا۔ (۵) آپکے نزدیک فریقین کے رہنماؤں کو قتل کرنا از روئے قرآن واجب ہے تو آپ نے اس حکم قرآنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پرعمل کیوں نہ کیا؟

لطیفہ | ہم نے ۲۸ جولائی ۱۹۳۹ء کے اخبار اہلحدیث صفحہ ۱۶ پر خاکساری قتل و قتال کے متعلق استاد ذوق کا ایک شعر لکھا تھا جو اس وقت تو لطیفہ سمجھا گیا ہوگا مگر آج یہ کار وہی صادق آیا۔ ذوق مرحوم نے اپنے قاتل (معشوق) کے حق میں کہا تھا ؎

دیکھنا اے ذوق ہو جائینگے اب لاکھوں کے خون

ہے لگایا اس نے لب پر آج لاکھا پان کا

(۶) اس نمبر میں آپ نے سنیوں کو بھی جتھا بھیجنے والا قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے آج کل (بوقت تحریر ہذا) جتھہ بازی صرف شیعوں کی طرف سے ہے اور سنی خاموش ہیں۔ یہ ناحق کی جانبداری اہل انصاف کے نزدیک اچھی نہیں۔

(۷) نمبر ۷ اور نمبر ۹ باہم متضاد ہیں۔ کیونکہ نمبر ۷ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو فریقین کے رہنماؤں کے نام معلوم ہیں مگر نمبر ۹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ معلوم نہیں۔ اسی لئے آپ پوچھ رہے ہیں۔

(۸) آٹھویں نمبر کی تشریح کے لئے ہم خاکساری تحریک کا چودھواں نکتہ نقل کرتے ہیں:

"**چودھواں نکتہ** | ہم خاکسار پاکباز جانباز اور غیر جانبدار قوم کو نقصان پہنچانے والے یا قوم سے نفع اٹھانے والے غدار لیڈروں، لیڈروں، دشمن کے تنخواہ دار خلاف قوم اڈیٹروں اور اخباروں غلط پروپاگنڈہ کرنے والے شخصوں، دشمن سے ملے ہوئے منافقوں، ہندوستان کی مختلف اقوام یا مسلمانوں کے مختلف فرقوں یا انجمنوں یا گروہوں میں منافرت پھیلانے والے شریروں کے خواہ وہ کسی قوم اور مذہب سے ہوں جانی دشمن ہیں، اور اُن سے انتہائی انتقام لینے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ خواہ اس میں ہمیں انتہائی قربانی کرنی پڑے۔"

(مولوی کا غلط مذہب نمبر ۴ صفحہ ۲۸)

ہم حیران ہیں کہ مشرقی صاحب اور ان کی افواج قاہرہ نے لکھنؤ کے متعلق نہ قرآن مجید کے حکم پر عمل کیا اور نہ اپنے چودھویں نکتے کی لاج رکھی۔ اسی لئے ہم ہی آپ کی طرف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بزبان شاعر متنبی عذر پیش کئے دیتے ہیں ؎

اذا غدرت حسناء اوفت بعھدھا ۔ ومن عھدھا الّا یدوم لھا عھد[1]

اس اعلان کا جو حشر ہُوا ناظرین اسکو ملحوظ رکھ کر "الاصلاح" ۲۳ جون کا اعلان سنیں، فرماتے ہیں:- "شیعہ سنی فساد کو بند کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ہے"

دونوں طرف کے رہنماؤں کو پیغام پہنچا دیا جائے کہ وہ اس فساد کو روک دیں ورنہ ان کی جان سخت خطرے میں ہے۔ جیسے دونوں طرف سے رکنے لگیں گے تو فساد خود بخود بند ہو جائیگا۔ فساد کے رکنے کے بعد دونوں طرف کی آرزوؤں کو پورا کرنے کی سعی کی جائیگی۔ ہندوستان کے آٹھ سو جانبازوں کو لکھنؤ پہنچنے کا حکم ملنے والا ہے۔ وہ سب کے سب پورے طور پر تیار ہو جائیں۔ اگر فساد رُک گیا یا فسادی رہنماؤں کو کیفر کردار تک پہنچا دیا گیا تو یاد رکھو کہ مسلمان قوم میں بے پناہ طاقت آجائے گی۔ ناظم اکبر صوبہ جات ثلاثہ مناسب اشخاص سے مل کر اطلاع دیتا جائے کہ دونوں طرف کے رہنماؤں کا منشا کیا ہے۔ اگر فساد بند نہ ہُوا تو احکام ۷ جولائی کے "الاصلاح" میں نافذ ہونگے۔ "ادارہ علیہ ہندیہ"

(الاصلاح لاہور ۲۳ جون ۱۹۳۹ء نمبر اول)

ناظرین! اس اقتباس کے پہلے نمبر کا مضمون "الاصلاح" ۱۶ جون ۳۹ء کے نمبر ۵ سے ملتا جلتا ہے۔ دوسرے نمبر کے متعلق یہ کہنا کافی ہے کہ آپ کی مدد سے نہ فساد رُکا اور نہ مسلمان قوم میں کچھ طاقت آئی۔ اس کے جواب میں شاید آپ اور آپ کے اتباع مسلمانوں کو بدنصیب قرار دیکر یہ مصرع پڑھیں ع تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل

آخر ۳۰ جون کے الاصلاح میں آپ نے دو ہفتے کی مہلت اور دیدی یعنی لکھ دیا کہ ادارہ علیہ ۱۴ جولائی کے "الاصلاح" میں احکام جاری کریگا۔ اس کے بعد ۷ جولائی کے "الاصلاح" میں ۲۱ جولائی تک مہلت کی توسیع کر دی۔

---

[1] جب محبوبہ وعدہ خلافی کرے تو وہ ایفائے وعدہ کرتی ہے۔ کیونکہ اس کے وعدے میں عدم ایفاء داخل ہے۔ (مجیب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لطیفہ اہل لکھنؤ اپنی اصطلاح میں وہاں خاکساروں کا مذاق اڑاتے تھے۔ جس کو خاکسار مدرسہ نے نہیں سمجھا اور جھٹ سے ادارہ علیہ کو اطلاع دیدی کہ لکھنؤ والے ہر خاکسار سے پوچھتے ہیں کہ بھیا! ۲۱ جولائی کے بعد کیا ہوگا؟ اس سوال میں دراصل اہل لکھنؤ کی طرف سے خاکساروں کا مذاق اڑایا گیا تھا۔ جس کو ان کے قائد اعظم نے امر واقعی سمجھ لیا۔ پھر ۲۱۔ جولائی کے پرچے میں ۲۴۔ اگست کی تاریخ ڈال دی اور ۲۴۔ اگست کے پرچے میں احکام جاری کرنے کے لئے ۱۱۔ اگست تک مہلت دیدی۔ آخر ۱۱۔ اگست کے پرچے میں حکم دیا کہ ۲۷۔ اگست تک تین ہزار خاکسار لکھنؤ میں پہنچ جائیں۔ اس کے بعد ۱۸۔ اگست کے پرچے میں حکومت یوپی کو ذمہ دار قرار دیکر دھمکی دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

اگر حکومت یوپی نے ہمارے تعاون کو منظور کرنے سے انکار کیا تو ہم وزارت یوپی کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہادیں گے۔

(الاصلاح ۱۸۔ اگست ۱۹۳۹ء صفحہ ۲)

اس اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ خاکساری ڈکٹیٹر کا دماغ سیاسیات کے قابل نہیں ہے۔ ورنہ کوئی ادنیٰ سیاست دان بھی اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ غیر ذی مقدرت شخص ذمہ دار اعیان حکومت کو ایسی دھمکی دے اور پھر کامیابی کی امید رکھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وزارت یوپی نے اس اعلان پر سخت بیزاری کا اظہار کیا۔ جس کا ذکر آپ نے ۲۵۔ اگست کے پرچے میں بالفاظ ذیل کیا ہے:۔

"تار سوا تین بجے (۲۲۔ اگست کو) پیر مخدوم منظور احمد شاہ ناظم اعلیٰ سندھ مقیم لکھنؤ کی طرف سے پہنچا کہ حکومت (یوپی) ۱۸۔ اگست کے "الاصلاح" کی دھمکی کی بنا پر خاکسار تحریک کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کرتی ہے"

اس متن کی شرح روزنامہ اخبار "پرتاپ" وغیرہ میں جو شائع ہوئی اسکے الفاظ یہ ہیں:۔

"علامہ مشرقی کی غیر ذمہ دارانہ تحریروں کے خلاف پروٹسٹ

لکھنؤ ۲۴ اگست۔ تحریک خاکسار کے لیڈر علامہ مشرقی نے حال ہی میں اپنے اخبار میں شیعہ سنی تنازعہ کے سلسلہ میں یوپی گورنمنٹ کے خلاف جو غیر ذمہ دارانہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مضامین شائع کئے ہیں۔ اور جن میں ایک کے ذریعہ یوپی گورنمنٹ کو دھمکی دی گئی ہے
کہ اگر اس نے شیعہ سنی تنازعہ کو ختم کرانے کی کوشش نہ کی تو ایک لاکھ خاکسار
لکھنؤ پہنچ کر یوپی گورنمنٹ کی اینٹ سے اینٹ بجا دینگے۔ ان کی وجہ سے تحریک
خاکسار ان کے متعلق یوپی کے سرکاری حلقوں کی رائے میں بھاری تبدیلی واقع ہوگئی
ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ نے علامہ مشرقی کو مطلع کر دیا ہے کہ شیعہ سنی
تنازعہ کے متعلق یوپی گورنمنٹ ان سے کسی قسم کی گفت و شنید کرنے کے لئے تیار
نہیں اور نہ ہی انہیں ذمہ دار شخص سمجھتی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابل فکر ہے
کہ یوپی کے خاکساروں کے لیڈر نے وزیر اعظم یوپی سے انٹرویو کرنے کی کوشش
کی۔ لیکن وزیر اعظم نے ملاقات کرنے سے صاف انکار کر دیا۔" (پرتاپ لاہور ۲۹ اگست)

ناظرین کرام! ہم نے یہ طول طویل قصہ آپ لوگوں کے سامنے اس لئے پیش کیا
ہے کہ خاکساری ڈکٹیٹر نے "الاصلاح" ۲۳ جون ص۱ پر لکھا تھا کہ

"خاکساروں کی مکی زندگی کا خاتمہ ہو گیا ہے اور مدنی زندگی شروع ہونیکو ہے"

اہل اسلام کو مدنی زندگی میں پہلا واقعہ جنگ بدر پیش آیا تھا جس میں اہل حق کو نمایاں
فتح ہوئی تھی جس کا ذکر قرآن شریف کی نص صریح میں یوں ملتا ہے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ (پ۴-ع۴)

خدا نے جنگ بدر میں تمہاری مدد کی حالانکہ تم بہت کمزور تھے۔

خاکساروں کی مدنی زندگی کا پہلا واقعہ لکھنؤ میں پیش آیا۔ جس کے متعلق ادارہ عالیہ لاہور
کی طرف سے بڑے عالیشان احکام جاری ہوئے۔ جن کا ذکر اس مضمون میں ہو چکا ہے
اور جن میں فریقین جنگ بلکہ حکومت یوپی کو بھی بڑی بڑی دھمکیاں دی گئیں۔ اور اپنی
قوت کا مظاہرہ شاعرانہ ترنگ میں کیا گیا۔ جس کا نمونہ اس شعر میں ہے ؎

آج میں وہ ہوں کہ رستم کو بھی گرا ڈالوں ٭ پہاڑ ہو وے تو اک آن میں ہلا ڈالوں

ان احکام کے نتیجہ میں فریقین میں سے نہ کوئی قتل ہوا اور نہ زخمی اور نہ کسی نے
خاکساری ڈکٹیٹر کو پوچھا اور نہ مشورہ میں شریک کیا۔ گویا یہ مصرع مشرقی صاحب پر خوب

۱؎ ایک لاکھ سے ترقی معکوس کر کے صرف پچیس ہزار کو حکم ملا ہے۔ (الاصلاح ۲۹ ستمبر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صادق آیا۔ ع کس نے پرسند کہ بھیا کون ہو
جب لکھنؤ میں ایسے حالات پیدا ہوگئے تو مشرقی صاحب نے اعلان کیا کہ مجھے حافظ ابراہیم صاحب (وزیر یو پی) نے کہا ہے کہ کل سے تبرا ایجی ٹیشن بند ہو جائیگا اسلئے دو ہزار خاکسار جو لکھنؤ میں بیٹھے ہیں واپس چلے جائیں۔ وزیر موصوف نے اس کی تردید میں ایک بیان جاری کیا جو لاہور کے روزانہ اخباروں میں یوں شائع ہوا ہے:-

علامہ مشرقی کی غلط بیانی

لکھنؤ ۲۸ اگست۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی مداخلت پر تبرا ایجی ٹیشن کے بند ہونے پر علامہ مشرقی نے جو موقعہ کی تلاش میں تھے اعلان کر دیا کہ منسٹر حافظ ابراہیم نے ان کے لفٹنٹ کو یقین دلایا ہے کہ کل سے تبرا ایجی ٹیشن بند ہو جائیگی۔ اسلئے ... ہو خاکسار جو لکھنؤ میں بیٹھے ہیں واپس چلے جائیں۔ حافظ ابراہیم نے علامہ مشرقی کے اس بیان کی تردید کی اور اعلان کیا ہے کہ انہوں نے علامہ مشرقی کے کسی لفٹنٹ کو اس قسم کا یقین نہیں دلایا۔ (پرتاب لاہور ۳۰ اگست ۳۹ء)

ناظرین! یہ ہے خاکساری فوج کی پہلی فتح جس کا نقشہ اس شعر میں دکھایا گیا ہے

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

آخری گذارش شروع میں ہم بتا آئے ہیں کہ یہ خاکساری تحریک مسنونہ عسکری تحریک نہیں ہے بلکہ اس کی ہر ایک نقل و حرکت خلاف سنت ہے۔ اس تحریک میں سب سے بڑی بات جو خلاف سنت بلکہ خلاف غیرت اسلامی بلکہ خلاف انسانیت ہے وہ یہ ہے۔ جسے ہم خود مشرقی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ مشرقی اپنے سپاہیوں کو حکم دیتا ہے کہ:-
"انگریزوں اور عیسائیوں کے بنگلوں پر جا کر بے خوف و خطر خدمت کے لئے درخواست کی جائے۔ انگریز ملاقات کے لئے باہر نکلے تو بیلچے کو کندھے پر رکھ کر اور دائیں ہاتھ کو دھاکے سے بیلچے کے دستے پر چٹخا کر فوجی سلام کیا جائے۔ کچھ پوچھے تو اُس کا متانت اور ادب سے جواب ہو۔ جواب میں عاجزی نظر آئے۔ جناب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہہ کر خطاب ہو۔ جب رخصت ہونا ہو تو فوج کے سپاہی کی طرح رخصت کا فوجی سلام ہو۔ الغرض انگریز کو ملک کا بادشاہ سمجھ کر اس سے شاہانہ اور فیاضانہ سلوک کیا جائے۔ یاد رکھا جائے کہ زمین کی بادشاہت دینے والا خدا ہے جسکو مناسب سمجھتا ہے دیتا ہے۔ کسی خدمت کے لئے انگریز کہے تو نہایت مستعد ہو کر اور خلوص سے کی جائے۔ حتی الوسع انگریزوں کے مجلسی آداب کا لحاظ کیا جائے۔ سالار عالی اتوار کے روز اُن کے پاس نہ جائیں۔ یہ اُن کے آرام کا دن ہے۔ لیڈیوں سے چند قدم دُور رہ کر باتیں کی جائیں۔ اُن کو جناب کہہ کر خطاب کریں۔ انگریزوں کی نفرتیں نہ بھی ہوں تو بھی عاملوں کو اپنی خاکساری اور دوستی کے اظہار کے لئے انگریزوں کے پاس ضرور جانا چاہئے۔ اُن کے خانساموں اور بیروں کے گھروں کی خدمت نہایت خلوص سے ہو۔ انگریز افسر دورہ کرتے ہوئے کیمپ میں شہر سے باہر اُتریں تو سالاروں کو ان کی خدمت کے لئے مقررہ وقت پر جانا چاہئے۔ خانساموں کی وساطت سے اُن کے کھانے پینے کا سامان فراہم کریں۔ اُن کے لئے مرغیاں انڈے مناسب داموں پر پیدا کریں۔ پانی کا سامان فراہم کریں۔ خیموں کو گاڑنے یا اکھیڑنے میں مدد دیں۔ ان کے گھوڑوں کی خدمت کریں۔ گھوڑوں کے لئے گھاس سستے نرخ پر پیدا کریں۔" (اشارات ص۱۱۲)

مجیب | اللہ اللہ! کیسی خوشامد اور کیسی ذلت ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس ذلیل حکم پر کسی خاکسار نے عمل نہیں کیا ہوگا اور نہ کوئی کر سکتا ہے۔

خاکسار سپاہیو! | سنو! اس حکم کے جواب میں تم اپنے ڈکٹیٹر کو یہ کہا کرو ؎

خاکساری کے لئے گرچہ بنایا ہم کو ۔ کاش خاکِ درِ مولاہی بنایا ہوتا

اب اخیر میں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ خاکساروں نے جو فوجی طریق اختیار کیا ہے یہ نہ کسی گذشتہ زمانے میں کام آیا اور نہ آج کل کام آ سکتا ہے۔ یہ تو معمولی گتکے اور بنوٹ کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتا۔

بنوٹ | ایک فن تھا۔ شاہی زمانے میں لکھنؤ، دہلی اور حیدر آباد میں اس کا رواج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عام تھا۔ جس کا تھوڑا سا حال ہم کتاب سرمایہ اُردو سے (جو نویں، دسویں جماعتوں میں پڑھائی جاتی ہے) ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

"اس فن کی اصلی غرض یہ ہے کہ حریف کے ہاتھ سے تلوار، لٹھ یا کوئی حربہ گرا دے اور ایک رومال سے جس میں پیسہ بندھا ہوا کرتا ہے یا اپنے ہاتھ ہی سے حریف کو ایسا صدمہ پہنچائے کہ اس کا کام تمام ہو جائے۔ اس فن کی نسبت لکھنؤ میں ابتدا سے مشہور تھا کہ اس کے بڑے بڑے زبردست استاد حیدر آباد دکن میں ہیں۔ اور وہاں جانے اور دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ واقعی وہاں ابتک یہ فن ایک حد تک زندہ ہے۔ واقف کار لوگوں کا بیان ہے کہ کھڑے ہو کر مقابلہ کرنے والا صاحب فن اگر نہتا ہے تو کشتی ہے۔ اس کے ہاتھ میں چھڑی ہے تو بانک ہے۔ اگر کوئی دو گز کا لمبا سونٹا یا رومال اس کے ہاتھ میں ہے تو بنوٹ ہے بنوٹ والے بھی اپنے فن کو مخفی رکھتے ہیں اور باہمی عہد ہے کہ صرف شریف کو سکھائیں گے۔ اور اس سے عہد لے لیتے ہیں کہ کبھی کسی زبردست یا بے آزار آدمی پر حربہ نہ کرینگے۔ بنوٹ والوں کے پینترے جنہیں وہ پاؤلے کہتے ہیں بہت ہی اعلیٰ درجے کا پھرتیلا پن اور بے انتہا صفائی چاہتے ہیں۔ جو زیادہ عمر والوں کو نہیں حاصل ہو سکتے۔ اس کے علاوہ بنوٹ والوں کو جسم انسانی کے تمام رگ پٹھوں کا پورا علم ہوتا ہے اور خوب واقف ہوتے ہیں کہ کس مقام پر صرف انگلی سے دبا دینا یا ایک معمولی چوٹ انسان کو بے تاب و بے دم کر دیگی۔ اگرچہ اس فن کے لئے حیدر آباد مشہور تھا مگر لکھنؤ میں بھی بہت سے اسکے باکمال موجود تھے۔ کہا جاتا ہے یہاں سب سے پہلے محمد ابراہیم خان رام پور سے لائے تھے۔ طالب شیر خان یہاں ایک بڑے زبردست بانکے تھے اور تلوار کے دھنی انہوں نے جو ابراہیم خان کا دعویٰ سنا تو تلوار کے مقابلے کو تیار ہو گئے۔ محمد ابراہیم خان نے بھی مقابلہ منظور کر لیا۔ طالب شیر خان نے جیسے ہی تلوار ماری تو محمد ابراہیم خان نے اپنا رومال جس کے کونے میں پیسہ بندھا ہوا تھا۔ پچھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایسی خوبی سے مارا کہ طالب شیر خان کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کے چمن سے دور جا گری منہ دیکھ کے رہ گئے۔ اور سب نے محمد ابراہیم خان کی استادی کا اعتراف کر لیا۔ اس کے بعد لکھنؤ میں آخر تک یہ فن رہا۔ یہاں تک کہ مٹیابرج میں بھی محمد مہدی نام ایک شخص جو نواب معشوق محل کے وہاں کے داروغہ تھے۔ بنوٹ کے باکمال استاد مانے جاتے تھے" (سرمایہ اردو صفحہ ۲۴۲ تا صفحہ ۲۴۴)

اصحاب سنت | جو عسکری تحریک کے شائق ہیں۔ اور خاکساری تحریک میں بلحاظ عسکری تحریک کے شامل ہونے کا شوق رکھتے ہیں۔ پہلے اس کو رسوم قبیحہ مذکورہ سے پاک کرنے کی کوشش کریں۔ خاکساری ڈکٹیٹر اگر اس کو پاک صاف نہ کرے تو اس سے اُن کا ثبوت طلب کریں۔ ورنہ ہم سمجھیں گے کہ وہ متبع سنت نہیں ہیں بلکہ رسوم مروجہ میں پھنس گئے ہیں۔ خدا ان کو اس سے بچائے۔ (اعاذنا اللہ منہا)

(۵) قرآن میں ایمان سے مراد اعمال ہیں

اس کے متعلق آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

جہاں جہاں قرآنی آیات میں لفظ ایمان آئیگا وہاں یہی اعمال مراد لینے چاہئیں۔ (مقدمہ تذکرہ صفحہ ۱۵۳)

مجیب | قرآن شریف میں ایمان کا فاعل اور محل دل کو بتایا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت

(۱) اَلَّذِیْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ (پ ۶ ع ۱۱)

(۲) لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ (پ ۲۶ ع ۱۴)

(ترجمہ ۱) جن لوگوں نے منہ سے کہا کہ ہم ایمان دار ہیں اور ان کے دل ایمان نہیں لائے

(۲) ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا۔

اسی لئے ہر موقع پر اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کہہ کر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کو اس پر عطف کیا گیا ہے۔ یہ تو ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ الگ الگ دو چیزیں ہوتے ہیں۔ اسی بنا پر بے ایمان لوگوں کے حق میں یہ حکم صادر کیا گیا ہے:۔

اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ (پ ۳ ع ۱۱)

(نوٹ) بعنوانات مشرقی کے چار نمبر کتاب ہذا کے گزشتہ صفحات (۶۸ تا ۵۷) میں درج ہو چکے ہیں۔ ناظرین سب نمبروں کو مسلسل مطالعہ کریں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ان لوگوں کے نیک اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت ہوگئے) ۔

اگر ایمان سے مراد بھی اعمال ہوتے تو ان بے ایمان عاملین کو بے ایمان کہا جاتا اور اُس حالت میں اُن کے اعمال کو ضائع کرنا بے انصافی ٹھیرتا ۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے

اس دعوے پر مشرقی صاحب نے بخاری شریف کی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے جس کے معنی قرآنی آیات کی طرح آپ نے نہیں سمجھے ۔ کیونکہ نہ آپ کسی محدث کے پاس بیٹھے اور نہ اُس سے فیض پایا ۔ حدیث موصوف کے معنی بحذف مضاف یہ ہیں ۔

اثر الایمان بضع وستون شعبۃ

(ایمان کے نشانات ساٹھ سے کچھ زائد ہیں)

یعنی ارشاد نبوی ہے کہ مومن کے اندر ایمان کا اثر یہ ہونا چاہئے کہ وہ ایسے نیک کام کرے جن کا (ادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق) ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ راستہ سے اینٹ پتھر اور کانٹا وغیرہ (ایذا دینے والی چیزیں) ہٹا دے جن سے مخلوق خدا کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو ۔

اسی لئے امام بخاری نے اس حدیث کی بنا پر کئی ابواب ایسے باندھے ہیں جن سے اس حدیث کے معنی صاف سمجھ آجاتے ہیں ۔ مثلاً فرماتے ہیں ۔

(۱) باب الحیاء من الایمان ۔ (۲) باب الصلوٰۃ من الایمان ۔ (۳) باب الجہاد من الایمان ۔ (۱) یعنی شرم و حیا ایمان سے ہے ۔ (۲) نماز پڑھنا ایمان سے ہے ۔ (۳) جہاد کرنا ایمان سے ہے ۔

یعنی مومن کے کامل ایمان کا اثر یہ ہونا چاہئے کہ (۱) وہ شرم و حیا سے کام لے (۲) نماز پڑھے ۔ (۳) جہاد کرے وغیرہ ۔

اسی طرح مشرقی صاحب کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ ۔

اسلام عمل اور صرف عمل ہے جو عامل ہے اُس کا عقیدہ بھی درست ہے ۔ نہیں بلکہ اس کو کسی عقیدے یا زبانی قول کی ضرورت ہی نہیں ۔ جو قائل ہے وہ بہر نوع کچھ نہیں ۔ آج کچھ نہیں ۔ کل کچھ نہیں ۔ ابد الاباد تک کچھ نہیں ۔ (دیباچہ کرہ ذد صفحہ ۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید پر کس قدر ظلم ہے کہ آیات صریحہ اور نصوص قطعیہ پر مشرقی صاحب حجاج ثقفی کی تلوار سے زیادہ تیز تلوار چلاتے ہیں۔ آیات مندرجہ ذیل غور سے سنئے!

(۱) قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا الآیہ (پ ۱ رع ۱۶)

(۲) قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (پ ۸ ع)

(۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ الآیہ

جتنی آیات میں بصیغہ قُلْ یا قُوْلُوْا حکم آیا ہے۔ مشرقی صاحب کی اس حجاجی سیف سے سب بے کار ہو گئی ہیں۔ یہ ہے آپ کی قرآن دانی جس پر آپ کو ناز ہے۔ کیوں نہ ہو مشن کالج یا بازار کسریاں امرتسر کی تعلیم ایسی ہی تھی۔ ایسی قرآن دانی پر یہ شعر بالکل چسپاں ہے ۔ گر تو قرآں بریں نمط خوانی ۔ ببری رونق مسلمانی

(۶) کفر صرف اعمال میں ہے کلمات یا اقوال میں نہیں

اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

انما الکفر فی الاعمال من دون الکلمات والاقوال (تذکرہ حصہ عربی ص ۱۱۳)

یعنی کفر صرف اعمال میں ہے کلمات اور اقوال میں کفر نہیں۔

اس دعوے کی تشریح یہ ہے کہ زبان سے کوئی جو کچھ چاہے کہے۔ خدا کے حق میں کہے یا رسول کے حق میں کہے وہ کفر نہیں ہے۔ حالانکہ قرآن شریف کی بہت سی آیات میں ناجائز اقوال کو کفر قرار دیا گیا ہے۔ چند آیات حسب ذیل ہیں:-

(۱) لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ (پ ۶ ع ۱۴) ف۱

(۲) لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ (پ ۶ ع ۱۴) ف۲

(۳) وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَةَ الْکُفْرِ بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ (پ ۱۰ ع ۱۶) ف۳

مشرقی صاحب کے اس قسم کے دعاوی کو سن کر ہم ایک باریک بین ذی علم کے قول کی

ف۱ کافر ہو گئے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔

ف۲ کافر ہو گئے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہر تین میں سے تیسرا ہے۔

ف۳ ان منافقوں نے اظہار اسلام کے بعد کفر کی بات کہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تصدیق کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جن کا کہنا ہے کہ تذکرہ کی تصنیف میں کسی یہودی عربی دان کا دخل ہے (اللہ اعلم بحقیقۃ الحال) ورنہ کوئی مسلمان جس نے ایک دفعہ بھی قرآن پڑھا ہو ایسی جرأت نہیں کر سکتا۔ جس کا اظہار مشرقی صاحب نے کیا ہے۔

(۷) کوئی قوم جس کی دنیا درست نہیں متقی نہیں

اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں :۔

متقی قوم کو جہاں آخرت میں کچھ باک نہیں وہاں اس کی دنیا بھی درست ہے کوئی قوم جس کی دنیا درست نہیں متقی ہونے کی مصداق نہیں ہو سکتی۔

(مقدمہ تذکرہ اُردو ص۱۵۸ کا حاشیہ)

مجیب اس اصول کے ماتحت انبیائے کرام کی دو امتیں جو کفار کے غلبہ سے ہمیشہ مغلوب رہیں۔ جن میں سب سے بڑی مثال امت نوح کی ہے جو حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ سے مسلمان ہو کر طوفان سے پہلے ساڑھے نو سو سال تک تکلیفیں اٹھاتی رہی بقول مشرقی صاحب وہ بھی متقی کہلانے کا حق نہیں رکھتی۔ کیونکہ اس کو دنیاوی غلبہ حاصل نہ ہُوا تھا۔ مسیحی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ حضرت مسیح کی امت تین سو سال تک پریشان حال پھرتی رہی۔ کوئی اُن کا پرسان حال نہ تھا، کوئی سیاسی وقعت اُنکو حاصل نہ تھی۔ بقول مشرقی صاحب امتِ مسیح کو بھی متقی کہلانے کا حق نہ تھا۔ حالانکہ قرآن شریف ان کو خطاب وحی سے مخاطب کرتا ہے۔ ارشاد ہے :۔

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ (پ ۷ - ع ۵)

نیز ارشاد ہے :۔

فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ (پ ۲۸ - ع ۱۰)

آج اقوام یورپ بقول آپ کے متقی ہیں مگر اس قسم کا تقویٰ انبیائے کرام کے نزدیک بجوئے نہ ارزد کیونکہ یہ غلبہ اس آیت کے ماتحت ہے۔ جس میں ارشاد ہے :۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ (پ ۷ - ع ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یعنی کفار جب خدائی احکام کو بھول بیٹھے تو ہم (خدا) نے بھی ان پر دنیاوی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ جو نعمتیں ان کو دی گئیں جب ان کو پاکر وہ خوش ہو گئے تو ہم نے ان کو ناگہاں پکڑ لیا۔ پس وہ بیتے آس ہو کر رہ گئے۔

(۸) مسلمانوں میں اسلام نہیں ہے اصل مسلمان مغربی قومیں ہیں

اس بارے میں آپ کے عربی الفاظ یہ ہیں :-

والحق انہ ما فیکم من الاسلام من شئ وانھم ھم المسلمون

(تذکرہ حصہ عربی ص۲۴) یعنی حق یہ ہے کہ مسلمانوں میں اسلام کا شائبہ تک نہیں ہے۔ حقیقی مسلمان اقوام مغرب (روسی۔ جرمن۔ انگریز وغیرہ ہیں)

اس دعوے کے بطلان پر کون بحث کرے اور کیوں کرے۔ ہم تو جانتے ہیں کہ یہ مشرقی صاحب کی اصطلاح ہے۔ وہ اپنی خاص اصطلاح میں بول رہے ہیں۔ ناظرین کو سمجھانے کے لئے ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ جو ایک بدکار جماعت کی اصطلاح ہے اس جماعت کی بدکاری سے ہمیں مطلب نہیں بلکہ صرف اصطلاح بتانا ہمارا مقصود ہے بتانا ہے کہ طوائف (زنان بازاری) اپنی اصطلاح میں اپنے خریداروں کو بھلے مانس کہا کرتی ہیں تو کہتی ہیں کہ آج کل مندا (کساد بازاری) ہے بھلے مانس کم آتے ہیں۔ لِکُلٍّ اَنْ یَّصْطَلِحَ ایک مسلّمہ اصول ہے جس کا مطلب ہے کہ ہر ایک کو اپنی اصطلاح قائم کرنے کا حق حاصل ہے۔ اسلئے ہم ان طوائف کو ایسی اصطلاح قائم کرنے سے روک نہیں سکتے۔ اسی طرح مشرقی صاحب کی اصطلاح میں مسلمان قوم وہ ہے جو بذریعہ علم سائنس قوانین قدرت سے فائدہ اٹھائے۔

شعراء اکثر اپنے معشوق کو سورج یا چاند کہا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے ۔ رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

کیا ہم ان شاعروں سے لڑیں یا ان سے بحث کرتے پھریں۔ اسیطرح ہم مشرقی صاحب کے اس بارے میں (کہ آپ ملحدین یورپ کو امت مسلمہ کہتے ہیں) ہرگز نہ الجھتے بلکہ ان کے اقوال کو ان کی اصطلاح پر محمول جانتے۔ جیسے طوائف کے کلام کو لوگ اُن کی خیناعین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اصطلاح پر محمول گردانتے ہیں۔ مگر انہوں نے غضب یہ کیا کہ انہی اقوام کو جنت الفردوس کا وارث قرار دیا اور ہم کل مسلمانوں کو جو اقوام یورپ کے مقابلہ میں علوم سائنس میں کمال نہیں رکھتے۔ نجات اخروی سے محروم ٹھیرایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

فما الجنة الا لوارثی جنت الارض وعیونها (تذکرہ حصہ عربی ص۱۷)

یعنی اخروی جنت انہی لوگوں کے لئے ہے جو دنیوی جنتوں (باغوں) اور چشموں کے مالک ہیں۔

www.kitabosunnat.com

اس لئے ہمارا حق ہوا کہ ہم اس بارے میں مشرقی صاحب سے الجھیں۔ کیونکہ آج تک ہم یہی سمجھے ہوئے تھے کہ اخروی جنت نیک عمل مسلمانوں کا حق ہے اور سب کافروں پر (روس ہو یا جاپان۔ امریکہ ہو یا برطانیہ۔ جرمنی ہو یا اطالیہ) وہ جنت حرام ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (پ ۸ ع ۱۳) مگر مشرقی صاحب ایسے پیدا ہوئے کہ صالح مسلمانوں کی موروثی جائداد پر بھی آپ اغیار کو قابض دیکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ بخیال خود قابض کر دیا ہے پھر ہماری غیرت کیسے گوارا کر سکتی ہے کہ ہم خاموش رہیں۔ اگر ہم اس موقع پر خاموش رہتے تو چاروں طرف سے یہ آواز آتی ہے

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف ۔۔۔ او کشتہ ستم تیری غیرت کہاں گئی

برادران اسلام! ہم سب کچھ کھو بیٹھے تھے۔ دنیاوی ثروت و حکومت لٹا کر بھی ہم اس بات پر قانع تھے کہ خدا تعالے ہمارے ٹوٹے پھوٹے اعمال قبول کر کے بذریعہ نجات جنت الفردوس عطا کریگا۔ آپ کو یہ سن کر کتنا صدمہ ہوگا کہ اس مشرقی ڈکٹیٹر نے ہماری اس امید کو بھی خاک میں ملا دیا۔ "اخروی جنت کو بھی ان ظالموں کے حوالے کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو فی مالک ارضیہ اور عزت و ثروت پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں"۔ اس لئے اس پر جس قدر بھی آہ و بکا کریں بجا ہے۔

(۹) بلد امین (مکہ معظمہ) کے اصل مستحق اہالی لندن اور پیرس ہیں

آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:

یہی وجہ ہے کہ آج وہ بلد امین ان (مسلمانوں) سے چھین کر لندن اور پیرس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مستحق عاملوں کو دیا جا رہا ہے ۔ (خواب میں ؟) (دیباچہ تذکرہ صفحہ ۹۵)

خاکسار دوستو! ایمان سے بتانا تمہاری ایمانی غیرت اس فقرے کو سُن کر بھی جوش میں نہ آئے گی یا تم مشرقی صاحب کے ساتھ اپنے جدید تعلق اور محبت کے ماتحت اس تلخ گھونٹ کو بھی شیر مادر سمجھ کر پی جاؤ گے اور یہ سمجھو گے کہ بلد الامین اور کعبۃ اللہ پر حکومت کرنا رندان فرانس اور ملحدین برطانیہ کا حق ہے ۔ افسوس ہے اس قسم کی بے غیرتی کا ثبوت اسلامی تاریخ میں نہیں ملتا ۔ اسلامی تاریخ میں بڑے بڑے مظالم کا ثبوت ملتا ہے ۔ یہ بھی ملتا ہے کہ بغداد شریف کی خلافت کو کلمہ گو مسلمانوں نے تباہ کرایا مگر کعبۃ اللہ کی نسبت کسی مسلمان نے یہ الفاظ نہیں کہے تھے ۔ اس موقع پر ہم با دل نخواستہ یہ شعر لکھنے پر مجبور ہیں سے

نہ پہنچا ہے نہ پہنچیگا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

(۱۰) خدا کی محبت آج انگریز اور ہندو سے ہے

مشرقی صاحب کے اصل الفاظ یہ ہیں :

نہایت ٹھنڈے دل سے اور ہوشمند بن کر غور کرنا چاہئیے کہ اس پروردگار عالم کی اصلی دوستی آج ہنری سمتھ (انگریز) اور رام داس (ہندو) کی جماعتوں سے ہے ۔ (اشارات صفحہ ۹۵)

مجیب قرآن مجید کے صاف الفاظ میں ارشاد خداوندی ہے :-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (الی) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ؕ (پ ۳ - ع ۱۲)

اے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے کہ تم (دنیا کے لوگ) اگر خدا سے محبت کرنے کے مدعی ہو تو میری (سنت نبوی کی) اتباع کرو خدا تم سے محبت کریگا × × اگر تم منہ پھیر جاؤ تو خدا ایسے کافروں کو دوست نہیں رکھتا ۔

یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ خدا کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ اتباع رسول ہے مگر مشرقی صاحب اس کی پروا نہیں کرتے ۔ جو جی میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں ۔ منکرین اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفار کی ظاہری شان و شوکت کو دیکھ کر ان کی آنکھیں چندھیا گئی ہیں۔ ان کو چاہئے تھا کہ اس چکا چوندی میں قرآن کی آیت ذیل کا چشمہ اپنی آنکھوں پر لگاتے تو ان کو حقیقت نظر آجاتی:

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ (پ ۱۶ - ع ۱۷)

(اے پیغمبر!) ہم نے جو مختلف قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے ساز و سامان دے رکھے ہیں تاکہ ان کو اس مصیبت میں مبتلا کریں تم اپنی نظر اس سامان پر نہ دوڑانا اور تمہارے پروردگار کی روزی (ثواب آخرت) اس سے کہیں بہتر اور پائندہ تر ہے۔

مشرقی صاحب کے اس قسم کے ہفوات یا بالفاظ دیگر خرافات سینکڑوں سے متجاوز ہیں۔ ہم نے یہ عشرہ کاملہ پیش کر کے ناظرین کو نمونہ دکھایا ہے۔ جو صاحب ان کی تصنیفات دیکھنے پر تھوڑا سا وقت بھی لگائیں گے۔ ان کے منہ سے بے ساختہ یہ شعر نکلے گا ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم — کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا است

جناب سرعنایت اللہ مشرقی نے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس کا نام ہے "جھوٹ کا پول" اس میں انہوں نے اپنے مخالفوں کے پچیس سوالوں کے جوابات دیئے ہیں۔ ان میں سے چند عقائد کو اپنے مسلمہ عقائد بتایا ہے اور چند عقائد سے انکار کیا ہے۔ اس سلسلہ مضمون میں ہم ان جوابات پر تنقید کرتے ہیں۔

(عقیدہ نمبر ۱) جس عقیدہ پر تمام دنیا کے مولوی اپنا اتفاق ثابت کر دیں۔ وہی میرا عقیدہ ہے۔ (رسالہ مذکور صفحہ ۳)

جواب (الف) بحکم قرآن شریف إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ تمام دنیا کے علماء متفق ہیں کہ بت پرست، ستارہ پرست وغیرہ اقوام مشرک ہیں، موحد اور مستحق نجات نہیں ہیں۔ آپ ان کو موحد کہتے ہیں۔ (تذکرہ کا دیباچہ صفحہ ۹۹) پس اپنی غلطی کو تسلیم کیجئے۔

(ب) بحکم قرآن شریف لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ تمام دنیا کے مسلم علماء تثلیث پرست (نصاریٰ) کو کافر و مشرک قرار دیتے ہیں۔ مگر آپ ایسے لوگوں کو موحد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور مستحق جنت بتاتے ہیں (حوالہ مذکور) پس اپنے غلط خیال سے رجوع کیجئے۔

(عقیدہ نمبر۲) تذکرہ میں کسی عقیدہ کی تعلیم کے متعلق ایک لفظ موجود نہیں اور نہ وہ عقائد کی کتاب ہے۔" (صفحہ ۵)

جواب مندرجہ ذیل بیانات کیا حکم رکھتے ہیں۔ کیا یہ عقائد[1] نہیں ؟

آپ نے بہشت، دوزخ، عذاب قبر اور حشر اجسام اور مادی نعمائے جنت کو باتباع سر سید علیگڑھی شاعرانہ خیالی کہا ہے۔ کیا یہ عقائد نہیں ہیں ؟

کیا رعد، صراط (پل)، سدرۃ المنتہیٰ، کوثر اور توبہ کا انکار کرنا عقائد میں داخل نہیں ؟ (تذکرہ مقدمہ صـ۸۲)

کیا قرآنی الفاظ اسجدوا اقیموا ارکعوا کو ارکان نماز کے معنی میں لینے سے انکار کرنا عقیدہ نہیں ہے ؟ (تذکرہ مقدمہ صـ۱۰۱ کا حاشیہ)

کیا اتقا سے مصائب پر صبر و استقلال اور قومی اتفاق مراد لینا عقیدہ نہیں ہے ؟ (تذکرہ مقدمہ صـ۱۵۱/۱۲۲)

اطاعت رسول سے مراد امیر کے احکام کی اطاعت مراد لینا عقیدہ نہیں ہے ؟ (تذکرہ مقدمہ صـ۱۲۱)

کیا یہ کہنا کہ حنفی، شافعی، شیعہ، وہابی بننا جہنم کی تیاری ہے۔ عقیدہ نہیں ہے ؟ (تذکرہ دیباچہ صـ۸۰)

سارے تذکرہ میں عقائد مسلّمہ علماء کی تردید اور اپنے مزعومہ عقائد کا ذکر کرنے کے باوجود تعلیم عقائد سے انکار کرنا اس مصرع کا مصداق ہے۔ ع

کہا بھول جانے کی کیا میری خو ہے

(عقیدہ نمبر۳) میری تحریروں میں سختی اس لئے ہے کہ قرآن اپنے مخالفوں کے داعیٔ حق میں) سخت ہے۔" (رسالہ مذکور صـ۳)

---

[1] کسی مثبت یا منفی جملہ خبریہ پر یقین رکھنے کو عقیدہ کہتے ہیں۔ مثلاً (۱) اللہ واحد ہے (۲) اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جواب آپ نے اس جواب میں آیہ کریمہ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ حالانکہ اسی آیت سے آپ نے بحالت جنگ مخالفین اسلام کے حق میں سختی کرنے پر استشہاد کیا ہے اور مؤمنوں کے لئے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ لکھا ہے۔ (تذکرہ حصہ عربی ص۱۴۲)

سوال مشرقی صاحب! آپ اگر قرآن مجید کی اس آیت سے مخالف رائے ملانوں کے حق میں سخت گوئی کا ثبوت دیتے ہیں تو گویا آپ ان کو تعلیم دیتے ہیں کہ وہ بھی آپ کے حق میں ویسا ہی کریں۔ کیونکہ قرآن مجید سب کے لئے واجب العمل ہے۔ شاید اسی لئے انہوں نے آپکے جواب میں بعض تحریرات کا نام مشرقی دجال رکھا ہے۔ جو آپ کے اصول کے مطابق صحیح ہے۔ کیا ہی سچ کہا گیا ہے ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے ۔ آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

(عقیدہ نمبر۴) "میں تمام صحیح حدیثوں کو قول پیغمبر مانتا ہوں"۔

جواب حدیثوں کو ماننے والا یہ توہین آمیز فقرہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ "حدثنا اور قال قال بے سر از اگ ہے"۔ (تذکرہ دیباچہ ص۵۵)

حدیث کے ماننے والوں کا قول سنئے! ؎

العلم ما کان فیہ قال حدثنا ۔ وما سوا ذاک وسواس الشیاطین

(مقولہ مولوی ذوالفقار علی صاحب مرحوم والد ماجد مولانا محمود الحسن صاحب مغفور دیوبندی)

پس حدیث شریف کو بے سر از اگ کہہ کر آپ نے اپنے والد مرحوم کی طرح کھلم کھلا انکار حدیث کیا ہے۔ سچ ہے۔ میراث پدر خواہی علم پدر آموز۔

(عقیدہ نمبر ۵) کوئی مستند حدیث شریف ایسی موجود نہیں جس میں رمضان شریف کی فضیلتیں وہ لکھی ہوں جو مولوی صاحبان آج کل چٹخارے لے لیکر بیان کرتے ہیں۔

جواب مولوی لوگ رمضان شریف کی فضیلت میں جو حدیثیں بیان کرتے ہیں وہ صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ ان میں سے چند حدیثیں درج ذیل ہیں:-

(۱) من صام رمضان ایماناً و احتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه (متفق علیہ)

جو کوئی بحالت ایمان ثواب کی نیت سے رمضان شریف کے روزے رکھیگا۔ اس کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمام انکے گناہ بخشے جائینگے۔ (بخاری مسلم)

(۲) روزے کا اجر باقی سب عبادتوں سے زیادہ ملیگا۔ کیونکہ روزہ لوگوں کی نظروں سے مخفی اور خالص خدا کے لئے ہوتا ہے (فانہ لی و انا اجزی بہ (الحدیث بخاری مسلم)

(۳) حضرت سہل بن سعد رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام ریان ہے اس میں سے صرف روزہ دار گزرینگے۔ (بخاری مسلم)

سردست ان حدیثوں کو قبول کیجئے۔ باقی پھر بتائیں گے۔

(عقیدہ نمبر ۶) اسی رسالہ کے صفحہ پر آپ لکھتے ہیں

"اسلام کی بنیاد پنج ارکان کلمۂ شہادت۔ صوم۔ صلوٰۃ۔ حج۔ زکوٰۃ پر ہے۔"

جواب | تذکرہ میں آپ نے ان ارکانِ خمسہ کے بنائے اسلام ہونے سے انکار کیا ہے۔ (تذکرہ عربی صفحہ ۵۶) مفصل بر صفحہ ۱۰ / ۱۱

(عقیدہ نمبر ۷) انگریز۔ جرمن۔ جاپان وغیرہ مسلمانوں کے نزدیک ہرگز مومن نہیں۔ (صفحہ ۹)

جواب | مسلمانوں کے نزدیک بے شک مؤمن نہیں۔ مگر مشرقی صاحب کے نزدیک مومن صالح، متقی اور اخروی جنت کے حقدار ہیں۔ (مفصل بر صفحہ ۸۲ / ۸۴)

ایک سوال | بعض اطراف (پشاور وغیرہ) سے خطوط آئے ہیں کہ "تذکرہ" کو چھپے ہوئے پندرہ سال ہو گئے۔ علماء اسلام اتنا طویل عرصہ کیوں خاموش رہے۔ کیوں نہ شروع ہی میں اس کی تردید کی۔ جیساکہ آج کل کر رہے ہیں۔

جواب | امرتسر میں جن دنوں تذکرہ چھپا اور اس کا ذکر علماء کی مجلسوں میں ہونے لگا۔ فوراً علمائے امرتسر شیخ بڈھا مرحوم کی مسجد (واقعہ چوک فرید) میں جمع ہوئے اور انہوں نے ماسٹر عنایت اللہ کو خط لکھا کہ ہم آپ کے ساتھ تذکرہ کے متعلق گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ آپ وقت دیجئے۔ موصوف نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ کی پوزیشن ان دنوں ایسی تھی کہ گویا کسی سکول کے ماسٹر ہیں۔ داڑھی مونڈی ہوئی، ٹوپی (الٹی سیدھی) سر پر رکھے ہوئے بکس مبری کی حالت میں بازاروں میں پھرتے تھے۔ اور عوام میں اس کتاب کی کوئی شہرت نہ تھی۔ اسکے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ نے عسکری تحریک شروع کی۔ مگر تذکرہ کا ذکر تک کرنے سے اپنے سپاہیوں کو بھی منع کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تذکرہ ایسا غائب غلہ ہو گیا کہ کہیں اس کا تذکرہ نہ ہوتا تھا پھر علماء کو کیا مصیبت پڑی تھی کہ خواہ مخواہ معدوم کو موجود کر دکھاتے۔ ہاں اب پچھے بعد جب انہوں نے اخبار "الاصلاح" جاری کیا تو تذکرے کا ذکر آنے لگا۔ اس پر علمائے اسلام متوجہ ہوئے اور مختلف اخبارات اور رسائل کے ذریعہ اس کی تردید کرنے لگے۔ اب چونکہ انہوں نے غلو کر کے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ تذکرہ کے ہوتے ہوئے تمام تفسیریں جلا دی جائیں۔ (الاصلاح ۹۔ جون ۱۹۳۹ء صفحہ ۶ ستون ۲)

آج کل علمائے اسلام اس فتنے کی بیخکنی کے لئے جس حد تک مستعد ہیں اس کی کیفیت مندرجہ ذیل دعوتی خط سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ دعوتی خط مشرقی صاحب کے اخبار الاصلاح کے علاوہ اخبار نوائے پشاور کو بھی بھیجا گیا تھا۔ لیکن ان کی کمال حق پسندی اور دیانتداری یہ ہے کہ انہوں نے اس خط کو نہ ہی اپنے اخباروں میں درج کیا اور نہ ہی اس کا کوئی جواب دیا۔ یہ دعوتی خط آئندہ صفحہ (۱۰۱) پر درج ہے۔ ناظرین وہاں دیکھ لیں۔

مشرقی اسلام اور مغربی اسلام

مشرقی اسلام سے ہماری مراد ماسٹر عنایت اللہ قائد تحریک عسکری کا مزعومہ اسلام ہے۔ اور مغربی اسلام سے ہماری مراد حجازی اسلام ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدنی فداہ ابی و امی کے ذریعہ دنیا میں پہنچا۔ ان دونوں اسلاموں میں مقابلہ کرنے کے لئے ہم نے اس مضمون کا مذکورہ عنوان رکھا ہے۔ اس لئے ہم اپنے ناظرین سے عموماً اور اعیان اہل حدیث سے خصوصاً اور خاکساران تحریک سے علی الاخص درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے پیشکردہ حوالجات کو بغور ملاحظہ کر کے انصاف سے رائے قائم کریں اور مشرقی صاحب کے ان لفظوں کا بھی اندازہ کر لیں جن کے ذریعے آپ وقتاً فوقتاً اپنے اسلام کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ وہ الفاظ یہ ہیں کہ

میں اللہ کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہوں اور پیغمبر خدا کو سچا جانتا ہوں۔ روز آخرت پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میرا ایمان ہے۔ وغیرہ وغیرہ"

اس کی تنقید کے لئے پہلے ہم دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔

پہلی مثال مشرقی صاحب اور ان کے اتباع نے بارہا سنا اور پڑھا ہوگا کہ قریباً انہی الفاظ میں قادیان سے بھی اظہار عقائد ہوتا ہے۔ مگر باایں ہمہ مشرقی صاحب مرزا صاحب کو بوجہ ادعائے نبوت کافر کہتے ہیں۔ (جھوٹ کا پول صٹ)

دوسری مثال یہی الفاظ شیعہ کے امام باڑوں سے بھی نکلتے ہیں اور وہ ان عقائد کی تصدیق بھی کرتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی جب یہ الفاظ بھی شائع کرتے ہیں کہ "علی عرش ہے، لوح محفوظ ہے۔ حی لایموت ہے وغیرہ" (اخبار الواعظ لکھنؤ ۱۹ ستمبر سنہ رواں)

ایسا کہنے سے شیعہ لوگ مشرقی صاحب اور اُن کے اتباع کے نزدیک اسلام سے کتنی دور جا پڑتے ہیں۔ اس کا فیصلہ وہ خود کر سکتے ہیں۔

ان دو مثالوں کے بیان کرنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ صرف کلمۂ اسلام پڑھ لینا مسلمان ہونے اور رہنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ ورنہ اسلام کا کوئی فرقہ دگمراہ سے گمراہ بھی اس سے منکر نہیں ہے۔ اس کے بعد ہر ایک فرقہ اسلام کے معنی اپنے ذہن میں ایسے گھڑتا ہے جو خدا رسول کی تعلیم کے صریح نقیض ہوتے ہیں مگر وہ اسی کو صحیح اسلام سمجھتا ہے۔ ناظرین اس اصولی تمہید کو ملحوظ رکھ کر ہماری معروضات ذیل کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث مشہور کے الفاظ یہ ہیں:۔

بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان۔ (متفق علیہ)

یعنی اسلام پانچ ارکان پر مبنی ہے۔ کلمہ شہادت کی تصدیق اور نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ ادا کرنا (بخاری مسلم)

یہ افعال کل مسلمانوں میں بالاتفاق ارکان خمسہ کے نام سے مشہور ہیں۔ مشرقی صاحب چونکہ حدیث نبوی کی حجیت سے منکر ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ اس حدیث کو بھی تسلیم نہ کریں۔ اسلئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہم اس بیان کی تائید قرآن شریف سے بتاتے ہیں۔ ارشاد ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ (پ۱۸-ع۱)

(ترجمہ) وہ ایمان دار نجات پا گئے جو اپنی نمازیں عاجزی کرتے ہیں اور فضول کاموں سے بچتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں میں ان پر کچھ الزام نہیں جو کوئی اس کے علاوہ طلب کرے پس وہ لوگ حد سے گزرنے والے ہیں اور جو لوگ اپنی امانتوں اور وعدوں کا لحاظ رکھتے ہیں اور وہ جو اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں جو بہشت کی میراث پائینگے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ان آیات میں اس حدیث مذکورہ کا مضمون مشرح ملتا ہے۔ المؤمنون کے لفظ میں کلمۂ اسلام کی تصدیق کی طرف اشارہ ہے۔ صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا ذکر اس آیت کے صریح الفاظ میں موجود ہے۔ باقی رہا روزہ اور حج کا ذکر۔ سو ان کے لئے الگ آیات ملتی ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

(۱) وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ (پ۴-ع۱)

(۲) كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (پ۲-ع۷)

مسلمانوں کے کسی فرقہ نے ان ارکان خمسہ کا انکار نہیں کیا۔ مگر مشرقی صاحب ان ارکان سے منکر ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

ما بنی الاسلام علی ما انتم تزعمون۔ وما کلمۃ الشہادۃ والصوم والصلوٰۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

والحج والزکوٰۃ التی تسمونھا ارکان الاسلام الاشعائر الامۃ المحمدیۃ او مناسکھا التی تمیز بھا امتکم من الامم الاخریٰ ولکنہ ما اسس الاسلام علیھا قط۔ (تذکرہ حصہ عربی ص۱۶)

یعنی ان اعمال پر اسلام کی بنیاد نہیں ہے جن پر تمہارا گمان ہے۔ کلمہ شہادت روزہ، نماز، حج اور زکوٰۃ جن کا نام تم مسلمان ارکان اسلام رکھتے ہو یہ ارکان اسلام نہیں ہیں۔ مگر امت محمدیہ کے شعائر (نشانات) ہیں جن سے یہ امت دوسری امتوں سے ممتاز ہے۔ لیکن ان چیزوں پر اسلام کی بنیاد ہرگز نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ماسٹر عنایت اللہ مشرقی کے نزدیک اسلام سے مراد قوانین فطرت کا اتباع ہے۔ یعنی وہ قوانین قدرت جو عالم کون (دنیا) میں اپنا کام کر رہے ہیں جن کا اثر ہر ایک قوم بلکہ ہر ایک شخص پر پہنچتا ہے۔ چاہے وہ کافر ہو یا مومن۔ خدا کا قائل ہو یا منکر۔ ان قوانین قدرت کو اثر پہنچانے میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ ان قوانین اور ان کے اثر کا ذکر مولانا حالی مرحوم کی اس رباعی میں ملتا ہے:

منعم نے ہوائے آتش و آب سے یہاں ۔ کیا کیا نہ ہوئے بشر پہ اسرار عیاں
پر تیرے خزانے ہیں ازل سے اب تک ۔ گنجینۂ غیب میں اسی طرح نہاں

ان قوانین کے علم کا نام آج کل کے محاورہ میں علم سائنس ہے۔ مشرقی صاحب کہتے ہیں کہ علم سائنس کو جان کر استعمال کرنا ہی ایمان ہے یہی اسلام ہے۔ اسی لئے اہل یورپ کے طریق عمل کو آپ ایمان اور اسلام کہتے ہیں۔ اور ان کو اپنے زعم میں انبیاء علیہم السلام کی تعلیم پر عامل ہونے کی وجہ سے مفلح اور وارث جنت قرار دیتے ہیں۔ اس بارے میں آپکے الفاظ یہ ہیں:۔

والمخزیون کلھم قد علموا اصلوتھم وھم الذین ھدوا الی صراط المستقیم۔ صراط الذین انعم اللہ علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین وما علمتم ما الصراط المستقیم ایھا الجاھلون[۱] xx فلا شک انھم ضاروا من قوم

[۱] مسلمان نمازیوں کو یہ شریف خطاب دیا گیا ہے۔ ایسے خطابات سے تذکرہ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ (مرتب)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یعقلون سنته ویفهمون عادته، بل صاروا من المفلحین ×× القول الحق الذی لا شك فیه هو ان کل هذه ما ذهب الیه الغرب من اصول الاسلام بل دینه تعالی بل فطرت الله التی فطر الناس علیها والدین الذی وصی به النبیون لانهم انتحوا بذلك القانون واصلحوا بالهم بل المنون فمن اتقی واصلح فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون ×× لا شك انهم هم الابرار الذین آمنوا وعملوا الصالحات فی هذه الارض فی زماننا هذا ولا شك انهم هم المفلحون۔ (تذکرہ حصہ عربی صفحات ۶۴-۶۵-۶۶-۸۵)

(ترجمہ) مغربی لوگ (یورپین اقوام) سب کے سب اپنی نماز خوب جانتے ہیں اور صراط مستقیم کے ہدایت یافتہ ہیں یعنی انعام یافتہ لوگوں کی راہ پائے ہوئے ہیں نہ ان کی راہ جن پر غضب ہُوا اور نہ گمراہوں کی۔ اے جاہلو (مسلمانو!) تمہیں معلوم نہیں کہ صراط مستقیم کیا چیز ہے ×× کچھ شک نہیں کہ وہ (یورپی اقوام) ایسے لوگ ہیں جو خدا کی سنت کو سمجھے ہوئے ہیں اور اس کی عادتوں کو جانے ہوئے ہیں بلکہ وہ فلاح پانے والے (کامیاب) ہیں ×× صحیح بات جس میں ذرہ بھر شک نہیں یہ ہے کہ جس راستے پر اہل مغرب (انگریز۔ جرمن۔ روس وغیرہ) گامزن ہیں وہ اصول اسلام بلکہ دین الٰہی بلکہ فطرت اللہ ہے۔ جس پر خدا نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور وہ دین ہے جس کی وصیت نبیوں کو کی گئی تھی۔ کیونکہ وہ اس قانون کی وجہ سے کامیاب ہیں اور انہوں نے اس کے ساتھ حالت کو درست کر لیا ہے پس وہ آیہ کریمہ فَمَنِ اتَّقٰی وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ کے مصداق ہیں ×× کچھ شک کہ اہل مغرب ہمارے زمانہ میں اس زمین پر نیک عمل کر رہے ہیں۔ بے شک یہی لوگ مفلح (کامیاب) ہیں۔

(نوٹ) یہ حوالہ مع ترجمہ اس سے پہلے رسالہ ہذا کے صفحہ ۱۸ پر درج ہو چکا ہے۔

مشرقی صاحب کا بدترین ظلم

قرآن مجید میں ایک آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے حکومت دینے کا وعدہ فرمایا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ (۱۸ رکوع ۱۳)

یعنی خدا تعالیٰ تم نیکوکار مؤمنین سے زمین میں خلافت (حکومت) دینے کا وعدہ فرماتا ہے۔

یہ آیت خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت حقہ پر نص صریح ہے۔ اور ان کے ایمان اور عمل صالح کی شہادت دیتی ہے۔

اب مشرقی صاحب کا ظلم دیکھئے کہ وہ اس آیت کا مصداق اہل یورپ کو بھی بتاتے ہیں۔ اسی لئے آپ نے مرقومہ عربی حوالہ کے نیچے حاشیہ میں بطور سند لکھا ہے:۔

الاشارۃ الی قولہ تعالیٰ وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات

(تذکرہ عربی صلا۲۶)

یعنی مشرقی صاحب کے نزدیک یہ آیت آجکل اہل یورپ کے حق میں صادق ہے۔

پس ہم اپنے سینے پر پتھر رکھ کر ایک مثال دیتے ہیں اور ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنے سینے پر وزنی پتھر رکھ کر صبر و تحمل سے سنیں:۔

آج یورپ کی بڑی بڑی حکومتوں کے لیڈر (آمر) یہ لوگ ہیں:۔

سٹالین روس کا اعلیٰ افسر ہے۔ جو دین و مذہب بلکہ خدا سے بھی منکر ہے۔

موسیو دلادیر فرانس کا وزیر اعظم ہے جو غالباً رومن کیتھولک مذہب کا قائل ہے۔

ہر ہٹلر جرمنی کا ڈکٹیٹر ہے

اور مسولینی اٹلی (اطالیہ) کا ڈکٹیٹر ہے۔ ان دونوں کا پابند عیسائیت ہونا بھی مشکوک ہے۔

یہ سب کے سب مشرقی صاحب کے نزدیک مؤمن، صالح ہونے کی وجہ سے اسی طرح اس آیت کے مصداق ہیں جس طرح حضرت ابوبکر، عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنہم اپنے اپنے زمانے میں تھے۔

برادران اسلام! فلیبک علی الاسلام من کان باکیاً

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(جو روشنے والا ہو وہ اسلام کے حال پر روئے)

آہ! کتنا ظلم ہے۔ کیسا اندھیر ہے۔ آج ایسی قوموں کو جو کسی قسم کے شرعی عیب سے پرہیز نہیں کرتیں۔ بلکہ خدا کو بھی جواب دئیے بیٹھی ہیں۔ قرآن مجید کی ان آیات کا مصداق بتایا جاتا ہے جو خاص صالحین وارثان انبیاء کے حق میں نازل ہوئی تھیں۔ اس سے بڑھ کر کیا بلکہ اس کے برابر بھی اسلامی تاریخ میں ظلم کی مثال نہیں مل سکتی۔ بس لئے مشرقی صاحب کے حق میں یہ شعر کہنا بالکل بجا ہے۔

ہُوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا - یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

مشرقی کی کجروی مشرقی صاحب یورپ پر ایسے فدا ہیں کہ ان کی نگاہ میں دنیا کا کوئی دوسرا ملک یورپ کا ہمسر نہیں ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر سائنس داقی اور سائنس سے استخراج کرنے کا نام ہی ایمان ہے تو کیا وجہ ہے کہ آپ ان مؤمنین کی فہرست میں جاپان کا نام داخل نہیں کرتے۔ کیا وہ آپ کے مقبولہ ایمان (سائنس دانی اور صنعتی ترقی) میں یورپ کا حصہ دار نہیں ہیں۔ پھر آپ ان غریب جاپانیوں پر نظر عنایت کر کے ان کو مؤمنین میں کیوں داخل نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ اس دنیا میں بقول آپ کے جنات الارض کے وارث ہیں۔ جب دنیوی جنت کے وارث ہیں تو آپ کے اصول پر جنات الفردوس کے وارث بھی یقیناً تھے اپنا قول ذرا ملاحظہ کیجئے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

فما الجنة الا لوارثی جنت الارض وعیونھا و ماالعاقبة الا للمتقین (تذکرہ عربی صـ۳۲) (جو لوگ اس دنیا میں باغات کے وارث ہیں۔ وہی جنت اخروی کے وارث ہونگے)

خاکسار دوستو! مدنی اللہ مشرقی سے سفارش کرو کہ وہ ان دہریہ مشرب جاپانیوں کو بھی سند نجات عنایت کریں جس طرح روسیوں کو کی ہے۔ ورنہ خطرہ ہے کہ وہ یہ شعر آپ کی نذر کرینگے ؎

گُل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم صرف فا کچھ تو ادھر بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضروری گذارش ہمارا عقیدہ ہے کہ عسکری تحریک اسلام کی روح رواں ہے جس کی بابت حدیث شریف "ذروۃ الاسلام الجہاد" وارد ہوئی ہے۔ مسئلہ جہاد اور اس کے شروط اپنے مقام پر مذکور ہیں۔ اس لئے ہم عسکری تحریک کی نسبت پہلے کئی مرتبہ اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں اور ببانگ دہل کہہ چکے ہیں کہ عسکری تحریک کا مخالف کوئی مسلمان بلکہ کوئی انسان بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ تحریک ہر ایک قوم کی زندگی ہے۔ مگر خاکساری تحریک کی نسبت ہماری قطعی رائے ہے کہ یہ سنت مطہرہ کے خلاف ہے جس کی وجوہات پہلے مذکور ہو چکی ہیں۔ آج ہم ایک نئی وجہ بتاتے ہیں جو حال ہی میں پیدا ہوئی ہے۔ وہ وجہ سول نافرمانی یعنی قانون شکنی ہے۔ خاکساری تحریک کے بانی نے قانون شکنی کر کے اپنے کو اور اپنی جماعت کو مبتلائے مصائب کیا جس کی پاداش میں وہ ایک ماہ تک جیل میں رہے۔ اس پر جتنا افسوس کیا جائے بجا ہے۔ ہمیں قرآن حدیث اور سیرت نبوی میں اس بات کا ثبوت نہیں ملتا کہ کوئی شخص یا جماعت حکام کی دانستہ نافرمانی کر کے سزایاب ہو۔ یہ بات سچ ہے کہ مصیبت خدا کی طرف سے ہو یا حکام کی طرف سے اس کو بڑی بہادری سے برداشت کرنا ایمان کی صداقت کا ثبوت ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے :-

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ؕ (پ ۴ - ع ۱۰) اے ایمان والو! صبر کیا کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کیا کرو۔ آپس میں جڑے رہو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تمہاری نجات ہو جائے۔

مگر حکومت کی نافرمانی کر کے اپنی ذات کو تکلیف میں ڈالنے کا حکم کہیں نہیں ہے۔ بلکہ اس کے خلاف حکم ہے۔ ارشاد ہے :-

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ (اپنی جانوں کو تباہی میں نہ ڈالو)

(نوٹ) ہمارے ملک ہندوستان میں جو سول نافرمانی جاری ہوئی ہے۔ اس کے بانی کانگرسی لیڈر گاندھی جی ہیں۔ ارباب سیاست سیاسی رنگ میں جو دل چاہے کریں ہمارا اُن سے روئے سخن نہیں ہے۔ جماعت خاکساران چونکہ مذہبی جماعت کہلاتی ہے اسلئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہم بحیثیت مذہب جانچتے ہیں تو سول نافرمانی کر کے جیل کی سزا بھگتنے کو شریعت مطہرہ کے خلاف پاتے ہیں۔

لطف یہ ہے کہ بانی تحریک مشرقی صاحب بھی اس نافرمانی کو ابتدا میں پسند نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپ اس پر سخت نفرت کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اس پر ناراضی ظاہر کرنے کو آپ نے جو مضمون قول فیصل میں لکھا ہے۔ اس کی سرخی کے الفاظ ہی سول نافرمانی کے متعلق اظہار نفرت کرنے کو کافی سے زیادہ ہیں۔ چنانچہ وہ سرخی یہ ہے:۔

"گاندھی کی زنانہ لیڈری"

اس عنوان کے ذیل میں جو نوٹ لکھا ہے۔ اس سے ضروری الفاظ درج ذیل ہیں۔

"کانگرس کا رہنما اس لئے کامیاب نہ ہوسکا کہ عوام میں اصلاح نفس پیدا نہ کرسکا × وہ غلط سمجھا کہ آزادی قید خانوں میں جاکر ملا کرتی ہے۔ — — — — — — — نہ سمجھ سکا کہ ادنیٰ سے ادنیٰ جرنیل کا پہلا فرض دشمن سے اپنے سپاہیوں کو بچانا ہے۔ دشمن کو اپنے سپاہی سپرد کرنا ہرگز نہیں × اہنسا، سول نافرمانی، قید و بند و تجر، دریوزہ گری اور مانگ کر آزادی لینے کا فلسفہ سرتاپا غلط ہے۔" (قول فیصل تقطیع کلاں صفحہ $\frac{16}{19}$)

عجیب | اللہ اللہ کیسا انقلاب ہے کہ وہی فعل جسکو ہم خلاف شریعت مطہرہ کہیں اور خاکساری تحریک کا بانی اس کو زنانہ پن کہہ کر سخت نفرت کا اظہار کرے۔ وہی لیڈر اس زنانہ فعل کی پاداش میں جیل خانے کی ہوا کھائے۔ عرب کے لوگ ایسے موقع پر بطور مثال فقرہ ذیل بولا کرتے ہیں جو بڑا بامعنی اور پرلطف ہے:۔

استنوق الجمل (اونٹ اونٹنی بن گیا)

اس مثل کا مضمون مشرقی صاحب جیل میں بیٹھے ہوئے بقول استاد غالب یوں ادا کرتے رہے ہونگے ؎ عشق نے غالب نکما کر دیا ۔ ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

مشرقی صاحب اور ان کے ساتھیوں کی جیل میں مقید ہونے کی پوری داستان جو حکومت یوپی کی طرف سے شائع ہوئی تھی وہ ملک کے عام اخبارات کے علاوہ "اہلحدیث" مورخہ ۱۴ اکتوبر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مشرقی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے خلاف وعدہ صوبہ یو پی میں دوبارہ داخل ہو کر قانون شکنی شروع کر دی۔ اور یہاں تک ترقی کی کہ پولیس کے ساتھ متصادم ہو کر خود بھی زخمی ہوئے اور پولیس والوں کو بھی زخمی کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس نے اپنے افسر کے حکم کے ماتحت گولیاں چلائیں جس سے کئی خاکسار مقتول و مجروح ہوئے۔ ان واقعات کی تفصیل ناظرین روزانہ اخبارون میں پڑھ چکے ہیں۔ خدا جانے اس کا انجام کہاں تک پہنچے۔ ایسے واقعات سے ہمارے رسالہ کو کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ اس لئے تفصیل میں جانے سے احتراز کیا گیا۔

تذکرہ کی عربیت پر تنقید

مشرقی صاحب کے مذہبی خیالات اور خاکسار تحریک پر تبصرہ کرنے کے بعد اب ہم تذکرہ کی عربیت پر توجہ کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی صاحب نے کتاب تذکرہ کا عربی حصہ اپنی عربیت دانی کی نمائش کے لئے لکھا ہے۔ ورنہ ہندوستان میں اسکی ضرورت نہ تھی۔

صحیح عربیت کے دو درجے ہوتے ہیں۔ ایک سادہ عربی۔ دوسری بلیغ عربی۔ سادہ عربیت کی صحت کے لئے صرف و نحو اور لغت کے ساتھ مطابقت ضروری ہے۔ بلیغ عربی کی صحت کے لئے صرف و نحو اور لغت کے علاوہ علم معانی، بیان اور محاورات زبان کی پابندی بھی شرط ہے۔ علمائے بلاغت نے لکھا ہے کہ جس کلام میں صنائع نہ ہوں وہ تنزل اختیار کر کے حیوانی اصوات کے مشابہ ہو جاتا ہے (مطول وغیرہ)

مشرقی صاحب کا تذکرہ حصہ عربی ہر حیثیت سے گرا ہوا ہے۔ نہ اس میں صرف و نحو کی پابندی ہے نہ لغت کی نہ علم معانی بیان کی۔ اس لئے اہل علم تذکرہ کو دیکھیں گے تو اسکی مثال یہ دیکھیں گے کہ گویا کوئی انٹرنس پاس لڑکا ہے۔ جو انگریزی میں کتاب تصنیف کر کے اس کی زبان کو اعلیٰ درجے کی انگریزی قرار دے رہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(نوٹ نمبرا) مشرقی صاحب نے تذکرے کے عربی حصے میں اپنی عربیت کی کمزوری چھپانے کے لئے (کسی دانا کے مشورے سے) بہت سی آیات قرآنیہ بھردی ہیں جو مطلب کے لحاظ سے بہت سی جگہ اجنبی ہیں اور بعض جگہ ان کے مخالف بھی ہیں ہم اس جگہ اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتے کہ تذکرہ کا بہت سا حصہ انگریزوں اور دیگر اقوام یورپ کی مدح سرائی میں ہے۔ اور بہت سا حصہ علمائے اسلام اور اہل اسلام کے حق میں بدگوئی سے پُر ہے۔ ہم بلا تعصب کہتے ہیں کہ ایسی دل آزار، جہل، خلاف اسلام بلکہ خلاف اخلاق انسانی کتاب ہم نے کبھی نہیں دیکھی۔ جی میں آتا ہے کہ اسکے عربی حصے کی ہر حیثیت سے تردید کی جائے مگر سردست عدم فرصت ہمیں ایسا کرنے سے مانع ہے۔ اگر ضرورت متقاضی ہوئی اور خدا کے علم میں مقدر ہوا تو یہ کام بھی کر دیا جائیگا اور جواب کی صورت وہی ہوگی جو ہماری تصانیف حق پرکاش اور ترک اسلام میں اختیار کی گئی ہے۔ یعنی جواب کے صفحے کے اوپر کے حصے میں تذکرہ کی پوری عبارت ہوگی اور نیچے کے حصے میں بزبان عربی اس کا جواب ہوگا (ما شاء اللہ و قدر کان)

عنوان بالا کے ماتحت سردست ہماری غرض تذکرہ کی عربیت کی اغلاط بطور نمونہ دکھانے کی ہے۔ سارے حصے کا استیعاب نہیں کیا گیا بلکہ طلقاً طلقاً چند صفحات کی تنقید کرکے باقی حصہ بمضمون ؎ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔ علمائے عربیت کے فہم پر چھوڑ دیا ہے۔

(نوٹ نمبر۲) بعض دیگر اہل علم نے بھی تذکرہ کی عربی عبارت پر نظر کی ہے۔ شکر اللہ سعیہم۔ مگر ؎ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

ہم بلا خوف تردید کہتے ہیں کہ تذکرہ کی عربی عبارت اس شعر کی مصداق ہے جس کا قصہ قابل شنید ہے کہ :- ایک بنگالی طالب علم ہندوستان میں عربی پڑھنے کے لئے آیا۔ یہاں آکر اس کو شعر و شاعری کا شوق ہوگیا۔ اپنے باپ کو اس نے نظم میں خط لکھا۔ جس میں اس نے ملک کے موسمی حالات درج کرکے اپنی لیاقت کا اظہار کیا۔ مثال کے طور پر اس نظم میں سے ایک شعر یہ ہے ؎

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اوباپ دسے اس دیش میں جو گرمی ہے گرتا
یاں پنکھا دن رات تقلی لوگ سکئے ہیں

یہ شعر اُردو معلّی کی فصاحت وبلاغت کے لحاظ سے جس درجے کا ہے۔ اس کی داد دینے کے لئے مرزا غالب جیسے استاد کی ضرورت ہے۔

تذکرہ کی عربی بلاغت اور صحت کے درجے سے گری ہوئی ہونے کے علاوہ اسکے بہت سے مقامات اہمال کے درجے تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اس کا کچھ نمونہ ناظرین مندرجہ ذیل دو مثالوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی مثال × وماصنم اشتہائکم الی الاطعمۃ اللذیذۃ ۞ والہ اشیائکم النفسیۃ ۞ ووثن شہواتکم المرضیۃ ۞ وبعل اھوائکم النفسیۃ ومالات جنکم الحیوٰۃ الدنیا ۞ ومنواۃ عشقکم بالاعمال العاجلۃ ۞ ویغوث محلکم بالمال ۞ وود شغفکم بالجمال ۞ وھبل جیفۃ الدنیا ۞ وعزّی الحزۃ السابعۃ الاخری ۞ والاخرون من اصنام الملاھی والعلاماسواھا وتستثنی ۞ مالاتعد ولاتحصٰی ۞ فلاتنبئونی بما انتم تعبدون فی تلو بکم ولکن بیّنوا الی ما انتم لاتعبدون ۞ من دون اللہ الٰھکم بحق الیقین ۞ اتحبکم بالاموال لربّ العالمین ۞ وبالاولاد لاعلاء الدین المتین ۞ وبالشیئیات لابتغاء وجہ العزیز الحکیم ۞ وبالاھواء لحصول رضوانہ الغنی العظیم ۞ (تذکرہ حصہ عربی صفحہ ۱۹)

دوسری مثال × فیا اسفًا وعجبًا تحیرت العقول بما رای القائلون فی عذاب الیم ۞ والعاملون فی الجنّۃ والنّعیم ۞ الھم حدون فی زمرۃ المشرکین والمشرکون المتعارفون علی الارائک متکئون والرّسول شاھد علیھم انّھم ھم المؤمنون ط (تذکرہ عربی صفحہ ۳۰)

عربی زبان کے ادیب حضرات اس قسم کی مہمل عبارتیں تذکرۂ مشرقی میں بکثرت پائیں گے جن کا بالاستیعاب ذکر طول ممل اور اصل مقصود میں مخل ہونے کی وجہ سے مطوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علیٰ طیبہ (دینی حالت پر چھوڑا جاتا ہے۔ 2123ء

تذکرہ عربی کی اصل عبارات مع تنقید

اب ہم مشرقی صاحب کی عربیت کے کچھ نمونے ان کی اصل عبارات میں پیش کرکے ان پر تنقید کرتے ہیں۔ عربی دان حضرات ان کو غور سے پڑھیں اور مشرقی صاحب کی عربیت دانی کی داد دیں۔

تذکرہ عربی کی اصل عبارات مع تنقید	صفحہ تذکرہ	نمبر شمار
الذی اسس بنیان الدین تدوینا لمستقیم بل تکوین الکون العظیم علی الحکم والتسلیم تنقید: تاسیس دین یا کون عظیم یعنی تکوین کو تسلیم پر مبنی کہنا صحیح نہیں۔ اسکے معنیٰ یہ ہونگے کہ مخلوق کی تسلیم پر خالقیت کا مدار ہے۔ ایسا خیال کرنا تعلیم قرآن مجید اور تبداہت عقل غلط ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ اِنْ تَكْفُرُوْا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ؕ	۱	۱
سواءً علیہ النصاری والیھود والمسلم والھنود۔ ایضاً ۲۲ تنقید: الھنود عربی میں بمعنی ہندی ہے جو مسلم کا مقابل نہیں ہوسکتا۔ آپ کی مراد ہندو ہے جو لفظ کا ترجمہ نہیں ہے۔ فافہم۔	۲	۲
من سلم سلم من اصول خمسۃ تنقید: من اصول خمسۃ سَلَّمَ کے متعلق ہے۔ اصول مسلّمہ نامعلوم ہونے کی وجہ سے کلام مہمل ہے۔ علاوہ اس کے سلامتی کسی قلیع امر سے ہوتی ہے جس کا یہاں کوئی ذکر نہیں۔ اس فقرہ میں دو اہمال ہیں۔ لہذا غلط ہے۔	۲	۳
مالک الکون والفساد ھالک کل باغ وعناد تنقید: ہالک کا عطف مالک پر ہے۔ یہ صفت مخلوق کی ہے خالق کی نہیں ہوسکتی قرآن مجید میں ہے۔ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۔ مشرقی صاحب کی	۲	۴

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	صفحہ تذکرہ	تذکرہ عربی کی اصل عبارات مع تنقید
۴	۲	عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی ہالک (فانی) ہے۔ ایسا کہنا کفر ہے (اعاذنا اللہ منہ)
۵	۲	عصمت عن امر اربہ ۔ ایضاً ص ۲۵ تنقید: عصیٰ بغیر صلے کے آتا ہے۔ قرآن میں ہے عصیٰ آدم ربہ۔ مشرقی صاحب نے عن کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ لہٰذا غلط ہے۔
۶	۳	یسئلہ من فی السموات ومن فی الصین ومن فی الروم تنقید: سموات کے مقابلے میں چین اور روم کو لانا ٹھیک نہیں۔ اگر یوں ہوتا من والسموات ومن فی الارضین من الصین والروم تو عبارت ٹھیک ہوجاتی۔
۷	۴	الذی اثنا علیہ الخزین العلیم اصلیہ تنقید: اصلیہ بالکل غلط ہے۔ صلوٰۃ کا صلہ علیٰ آتا ہے۔ قرآن میں ہے صلّی علیہ۔ مشرقی صاحب نے بغیر علیٰ کے استعمال کیا ہے۔ لہٰذا غلط ہے۔
۸	۴	اشرقت بہ الظلمات تنقید: اشرقت کا فاعل ظلمات نہیں ہوسکتا بلکہ ارض چاہئے جس پر ظلمات چھائی ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں یہ محاورہ یوں ہے: اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا
۹	۴	الذین لم یبلغ مقامہم احدٌ من العوام تنقید: انبیاء کرام کی تعریف میں یہ کہنا کہ وہ ایسے درجے پر پہنچے ہیں جہاں عوام نہیں پہنچے یہ ان کی تعظیم نہیں بلکہ توہین ہے۔
۱۰	۵	ان الانبیاء قد یتنون فی عہودہم مالم یبتین قط × من نتائج البغی والطغیان وتحید ما خلا الرحمٰن۔ تنقید: تحید کا عطف نتائج پر تو بالکل غلط ہے۔ اگر بغی پر ہے تو بھی غلط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر اغلاط	صفحہ تذکرہ	تذکرہ عربی کی اصل عبارات مع تنقید
		کیونکہ تعید متعدی نہیں ہے بلکہ لازمی مصدر ہے جو اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے ماخلا الرحمٰن کی بجائے غیر الرحمٰن یا سوا الرحمان ہوتا تو اچھا تھا۔
۱۱	۵	ناصلی علیھم صلوٰۃ الرجل المتحیر تنقید: صلوٰۃ الرجل المتحیر کوئی اچھا وصف نہیں ہے۔ اس کی مثال تو یہ ہوئی کوئی بی۔اے پاس کہے کہ میں نے انگریزی ایک دیہاتی جیسی لکھی ہے۔
۱۲	۵	لاشك فی ان ھذہ الانبیاء الکرام والھادیین العظام۔ ایضاً تنقید: ھادیین کی پہلی ی پر شد غلط ہے۔ بلکہ دوسری ی بھی غلط ہے۔ صحیح ھادین ہے۔۔۔ نوٹ: اس غلطی کو ہم سہو کاتب پر محمول کرتے۔ مگر چونکہ ہمیں معلوم ہے کہ کتاب تذکرے کی تصحیح مشرقی صاحب نے بڑی کوشش سے کی تھی۔ اس لئے اس کو اغلاط میں شمار کیا گیا۔ آئندہ صفحات میں بھی ایسا ہی مرقوم ہے
۱۳	۵	لابدّ من کونہ مَبْنِیًّا علٰی کلمۃ سواءٍ بین البدو والحضر مشرحًا لکل مایحتاج الانسان۔ تنقید: مشرحًا یا شارحًا کا مفعول اول بغیر حرفِ جار کے آتا ہے۔ قرآن میں ہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ (پ۔ع)
۱۴	۶	فما جاء الانبیاء فی اوقاتٍ مختلفۃٍ الا لاحیاء العلم الذی کان الانسان علیہ تصرف عنہ تنقید: صرف عنہٗ غلط ہے۔ کیونکہ صرف فعل متعدی ہے اور یہ محل فعل لازم (انصرف) کا ہے۔
۱۵	۶	وماجاؤ الا لتذکیر بما نسی الانسان من عھدہ الی اللّٰہ تارۃ اخرٰی تنقید: تذکیر کی جگہ التذکیر چاہئے تھا۔ کیونکہ تذکیر نکرہ ہے۔ جس میں معرفہ کی سی قوت نہیں۔ نیز الی اللّٰہ صحیح نہیں۔ کیونکہ عھد کے ساتھ الی مامور پر آتا ہے قرآن مجید میں ہے وَلَقَدْ عَھِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ۔ اور جہاں بندے کا عہد خدا کے ساتھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمبر اغلاط	صفحہ تذکرہ	تذکرہ عربی کی اصل عبارات مع تنقید
		بتانا ہو وہاں بغیر صلہ حرف خبر کے آتا ہے۔ قرآن میں ہے بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ (پ ۲۶ ع ۱)
۱۶	۷	تتفرقوا بزعمہ تائید رسلھم تنقید | بزعمہ تفرقوا کے ساتھ غیر موزوں بلکہ غلط ہے۔ صحیح عبارت یہ ہے:۔ تفرقوا زاعمین نصرت الدین
۱۷	۷	یا ایہا الناس ھل لکم من کتاب من غیرہ تخوضوا فیہ وفتشوہ و ثوروہ فتعلموا بالیقین مایشاء ربکم بکم۔ تنقید | تخوضوا بسقوط نون فعل مضارع ہے اور فتشوا اور ثوروا فعل امر کے صیغے ہیں۔ فتعلموا بسقوط نون فعل مضارع ہے۔ تخوضوا استفہام کے جواب میں ٹھیک ہے۔ مگر فتشوا اور ثوّرُوا کا عطف اس پر صحیح نہیں۔ یہ محل یَشَاءُ کا نہیں یرید کا ہے۔ قرآن میں ہے۔ یرید اللہ بکم الیسر
۱۸	۸	فسلام علی المتقین الذین لم یغادروا من الارض قطعاً ولا ملکاً الا کانوا علیہا قابضین یملکونہا تحکم خلیفۃ اللہ فی الارض تنقید | یملکون کے ساتھ تحکما ملانے سے کلام مہمل ہو گیا۔ کیونکہ تحکم فعل لازم ہے اور یہاں محل متعدی کا ہے اور قطعا ولا ملکا کہہ کر کلام مبالغے سے نکل کر کذب قبیح تک پہنچ گیا کیونکہ کبھی ایسا واقع نہیں ہوا کہ کل دنیا کی ساری زمین پر مسلمان قابض ہو گئے ہوں۔
۱۹	۹	الذین یرثون الفردوس ویرثون الارض بتمکین المہین تنقید | تمکین کی اضافت مہین کی طرف موجب توہین ہے یہ محل تعظیم کا ہے نہ کہ توہین کا۔
۲۰	۱۰	لا انتم ما کانوا علیہ ولا انتم لہا سابقون۔ تنقید | انتم کی خبر ما کانوا نہیں ہو سکتی۔ صحیح عبارت یوں چاہئے:۔ لا انتم علیٰ ما کانوا علیہ۔ ×

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمبر اغلاط	صفحہ تذکرہ	تذکرہ عربی کی اصل عبارات مع تنقید
۲۱	۱۱	قانتم لا تصبرون علیٰ مصیبتکم بل تبصرون **تنقید** یہ عبارت غلط ہے۔ لا تصبرون میں ذم ہے۔ بل تبصرون میں مدح لہٰذا یہ ترقی ناجائز ہے۔
۲۲	۱۲	بدل اللہ مکانکم حسنۃ السیئۃ ولم یغفر لذنوبکم **تنقید** مکان کو کُمْ کی طرف مضاف کر کے حسنہ اور سیئہ دونو غلط ہیں۔ کیونکہ تبدیل میں مکان کا لفظ مبدل منہ کی طرف مضاف ہوتا ہے اور مبدل اس کا مفعول بہ ہوتا ہے۔ جیسے قرآن میں ہے ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ۔ اگر آپکی عبارت کی تصحیح کی جائے تو یوں بنتی ہے بدل اللہ لکم مکان الحسنۃ السیئۃ۔ نیز لذنوبکم میں لام غلط ہے۔ کیونکہ لام ذنوب پر نہیں آتا بلکہ مغفور لہ پر آتا ہے۔ قرآن میں ہے۔ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
۲۳	۱۴	و تتبعتم اراء علما ئکم × متصرفا کل واحدٍ منکم عن الذی اشار اللہ والرسول ...... ایضاً ص۲۳ **تنقید** متصرفاً حال معلوم ہوتا ہے۔ مگر لغوی معنی کے لحاظ سے یہاں یہ لفظ مہمل ہے۔ کیونکہ تصرف کے معنی استعمال بالقبض کے ہیں۔ اس کے لئے عَنْ کا استعمال غلط ہے۔ منحرفاً یا معرضاً ہوتا تو کلام صحیح ہو جاتا۔
۲۴	۱۵	ھل لکم من محیص عن ان اصبحتم بالحق من المشرکین **تنقید** عربیت سے قطع نظر تقدیر عبارت یوں ہوگی ھل لکم من محیص عن کونکم مشرکین۔ محیص کے معنی خلاصی یا خلاصی کی جگہ کے ہیں اور یہ عذاب کو چاہتا ہے۔ قرآن میں ہے مالکم من محیص۔ لہٰذا یہاں اس کا استعمال صحیح نہیں۔
۲۵	۱۶	ھل انتم بخارجین من ھذہ النار ولو انتم تشتھون۔ **تنقید** خارجین پر ب غلط ہے۔ کیونکہ ب کا داخلہ ما کے ساتھ ہوتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے :- مَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ط

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمبر اغلاط	صفحہ تذکرہ	تذکرہ عربی کی اصل عبارات مع تنقید	[illegible]
۲۶	۱۸	یا معشر المتوحدین یا محفل المجاہدین المنتشرین الموحدون فی القول والمشرکون فی الشمس۔ تنقید: الموحدون مشرکون دونو مرفوع ہیں۔ یہ صفت ہے مضاف الیہ منتشرین کی حالانکہ تابع متبوع کا اعراب ایک ہونا چاہئے۔	
۲۷	۱۸	لا شک فی مکرہ خوفکم من کلمات الکفر وفی اعترافکم لسانا بکونہ شاھداً وحاضراً وناظراً ولکن اشک فی ما انتم تعملون تنقید: مکر کی اضافت خوف کی طرف غلط ہے۔ آپ اپنا مافی الضمیر یوں ظاہر کرتے تو صحیح ہوتا۔ فی خوفکم مکرہاً او فی خشیتکم مکرہاً۔ من کلمات الکفر بحیثیت مجرد غلط ہے۔ اہل علم ناظرین لفظی ومعنوی تعقید ملاحظہ کریں۔ لفظ اشک بھی غلط ہے کیونکہ شک بین الطرفین ہوتا ہے یہاں اس کا محل نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کو مخاطبوں کے افعال قبیح ہونے کا یقین ہے۔	
۲۸	۱۹	یتنبو الی ما انتم فی القلب مستترون تنقید: مستترون فعل لازم ہے۔ یہاں متعدی چاہئے۔ قرآن مجید میں ہے ماکنتم تستترون ان یشہد علیکم سمعکم۔ یہاں اس کا مفعول ما آیا ہے۔ اس لئے غلط ہے۔	
۲۹	۱۹	ما تریدون ان تستروا فی قلوبکم ماکرین تنقید: یہ فقرہ اپنے اہمال میں بے مثال ہے۔ تستروا کا مفعول بہ نہیں بتایا ماتریدون کا ما استفہامیہ اہمال کو مزید ترقی دیتا ہے۔	
۳۰	۱۹	فلا تبنئونی بما انتم تعبدون فی قلوبکم۔ لکن تبنوا ما انتم لا تعبدون تنقید: یہ فقرہ بھی مہمل ہے۔ کیونکہ بینوا فعل مثبت ہے جو مفعول مثبت چاہتا ہے اسلئے ما لا تعبدون بینوا کا مفعول بہ نہیں بن سکتا۔	

www.kitabosunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمبر اغلاط	صفحہ تذکرہ	تذکرہ عربی کی اصل عبارات مع تنقید
		نوٹ مشرقی صاحب کے احباب میں سے کوئی صاحب ہمارے سامنے آئیں اور ہم ان سے پوچھیں کہ آپ بتائیے آپ نے کیا کیا چیز نہیں کھائی۔ اس سوال کا صحیح جواب یہ ہوگا کہ کھائی ہوئی چیزوں کا نام تو بتا سکتے ہیں نہ کھائی ہوئی چیزوں کا شمار کیونکر بتائیں۔ یہی نقص مشرقی کی عبارت میں سمجھ لیجئے۔
۳۱	۱۹	انجبکم بالاموال لرب العالمین وبالاولاد لاعلاء الدین المتین وبالشہوات لابتغاء وجہہ العزیز الحلیم وبالاہوا لحصول رضوانہ العلی العظیم **تنقید** حُب بغیر حرف جر کے آتا ہے۔ حدیث کے مشہور الفاظ یوں ہیں۔ حبك الشي يعمي ويصم۔ اور قرآن میں ہے ان کنتم تحبون اللہ
۳۲	۲۰	انا نتم تخشونہ کاقل خشیتکم منہم۔ ایضا ص ۲۶ **تنقید** اقل اسم تفضیل صفت خشیت مفضل کی ہے۔ مؤلف کے نزدیک منہم اگر مفضل علیہ ہے۔ تو کسی طرح جائز نہیں۔ لہذا یہ فقرہ غلط ہے۔ اگر منہم کو خشیت کا مفعول بہ بتائیں تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ خشیت کا مفعول بغیر واسطہ حرف جر کے متصل ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے اتخشونہم واللہ احق ان تخشوہ۔ مشرقی صاحب اس سے پہلے اتخشونہ لکھ کر اپنی غلطی کا گویا اعتراف کر چکے ہیں۔
۳۳	۲۰	فما شغفکم بہذہ وبالاصنام الباقین من ثلث مائۃ او یزیدون **تنقید** الباقین جمع مذکر ذوی العقول ہے۔ اصنام کی صفت نہیں ہو سکتا کیونکہ اصنام جمع غیر ذوی العقول ہے۔ اس کی صفت الباقیہ ہونی چاہئے قرآن مجید میں ہے۔ بما اسلفتم فی الایام الخالیہ
۳۴	۲۰	ذتہ اہلیکم حقا علیہ یفسد المفسدین۔ **تنقید** یفسدون پر ان ناصبہ کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ اسم بن کر حقا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نمبر اغلاط	صفحہ تذکرہ	تذکرہ عربی کی اصل عبارات مع تنقید
		کے فعل کا فاعل بن سکے۔ قرآن میں ہے۔ کَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔
۳۵	۲۱	وعلى اسلامكم تمنون تنقید: تمنون کے مفعول ثانی پر علیٰ نہیں آتا۔ مفعول اول پر آتا ہے۔ آپ مفعول ثانی پر علیٰ لائے ہیں جو عربیت کے خلاف ہے۔ قُلْ لَا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ (قرآن مجید)
۳۴	۲۱	ويقولون انما نحن نعبده ما قوالنا والسنتنا وعملوا تنا وكلما تناولحانا وعمائمنا الهنا اله واحدٌ تنقید: ما اقوالنا میں ما نافیہ مشبہ بلیس ہے مگر اس کی خبر ندارد الهنا مبتدا ہے۔ الٰہ واحد خبر ہے۔ خبر بن کر جملہ الگ ہے۔ ما سے اس کا تعلق نہیں۔ یہ فقرہ بھی درحقیقت مشرقی کے مہمل کلام کا نمونہ ہے۔
۳۷	۲۱	وما نحن بماخوذين بما نفعل بل بما نقول من كلمات الكفر وبما نحن فى الله قائلون بل الله كلفنا بالقول وقال لنبيه قل هو الله احد فما نحن بصارفين عن ما جاء فى الكتاب المبين تنقید: اس عبارت کا مقصود آپ کے ذہن میں یہ ہے کہ مسلمانوں کا خیال ہے کہ ہم اپنے ناجائز افعال کی وجہ سے ماخوذ نہیں ہونگے بلکہ کلمات کفریہ کہنے سے ماخوذ ہونگے اور ان ناجائز باتوں کے سبب جو ہم اللہ کی شان میں کہتے ہیں کیونکہ اللہ نے ہم کو قول کا حکم دیا ہے اور اپنے نبی کو کہا ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط پس ہم اس تعلیم سے جو کتاب اللہ میں ہے ہٹے ہوئے نہیں ہیں۔ اہل علم غور فرمائیں کہ پہلا بَلْ تو اعراض کے لئے ہو سکتا ہے مگر دوسرا بَلْ جو بل اللہ میں ہے یہ کیسا ہے؟ حقیقت میں دوسرا جملہ پہلے جملہ کے لئے بمنزلہ دلیل کے ہے کیونکہ دوسرے بَلْ کو اعراض کے معنی میں لیکر اس عبارت کا ترجمہ یہ ہوگا کہ ہم اپنے افعال کی وجہ سے ماخوذ نہیں ہونگے بلکہ اپنے کلمات کفریہ کہنے

ؔ۱ اسی طرح مرقوم ہے۔ غالباً الف رہ گیا ہے۔ ۱۲ منہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمبر اغلاط	صفحہ تذکرہ	تذکرہ عربی کی اصل عبارات مع تنقید
		ماخوذ ہونگے۔ بلکہ اللہ نے ہم کو اس کی شان میں (یہی) بات کہنے کا حکم دیا ہے چنانچہ اس نے اپنے نبی کو قل ھو اللہ احد کہنے کا ارشاد کیا ہے۔ اہل علم غور کریں کہ ساری عبارت تعقید معنوی کے علاوہ اغلاط لفظی سے پُر ہے۔ ملاحظہ ہو لفظ صارفین جو مصدر متعدی سے مشتق ہے حالانکہ یہ محل مصدر لازم سے مشتق اسم فاعل کا ہے جو منصرفین یا منحرفین چاہیئے۔
۳۸	۲۴	وما صلوٰتکم وصومکم وزکوٰتکم وحجکم من خدمۃ حتی تسلموا وجوھکم للّٰہ وتجاھدوا فیہ وتعدلوا روہ وتفعلوا بہ اقل ما انتم تفعلون بحکامکم تنقید: من خدمۃ اگر ما صلوٰتکم وغیرہ کی خبر ہے تو من غلط ہے۔ کیونکہ ما کی خبر پر من نہیں آتا۔ بلکہ ب آتی ہے۔ ملاحظہ ہو آیت کریمہ وَمَا ھُوَ بِمُزَحْزِحِہٖ (پ ۱ ع) نیز اقل اسم تفضیل مضاف ہے۔ ما کی طرف جو مفضل علیہ ہے۔ تفعلوا تسلموا کے اوپر حتّٰی کے نیچے معطوف ہے۔ پس تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ ما افعالکم الشرعیہ مقبولۃ حتّٰی تفعلوا باللّٰہ اقل ما تفعلون بحکامکم اس فقرے کے معنی یہ ہیں:۔ تم لوگ جس قدر اطاعت و محبت حکام سے کرتے ہو اس سے بہت کم محبت خدا کے ساتھ جب تک نہ کروگے تمہارے اعمال قبول نہ ہونگے۔ اور یہ مضمون صریح شرک ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ والذین اٰمنوا اشد حبًا للّٰہ (مؤمن اللہ کے ساتھ سب چیزوں سے زیادہ محبت رکھتے ہیں) مشرقی صاحب خود بھی ایسے عقیدہ کو سشرک کہتے ہیں۔
۳۹	۲۳	فہل یجب علیہ من اجرٍ بل ھل انتم موعون عھودکم او مؤدون اجورکم لخدامکم تنقید: مؤدون کے ساتھ لام کا صلہ غلط ہے الیٰ چاہیئے۔ قرآن میں ہے اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا (پ ۵ ع ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمبر اغلاط	صفحہ تذکرہ	تذکرہ عربی کی اصل عبارات مع تنقید
۴۰	۲۵	ذلم یبق من بلادکم قطعًا او ملکًا الا وکلّها بقوم لیسوا به بکافرین **تنقید** لم یبق اگر فعل ثلاثی مجرد ہے تو یہ فعل لازم ہے۔ اس لئے قطعًا او ملکًا اس کا مفعول نہیں ہو سکتا۔ اگر باب افعال سے ہے تو خلاف محاورہ ہے۔ اس کی جگہ لم یترک چاہئے۔ بقوم پر ب غلط ہے۔ ضمیر ھا پر ب ہونی چاہئے۔ قرآن مجید کی جس آیت سے یہ مفہوم اخذ کیا ہے۔ اس کے الفاظ آپ کی تردید کرتے ہیں۔ آیہ کریمہ یہ ہے۔ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ
۴۱	۲۶	فسلام علی المتقین الذین یرثون الارض ولایزالون امة واحدة وبربهم یتقون **تنقید** بربهم کی ب غلط ہے۔ یتقون کا مفعول حرف جر کے بغیر آتا ہے قرآن میں ہے۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
۴۲	۲۷	فشدوا رحالکم فانکم من المرتحلین فی صبح خامسةٍ او اقرب منه بالیقین وظننتکم الجحیم **تنقید** خامسة کس کی صفت ہے۔ لفظ صبح اس کا موصوف نہیں ہو سکتا کیونکہ عربی میں صبح مذکر ہے۔ قرآن میں ہے وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ (پ ۲۹ ع ۱۶) نیز جملہ ظننتکم الجحیم میں لفظ جحیم ظننتکم کی خبر نہیں ہو سکتا۔ لہذا یہ جملہ مہمل ہے۔
۴۳	۲۷	محلکم لحفرة من نار وقودها الحجارة واشرارکم المقلدون **تنقید** لحفرة میں ب غلط ہے۔ کیونکہ حفرة محلکم کی خبر ہے جو مرفوع ہونا چاہئے۔ المقلدون اشرار کی صفت ہے اور اشرار کا عطف محلکم کی ضمیر کم پر ہے۔ جو مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ اس لئے المقلدین چاہئے۔ عبارت بڑی رکیک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمبر اغلاط	صفحہ تذکرہ	تذکرہ عربی کی اصل عبارات مع تنقید
۴۴	۲۹	امشوا فی الارض مشتھی قلبکم فرحین بما ھی اٰیۃ لکم فی یوم الدین **تنقید** مشتھی قلبکم مہمل ترکیب ہے کیونکہ مشتھی کی اضافت مفعول کی طرف ہے قلب اشتھا کا فاعل ہوتا ہے مفعول نہیں ہوتا۔ قرآن مجید میں ہے :- ما تشتھی انفسھم۔
۴۵	۳۰	بئسما اشتروا بغفلتھم القائلون **تنقید** فعل اشتروا بصیغہ جمع غلط ہے۔ کیونکہ علم نحو کا عام قاعدہ یہی ہے کہ فاعل جمع اگر مظہر ہو تو فعل مفرد آتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے :- وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ط فانہم۔
۴۶	۳۳	مھما تجھدون فیھی یسامحکم× لانہ لا یکاد ان یبدا احل فی مشیتکم اویتعارض سعیکم حتّٰی تنتھون **تنقید** حتّٰی تنتھون میں نون غلط ہے۔ کیونکہ حتّٰی کے بعد ان ناصبہ مقدر ہوتا ہے
۴۷	۳۳	ما لانسان الا بقادر **تنقید** ما کی خبر پر الّا کے بعد ب نہیں آتی۔ ب کا داخلہ غلط ہے۔ کیونکہ وہ الا کے بعد مثبت ہو جاتی ہے۔ کافیہ میں ہے۔ انتقض النفی بالّا
۴۸	۳۵	لن تؤتوا مثقال حبۃٍ اجراً حتّٰی سعیتم لھا× فعسی اللہ ان تجاوز عنا متعطفاً علینا و احساناً لنا متصرفاً عن سعینا **تنقید** حتّٰی سعیتم لھا غلط ہے۔ حتّٰی تسعوا لھا چاہئے۔ کیونکہ یہ غایت ہے فعل تؤتوا کی جو حرف تاکید (لن) سے مؤکد ہے۔ ایسے موقع پر حتّٰی فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے :- حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ ×× ۲۔۲
۴۹	۳۵	فانہ لا یتغیر شیئاً حتّٰی یغیرون

۳۰ص احساناً مفعول لہٗ ہے متعطفاً حال پر اس کا عطف صحیح نہیں ہے۔ لنا کی بجائے الینا چاہئے۔ احسان کا صلہ الیٰ آتا ہے [illegible]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نمبر اغلاط	صفحہ تذکرہ	تذکرہ عربی کی اصل عبارات مع تنقید
		تنقید شیئًا فاعل ہے لا یتغیر کا۔ اس لئے مرفوع ہونا چاہئے۔ نیز حتی یغیروا میں نون غلط ہے۔ وجہ غلطی کی نمبر ۲۳ میں بیان ہو چکی ہے۔
۵۰	۳۶	اعملوا ولا تظنوا انکم بمعجزی اللہ تنقید بمعجزی اللہ میں ب غلط ہے۔ کیونکہ اَنَّ کی خبر پر ب نہیں آتی۔ قرآن مجید میں ہے:۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰہِ ط
۵۱	۳۷	وفعلوا اکثر ما امر اللہ من دونھا فی الکتاب ونھوا عن نھیہ فی الجملۃ الخ تنقید نَھُوْا غلط ہے۔ انتھوا چاہئے۔ کیونکہ یہ محل فعل لازم کا ہے۔ نَھُوْا فعل متعدی ہے۔
۵۲	۴۰	انما انتم بالحق بصم بکم فی الظلمات بتکذیب ھذہ الآیات تنقید بالحق اس جگہ غلط ہے۔ صحیح عبارت میں عن الحق چاہئے۔ صُمٌّ بُکْمٌ کا صلہ عن آتا ہے۔ جیسا کہ صاحب جلالین نے اس کے ساتھ صلہ عن لگایا ہے۔
۵۳	۴۳	فھم الذین یطئون فی الارض وطاء الغلاب تنقید یطئون بغیر صلہ حرف جار کے مستعمل ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے لا یطئون موطئًا
۵۴	۴۴	والذین داموا ما داموا فی الارض منصورین وانتم الاعلون ان کان فیکم من الایمان تنقید ان کان فیکم خلاف محاورہ ہے۔ کیونکہ اس جملہ میں نہ کان کا اسم ہے نہ اس کی خبر۔ اس کی بجائے فقرہ یوں ہوتا ان کان الایمان فیکم تو صحیح تھا
۵۵	۴۵	کیف یدعون ان یفھمون کلام اللہ تنقید ان یفھمون میں نون غلط ہے کیونکہ یہ محل ان ناصبہ کے منصوب ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمبر الفاظ	صفحہ تذکرہ	تذکرہ عربی کی اصل عبارات مع تنقید
۵۶	۴۶	لا شك فی انهم هدوا الی عذاب السعیر متصرفین عن علمها تنقید متصرفین - هدوا کی ضمیر سے حال ہے۔ مگر معنی کے لحاظ سے یہاں مہمل ہے۔ کما مر۔
۵۷	۵۰	فما الذین بقران عربی الذی تؤمنون بالفاظه امانی تنقید الذی معرفہ ہے اور قرآن عربی نکرہ ہے۔ اس لئے معرفہ نکرہ کی صفت نہیں ہو سکتا۔ نیز امانی یہاں غلط ہے۔ کیونکہ یہ اُمنیہ (بمعنی خواہش) کی جمع ہے۔ قرآن میں ہے لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ تہ بمعنی امانت۔ جیسا کہ مصنف نے حاشیہ میں لکھا ہے۔

آخر میں ہم تذکرہ کی چند عبارتیں ناظرین کے سامنے یک جا دکھاتے ہیں۔ جن سے مصنف کا مافی الضمیر واضح ہو جائیگا اور جو لوگ ان کی محبت میں گرویدہ ہو کر علمائے کرام خصوصاً راقم آثم کو مشرقی کی مخالفت کرنے کے باعث معتوب گردانتے ہیں۔ وہ حقیقت حال سے واقف ہو جائیں گے۔

(۱) فلا اقسم باللہ العلی العظیم ما بنی الاسلام علی ما انتم تزعمون وما کلمة الشهادة والصوم والصلوٰة والحج والزکوٰة التی تسمونها ارکان الاسلام الا شعائر الامة المحمدیه او مناسکها التی تمیز امتکم من الامم الاخری ولکنه ما اسس الاسلام علیها قط ولا هی فطرة اللہ

اللہ کی قسم جن اعمال پر تم اسلام کی بنا سمجھتے ہو (درحقیقت) ان پر نہیں ہے۔ کلمۂ شہادت روزہ، نماز، حج اور زکوٰۃ جن کو ارکان اسلام کہتے ہو یہ ارکان نہیں ہیں مگر امت محمدیہ کے نشانات ہیں جن سے تمہاری امت دوسری امتوں سے ممتاز ہے لیکن ان پر اسلام کی بنا ہرگز نہیں ہے نہ یہ وہ فطرت ہے جس پر اللہ نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

التی فطر الناس علیھا ولا ھی ما یولد علیھا ولد ولا ما تعلم بہ امم ولا ما ذکر اللہ بہ العالمین ولا ما وصی بہ النبیون ۔ (تذکرہ عربی ص۵۶)	لوگوں کو پیدا کیا۔ نہ وہ حالت جس پر بچہ پیدا ہوتا ہے نہ یہ وہ چیز ہے جس سے امتیں نجات پاتی ہیں نہ یہ وہ کام ہے جس کی اللہ نے لوگوں کو نصیحت کی ہے نہ یہ وہ اعمال ہیں جن کا انبیاء کرام کو حکم دیا گیا ہے۔

ناظرین! اس عبارت کا مضمون صاف ہے کہ کلمۂ شہادت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور دیگر اسلامی اعمال (نماز روزہ حج زکوٰۃ) نہ ارکان اسلام ہیں نہ ان پر اسلام کا مدار ہے نہ یہ فطرت ہیں نہ خدا نے دنیا کے لوگوں کو انکی بابت تذکیر فرمائی نہ انبیاء کرام کو ان کی وصیت کی۔ الخ

یہ مضمون ذہن نشین رکھیئے اور دوسری عبارت پڑھیئے اور سنئیے۔ جو یہ ہے:۔

والمغربیون کلھم قد علموا صلوٰتھم وھم الذین ھدوا الی صراط المستقیم صراط الذین انعم اللہ علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین و ما علمتم ما الصراط المستقیم ایھا الجاھلون ×× فلا شک انھم صاروا من قوم یعقلون سنتہ و یفھمون عادتہ بل صاروا من المفلحین ×× القول الحق الذی لا یشک فیہ ھو ان کل ھذہ ما ذھب الیہ الذھب من اصول الاسلام بل دینہ تعالیٰ بل فطرۃ اللہ	(ترجمہ) مغربی لوگ (یورپین اقوام) سب کے سب اپنی نماز خوب جانتے ہیں اور صراط مستقیم کے ہدایت یافتہ ہیں یعنی انعام یافتہ لوگوں کی راہ پائے ہوئے ہیں نہ ان کی راہ جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کی۔ اے جاہلو! (مسلمانو!) تمہیں معلوم نہیں کہ صراط مستقیم کیا چیز ہے × کچھ شک نہیں کہ وہ (اقوام مغرب) ایسے لوگ ہیں جو خدا کی سنت کو سمجھے ہوئے ہیں اور اسکی عادتوں کو جانے ہوئے ہیں بلکہ وہ فلاح پانے والے (کامیاب) ہیں ×× صحیح بات جس میں ذرہ بھر شک نہیں یہ ہے کہ جس

لے مسلمان نمازیوں کو یہ شریف خطاب دیا گیا ہے۔ ایسے خطابات سے تذکرے کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ (عجیب) فیہ ما فیہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

التي فطر الناس عليها و الدين
الذي وصى به النبيون سلام عليهم
فمن عمل بهذا القانون واصلحوا بالعمل
بهذا المسنون فمن اتقى واصلح فلا
خوف عليهم ولا هم يحزنون ××
لا شك لي انهم هم الابرار الذين
امنوا وعملوا الصالحات في هذه
الايام في زماننا هذا ولا شك انهم
هم المفلحون. (دیباچہ تذکرہ
حصہ عربی صفحات ۴۶-۶۶-۸۵)

راستے پر اہل مغرب گامزن ہیں وہ اصول
اسلام بلکہ دین الٰہی بلکہ فطرت اللہ ہے۔
جس پر خدا نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور وہ دین
ہے جسکی وصیت نبیوں کو کی گئی تھی کیونکہ وہ
اس قانون کی وجہ سے کامیاب ہیں اور انہوں
نے اسکے ساتھ اپنی حالت کو درست کر لیا ہے
پس وہ آیہ کریمہ فمن اتقی و اصلح فلا خوف
علیھم ولا ھم یحزنون کے مصداق ہیں
کچھ شک نہیں کہ اہل مغرب ہمارے زمانہ میں
اس زمین پر نیک عمل کر رہے ہیں بے شک
یہی لوگ مفلح (نجات یافتہ) ہیں۔

اخوان اسلام! ان دونوں عبارتوں کو ملا کر پڑھئے اور خوب غور کیجئے۔ ساری عبارت میں جملہ (وصی بہ النبیون) زیادہ قابل غور ہے۔ مشرقی صاحب کا مافی الضمیر صاف ہے کہ جو تمدن اور معاشرت اور طریقہ کار اور سیاست آج یورپین اقوام میں رائج ہے یہی طریق انبیائے کرام کا تھا اور انہیں باتوں کا خدا نے انہیں حکم دیا تھا۔ یہی ان کی نماز تھی یہی ان کا روزہ تھا۔ اس دوسری عبارت پر نظر کرنے سے یہ نتیجہ صاف نکلتا ہے کہ

اٹلی کا مسولینی اور جرمنی کا ہٹلر اور روس کا سٹالین وغیرہم
انبیاء کرام کی طرح عباد اللہ الصالحین ہیں

اس سے بڑھ کر جگر خراش نتیجہ یہ ہے کہ مشرقی صاحب کے نزدیک
حضرات زکریا، یحییٰ اور عیسیٰ وغیرہ علیہم السلام چونکہ صاحب حکومت
نہ تھے اس لئے عباد اللہ الصالحین بھی نہ تھے اعاذنا اللہ منہ

باقی ہم تم مسلمان جتنے بھی ہیں خواہ بے نمازی ہوں یا نمازی، احکام شرعیہ بجا لاتے ہوں یا ان کے تارک ہوں ان کی بابت مشرقی صاحب کا فتویٰ دیکھنا ہو تو تیسرا نمبر ملاحظہ کیجئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو درج ذیل ہے:-

(۳) فلا شك انكم لا تومنون ولا تعملون الصالحات ولا تعبدونه بل تشركون به واكثركم الفاسقون والمغربيون هم الذين آمنوا وعملوا الصالحات في زماننا هذا فيستخلفهم الله ويستدرجكم من حيث لا تعلمون (تذکرہ عربی صفحہ ۹)

(۳) اس میں کوئی شک نہیں کہ تم (مسلمان) مؤمن نہیں ہو اور نہ تم نیک عمل کرتے ہو اور نہ خدا کی عبادت کرتے ہو بلکہ اسکے ساتھ شرک کرتے ہو اور تم میں سے اکثر بدکار ہیں ہمارے زمانہ میں اہل مغرب (روس وغیرہ مغربی اقوام) ہی آج ہمارے زمانہ میں مؤمن اور صالح العمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو حکومت دے رہا ہے اور تم کو اس طرح گزار رہا ہے کہ تم نہیں جانتے

برادران اسلام! سینے پر ہاتھ کی بجائے پتھر رکھ کر اس عبارت کو دیکھئے۔ ایک مسلم مدعی تیلوت، اہل اسلام یہ فیصلہ دیتا ہے کہ یورپ کے ملحدین زنادقہ دہریہ شرابی زانی مومن اور نیک اعمال کرنے والے خلیفۃ اللہ فی الارض اور جنت اُخروی کے وارث ہیں اور مسلمان کلمہ گو نماز روزہ ادا کرنے والے احکام شرعیہ کو حتی الوسع بجا لانے والے بے ایمان اور غیر صالح ہیں۔ ان تین نمبروں کے بعد چوتھا نمبر بھی سینے پر ہاتھ رکھ کر سنئے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

(۴) ولا تظنوا ان قرآنکم هو الذی تحفظون الفاظه فی صدورکم امانی من اوله الی آخره کالببغاء او تزینون به طیقانکم او تغلفونه فی غلف السندس والقز او المجلد المتعارف الذی جاء به النبی العربی۔ (تذکرہ عربی صفحہ ۵)

(۴) مت گمان کرو کہ تمہارا قرآن جسکے الفاظ کو تم شروع سے آخر تک طوطے کی طرح اپنے سینوں میں بطور امانت محفوظ رکھتے ہو۔ یا اس سے اپنے طاقوں کو مزین کرتے ہو۔ یا ریشمی غلافوں میں لپیٹ کر رکھتے ہو یا وہ مشہور مجلد وہی ہے جسے نبی عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) لائے تھے۔

ناظرین غور کریں کہ کس جرأت سے موجودہ محفوظ بین الدفتین متلوّ اور مقروّ قرآن کی نفی

لے والصحیح بالتاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی گئی ہے۔ لمد ... ل بہ احق۔ اور اس کو اس قرآن کا غیر بتایا گیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ حالانکہ قرآن مجید میں وعدہ خداوندی موجود ہے :-

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○

(ہم (خدا) ہی نے اس قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اسکے نگہبان ہیں)

تنبیہ حضرات علمائے کرام اور برادران اسلام! میں دلی یقین سے کہتا ہوں کہ اس قسم کی عبارات کوئی شخص جو قرآن کو کتاب اللہ مانتا ہو ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ اور نہ تذکرہ جیسی غلط اور مہمل عربی کوئی قادر الکلام عربی دان لکھ سکتا ہے۔ اور میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ ماسٹر عنایت اللہ خان مشرقی (امرتسری) بالمشافہ بیٹھ کر عربی نہیں لکھ سکتے۔ ہم ان کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی عربیت کے جوہر دکھائیں۔ موقع یہ ہے کہ امرتسر کی جماعت علماء موسومہ انجمن حزب المجاہدین نے جو دعوتی خط مشرقی صاحب کو لکھا تھا جس کا جواب انہوں نے آج تک نہیں دیا۔ یہ خط اہلحدیث (مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۳ء) میں درج ہو چکا ہے۔ آج ہم یہاں اسے دوبارہ نقل کرتے ہیں :-

"اخبار "آواز ہند" پشاور مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۳ء میں ماسٹر عنایت اللہ مشرقی کی گفتگو شائع ہوئی ہے۔ جس میں مولوی عبداللہ شاہ پشاوری کو جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تم اہل پشاور کی طرف سے نمائندہ ہو کر آؤ تو گفتگو کے لئے وقت نکال سکتا ہوں" علماء امرتسر کی متفقہ مجلس موسومہ "حزب المجاہدین" کے اجلاس میں پیش ہو کر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا :-

انجمن حزب المجاہدین امرتسر بطور نمائندہ اس کو منظور کرتی ہے کہ مشرقی صاحب سے مسائل اختلافیہ میں گفتگو ہو۔ انجمن ہذا کا ایک نمائندہ گفتگو کریگا جس کا ساختہ پرداختہ انجمن کو منظور ہوگا اور انجمن کے ذریعہ اہل شہر کو۔ گفتگو بطور املاء عربی میں ہوگی پھر اردو میں ترجمہ سنا دیا جائیگا۔ منظوری آنے پر مشرقی کو مسائل اختلافیہ کی فہرست دیدی جائے گی۔ باقی شرائط بذریعہ سب کمیٹی طے ہونگی۔ امرتسر مشرقی کا اپنا شہر ہے اس لئے اس تجویز کی منظوری دینا اُن کا اولین فرض ہے۔ (راقم محمد عبداللہ ثانی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

... ناظم انجمن حزب المجاہدین امرتسر ... [illegible]

ناظرین! اس دعوت کی کوئی وقتی حد بندی نہیں ہے۔ مشرقی صاحب جب بھی چاہیں "حزب المجاہدین" کے ناظم صاحب کو اپنی آمد سے پیشگی اطلاع دے کر طریق مذکور گفتگو کرنے کیلئے تشریف لا سکتے ہیں۔ پس اس خط کے جواب کا انتظار ہے۔ اگر مشرقی صاحب نے اس دعوت کو قبول نہ کیا اور بہکنے سے نہیں رک سکیں تو ہم ...

تذکرہ (اردو جمع عربی) کی تصنیف میں کسی غیر مسلم کا ہاتھ ضرور ہے کیونکہ ایسی تصنیف بغیر کسی غیری تحریک کے نہیں ہو سکتی۔

حامیان تحریک خاکساری کو تنبیہ: آج کل اسلامی اخبارات میں بعض اخبار اور ان کے خریدار جو شخص لوگ مشرقی صاحب کی تحریک سے ہمدردی رکھتے ہیں اور اپنی ہمدردی کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ خاکساری عسکری تحریک تنظیم المسلمین کی موجب ہے۔ ہم ایسے احباب کی خدمت میں محبت بھرے دل سے التماس کرتے ہیں کہ آپ عسکری تحریک سے محبت کریں۔ اور مشرقی صاحب کی تحریف قرآن سے نفرت کر کے ان کو قائل کریں کہ وہ خود ہی اپنی تحریفات سے توبہ کر کے غازی محمود (دھرمپالی) صاحب کی طرح ان کتابوں کو جلا دیں۔ پس علماء کرام تو خود بخود خاموش ہو جائینگے۔ ہماری طرف سے بھی مشرقی صاحب کو یہ پیغام پہنچا دیں کہ

جنگ کردی آشتی کن نزد عاقلاں
این مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

دعا بدرگاہ خدا: اے خدا اے آسمان و زمین کے خالق خدا تیرا حلم تیرے غضب پر کب تک غالب رہیگا۔ تیرا غضب اور انتقام کب اپنا ظہور کریگا۔ ہم مسلمان دلگداز ہو کر بڑے سوز سے عرض کرتے ہیں متیٰ نصر اللہ۔ اے اسلام کے مددگار خدا ہم بڑی بے صبری سے تیرے جواب اَلَآ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ کا ظہور دیکھنا چاہتے ہیں بس تو ہماری دعا کو سن اور اسے قبول فرما۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الۡمُلۡكِ تُؤۡتِى الۡمُلۡكَ مَنۡ تَشَآءُ وَتَنۡزِعُ الۡمُلۡكَ مِمَّنۡ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اعیان اسلام کی خدمت میں التماس

کچھ شک نہیں کہ تصنیفات مشرقی رسالہ تذکرہ رسول وغیرہ کی طرح اسلام کے کل فرقوں کے خلاف ہیں۔ اس لئے ہر ایک فرقے کے ہر عالم کا فرض ہے کہ تقریری اور تحریری رنگ میں ان کی تردید کرے۔ راقم خاکسار (ابوالوفاء) نے اپنا مذہبی اور قومی فرض سمجھا کہ ان غلط خیالات کی تردید میں آواز اٹھائی جائے۔ اس مضمون کو سلسلہ وار ترتیب دینے میں میرا بہت سا وقت صرف ہوا۔ جس کو میں ضائع نہیں سمجھتا۔ بلکہ خدا کے فضل سے اس کے صلہ میں مغفرت کی امید رکھتا ہوں۔ ہاں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جتنا وقت اس کام پر خرچ ہوا ہے اتنے ہی وقت میں اپنی دوسری تصنیفات (جن کا سلسلہ جاری ہے) کی تکمیل کرتا تو دینی اور دنیوی دونو فوائد حاصل ہوتے۔ چونکہ یہ کتاب مفت شائع ہو رہی ہے۔ اس لئے اس میں دنیاوی فائدے کا خیال کرنا غلط ہے۔ خدا قبول فرمائے تو اخروی فائدہ بے شک ہے۔ جن اصحاب نے اس کی اشاعت میں مالی امداد دی ہے وہ بھی انعام الٰہی کے حصول میں میرے ساتھ شریک ہیں۔ میں اپنی طرف سے اور ان اصحاب کی طرف سے بصیغہ جمع یہ دعا کرتا ہوں :-

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

خادم دین اللہ

ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسر

رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ

۳۰۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء